

معاملہ دل دا اے



ملکیشہ رانا



خان

خان خان آنکھیں کھولیں پلیرز
کوئی ایمبولینس کو بلاؤ پلیرز

خون بہت تیزی سے بہ رہا تھا لیکن اس کے کانوں میں ایک ہی بات گونجے جا رہی تھی

تم الگ ہونا چاہتی ہونا مجھ سے لیکن یہ میرے بس میں نہیں ہے لیکن اگر میں مر جاؤ تب یہ ممکن ہے

تو کس بے حسی سے اس نے کہا تھا کہ تو مر جاؤ نا اور جان چھوڑ دو میری
تو کیا وہ مر جائے گا
نہیں

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا
میرے خان میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہمیشہ میرے ساتھ رہیں
گے

میرے خان اپنا وعدہ ضرور پورا کریں گے
پلیز خان مجھے اتنی بڑی سزا مت دیں
اسے نہیں یاد کہ ہو اسپتال کب آیا اور کب اسے آپریشن ٹھیٹھر میں لے کر گئے
وہ بس ایک ہی سمت گھورے جا رہی تھی ہوش تب آیا جب اپنے جسم پر کسی کا لمس محسوس ہوا
آپ مریض کی کیا لگتی ہیں
ہاں

آپ مریض کی کیا لگتی ہیں

بیوی
میم پلیز فارم فل کر دیں تاکہ آپریشن شروع ہو سکے اس نے کاپتے ہاتھوں کے ساتھ فارم فل کیا کہ
اس کے

کانوں میں مغرب کی اذان کی آواز پڑی

ہاں مجھے میرے اللہ سے مانگنا چاہیے یہاں نماز کہاں پڑ سکتے ہیں وہ بہت مشکل سے بولی

ساتھ والے کمرے میں نرس نے جواب دیا

وہ جلدی سے اٹھی اور وضو کر کے جائے نماز پے کھڑی ہو گئی

نماز مکمل کرتے ہی آنسو بے اختیار ہو گئے

نماز کے دوران بھی دل خون کے آنسو رو رہا تھا

یا اللہ جی

میرے پیارے اللہ جی پلیز

خان کو زندگی دے دیں

ایسے نہ کریں اللہ جی مجھے ایک موقع تو دیں کہ میں انہیں بتا سکوں کہ مجھے ان سے کتنی محبت ہے

ان سے معافی مانگ سکوں اپنی ہر غلطی کی

میں ان کے بغیر نہیں رہ پاؤں گی اللہ جی آپ تو سب جانتے ہیں اللہ جی سب کچھ

صرف ایک آخری موقع دے دیں اللہ جی پلیز

اگر ان کی زندگی صرف اتنی ہے تو مجھے بھی ساتھ موت دے دیں اللہ جی

آنسو اس کے دامن کو بھگوئے جارہے تھے لیکن لب پر صرف ایک دعا تھی

اسی طرح روتے ہوئے وہ سجدے میں گر گئی کہ اسے اپنی کمر پر کسی کا ہاتھ محسوس ہوا

اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہی نرس تھی

خ۔خ۔خ۔خان خان کیسے ہیں

اس نے سرخ آنکھوں اور کاپتے لبوں کے ساتھ پوچھا
آئے میرے ساتھ

اچھا تم دونوں مجھے بتاؤ کہ دنیا کا سب سے مشکل کام کون سا ہے
اس وقت وہ تینوں یونی کے گراؤنڈ میں بیٹھی تھیں کہ حیا نے اچانک یہ سوال کیا
میرے خیال میں پڑھنا اس دنیا کا سب سے مشکل کام ہے ماہی یعنی ماہ نور نے کہا
نہیں وہ تو دوسرے نمبر پر ہے نا
حیا بولی

ہاں تم تو کہوں گی ہی خود جو اچھے نمبروں سے پاس ہو جاتی ہو
فیل تو میری مچھلی بھی نہیں ہوتی
لیکن تمہارے جتنے مارکس بھی تو نہیں آتے نا
ماہی جل کر بولی

تو اپنے وہ سٹارپلس کا ڈرامہ کیا نام ہے اس کا حیا نے سوچتے ہوئے کہا
ہاں یہ رشتہ کیا کہلاتا ہے وہ تھوڑا کم دیکھا کرو
پتہ نہیں کیا ہے اس چٹے خسرے میں

حیا ہستے ہوئے بولی جس سے اس کے ڈمپل نمایاں ہو گئے
جس میں فری یعنی فریجہ نے بھرپور ساتھ دیا
ماہی کا تو حیرت کے مارے منہ کھلے کا کھلا رہ گیا

کیا چٹا خسرہ

اتنا خو بصورت ہے وہ دوبارہ اگر ایسا کچھ کہانا تو تیری میری لڑائی ہو جانی ہے سمجھ آئی
ماہی غصے سے بولی

اچھا اچھا میرا جواب تو سن لو فری جلدی سے بولی کہ کہیں سچ میں ہی لڑائی نہ ہو جائے
ہاں تو بولو ناحیا نے کہا

مجھے لگتا ہے کہ بچے سمجھنا سب سے مشکل کام ہے قسم سے جب بھی آپی آتی ہیں نا تو زندگی
عذاب ہو جاتی ہے

فری نے اپنا دکھ بیان کیا
تو کیا تمہارے بچے تمہارے ہسبنڈ جی سمجھالیں گے
ماہی بولی

ہاں تو سمجھال لیں
کون وہ تمہاری مونچھوں والی چھپکلی حیا نے کہ کر قبہ لگایا جس میں ماہی کا قبہ بھی شامل تھا
ایسا نہیں ہے اب ان کی صحت کافی اچھی ہو گئی ہے
فری فوراً بولی

چلو چھوڑو جواب دو میرے سوال کا حیا نے کہا
تم ہی بتا دو ہمیں نہیں پتا فری چڑ کر بولی

مجھے پہلے ہی پتہ تھا کہ تم نمونیوں کو کچھ بھی نہیں پتہ اگر میں تم لوگوں کے ساتھ نہ ہو تو اچھا اچھا
جلدی بول کلاس کے لیے دیر ہو رہی ہے تو

دنیا کا سب سے مشکل کام نہانا ہے

تالیاں

شکریہ شکریہ

حیا نے ایک اور شوشہ چھوڑا

واہ اور یہ مشکل کام تم روزانہ کرتی ہو

ماہی بولی

ارے نہیں وہ تو میں خوشبو والا پاؤڈر لگاتی ہوں اسے لیے بدبو نہیں آتی ورنہ میں تو مہینے میں بڑی مشکل سے صرف ایک دفعہ نہاتی ہوں جھوٹی

اچھا ویسے اس پاؤڈر کا نام فری کو بھی بتا دو ورنہ اس کے تو ہمیں مارنے کے پورے ارادے ہیں سال میں صرف دو بار نہاتی ہے وہ بھی دونوں عیدوں پر ماہی نے فری کو گجر ذات ہونے کا طعنہ دیا

فری کی تو اس بات پر رونے والی شکل ہو گئی

چلو چلو کلاس کا وقت ہو گیا ہے حیا نے موضوع کو تبدیل کیا

ہاں چلو لیکن کینیٹین مجھے بھوک لگی ہے ماہی جلدی سے بولی

ارے میری بھکڑ مچھلی تمہیں کتنی بھوک لگتی ہے ابھی تو کھایا ہے حیا نے آنکھیں پھاڑ کر کہا جس

سے اس کی موٹی موٹی آنکھیں کچھ اور بھی بڑی ہو گئیں

Mamla dil da aey by Malisha Rana

نظر مت لگاؤ مجھے سمجھی اور یہ کیا پھر تم نے مجھے مچھلی بولا میری ماما نے اتنے پیار سے میرا نام رکھا
ہے اور تم بگاڑ رہی ہو
ماہی نے غصے سے کہا
او ہیلو آنٹی نے ماہ نور نام رکھا ہے تم ہی ہو جو مچھلی بننا چاہتی ہو



خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

حیا بولی

میں نہیں وہ احراز بھائی نے یہ نام دیا ہے ماہی معصومیت سے بولی
وہی تو جیسی شکل ویسی عقل اپنے جیسا ہی نام دیا ہے اس مگر مجھ نے اور تم نہ ہر بات میں اس
سڑیل کا ذکر نہ کیا کرو حیا نے منہ بنا کر کہا

او اتنے پیارے ہیں میرے احراز بھائی ویسے تم اتنا چڑتی کیوں ہو ان سے پتہ ہے غصے کے بہت تیز
ہیں بھائی اگر انھیں پتہ چل گیا نہ کہ تم انھیں اتنا کچھ کہتی ہو تو تمہاری خیر نہیں
او ہو میں ڈرتی نہیں ہوں تمہارے اس نمونے بھائی سے آیا بڑا میں س بھی راجپوت ہوں ہنہ
اور ہاں وہ اسی قابل ہیں کہ ان کے بارے میں ایسا کہا جائے
حیا غصے سے بولی

تم نہیں بدلو گی ماہی بولی
اچھا چھوڑو ان باتوں کو کینٹین چلتے ہیں فری نے کہا ہاں چلو اب تو مجھے بھی بھوک لگ گئی ہے
حیا نے کہا اور وہ تینوں کینٹین کی طرف چل پڑی
وہ اس وقت اپنی گاڑی ان لاک کر رہا تھا کہ اس کے موبائل کی گھنٹی بجی
جی عمر بھائی اس نے کال ریسیو کر کے کہا
احراز کہاں ہو تم اس وقت آگے سے پوچھا گیا

میں گھر جا رہا تھا بھائی آپ کو فون کرنے والا تھا کہ آپ اور عمیر بھائی اگلی میٹنگ اٹینڈ کر لیں
میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے شاید نید پوری نہیں ہوئی اس لیے سوچا گھر جا کر آرام کر لوں
احراز نے پیشانی مسلتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے تم جاؤ اور جاتے ہوئے ماہ نور کو بھی یونی سے پک کر لینا علی فون نہیں اٹھا رہا نہیں تو وہ چلا جاتا

جی بھائی

کوئی بات نہیں بھائی میں کر لوں گا آپ کام کریں اور ریلیکس رہیں اللہ حافظ کہ کر احراز نے گاڑی سٹارٹ کر دی

حیاتم بھی آج ہمارے ساتھ آ جاؤ شاید آج پھر حسن بھائی لیٹ ہو جائیں
اس وقت وہ تینوں یونیورسٹی کے گیٹ پر کھڑی تھیں اور ابھی تک حسن یعنی حیا کا بھائی نہیں آیا تھا
کہ ماہی نے کہا
نہیں تم دونوں جاؤ بھائی آتے ہی ہو گے
کیسے جائیں؟

ماہی آج تو لگتا ہے کہ تمہیں یونی سے واپس بھی لانا ہے یہ بات تمہارے بھائی بھول گئے ہیں
فری انتظار سے اکتا کر بولی

کیا پتہ وہ بڑی ہوں رکو میں فون کر کے پوچھتی ہوں ماہی فون بیگ سے نکالتی ہوئی بولی
بھائی آپ کہاں ہو میں کب سے ویٹ کر ہوں جی ٹھیک ہے آپ بھیج دیں لیکن جلدی اوکے اللہ
حافظ

کیا ہوا اور کتنی دیر ہے ماہی نے فون بند کیا تو فری بولی
بھائی کی ضروری میٹنگ ہے تو وہ کسی اور کو بھیج رہے ہیں آتے ہی ہو گے کوئی اور بھائی

ماہی نے ٹھنڈی سانس بھی کر کہا

چلو بچوں تم دونوں انتظار کرو میں تو جا رہی ہوں بھائی آگئے حیا دانت دکھاتے ہوئے بولی اور گاڑی
میں بیٹھ گئی حیا کے بیٹھتے ہی گاڑی دھول اڑائی ہوئی چلی گئی
ہم سے تو پوچھ لیتی ہم بھی چلے جاتے اس کے ساتھ فری نے کہا
تمہیں آج اتنی جلدی کیوں ہے گھر جانے کی کوئی آنے والا ہے کیا
ماہی شوخ ہوئی

نہیں صبح بابا کی طبیعت خراب تھی اس لیے آج جلدی جانا چاہتی تھی فری بولی ہی تھی کہ ان کے
سامنے ایک بلیک لینڈ کروزر رکی جس میں سے ایک لمبا چوڑا سا شخص نکلا بلیک تھری پیس سوٹ پہنے
ہوئے سرخ و سفید رنگ چہرے پر حکمرانی کرتی اس کی براؤن آنکھیں جو اس وقت سرخ ہو رہی
تھیں جن پر لمبی پلکیں اسے کچھ اور بھی حسین بناتی تھی مغرور کھڑی ناک اور عنابی ہونٹ اور سب
سے بڑھ کر اس کے چہرے پر ہلکی ہلکی سی شیوہ وہ ایک بھرپور حسین مرد تھا
فری نے اس سامنے کھڑے شخص کا سر سے پیر تک جائزہ لیا
ارے احراز بھائی

آپ نے کیوں تکلیف کی علی کو بھیج دیتے ماہی شرمندہ ہوتی بولی
کوئی بات نہیں گڑیا آج میرے ساتھ آ جاؤ اور ویسے بھی علی کا نمبر بند ہے کہ کر احراز ڈرائیونگ
سیٹ پر بیٹھ گیا ساتھ ماہی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی
اور پیچھے فری بیٹھ گئی تو احراز نے گاڑی سٹارٹ کر دی

پہلے فری کو گھر چھوڑ کر وہ دونوں اپنے گھر کے لیے نکل پڑے فری کا کوئی بھائی نہیں تھا اس لیے ماہی ہی اسے پک اینڈ ڈراپ دیتی تھی کیونکہ راستے میں ہی فری کا گھر پڑتا تھا ویسے بھائی آپ اگر تھوڑی دیر پہلے آ جاتے تو میں نے اس حیا کی بچی کو چڑانا تھا کون حیا

احراز نے سوال کیا

حیا بھائی میری بیسٹ فرینڈ آپ کو نہیں پتہ ہاں آپ کو کیسے پتہ ہو گا آپ تو کبھی ملے ہی نہیں اس سے اس سے کیا آپ تو کسی لڑکی سے بھی نہیں ملتے ہو

ماہی خود ہی سوال کر کے خود ہی جواب دے رہی تھی

آپ کو پتہ ہے بھائی بہت ہی بد تمیز ہے وہ لیکن دل کی بہت اچھی ہے اور پاگل بھی آپ کو پتہ ہے وہ کہتی ہے کہ انسان کو تھوڑا سا پاگل ہونا چاہئے نہیں تو زیادہ سمجھ دار لوگ کتنے برے لگتے ہیں وڈے سمجھ دار بوڑھے ضعیف

آپ کو پتہ ہے بھائی کہ اس کے ساتھ رہ کر مجھے بھی تھوڑی تھوڑی پنجابی آ گئی ہے مجھے کیسے پتہ ہو گا ماہی

ماہی نان سٹاپ بولے جا رہی تھی کہ احراز بولا

تو ماہی کا قہقہہ گاڑی میں گونجا

ماہی احراز کے چچا کی بیٹی تھی احراز تین بھائی اور ایک بہن تھے سب سے بڑی بہن ثنا تھیں وہ شادی شدہ تھیں اور ایک بیٹا تھا اس کے بعد عمیر تھے اور ان کی شادی کو دو سال ہو گئے تھے احراز

تیسرے نمبر پر تھا اور اس کی منگنی ماہی کی بڑی بہن ملائکہ سے ہو چکی تھی پھر آخر میں حاشر جو ابھی پڑھ رہا تھا احراز کی کوئی چھوٹی بہن نہ تھی اور ماہی اپنے گھر میں ہی نہیں بلکہ پورے خاندان میں سب سے چھوٹی تھی اس لیے باقی سب کے ساتھ احراز کی بھی لاڈلی تھی اس لیے اس کی اتنی دیر سے باتیں سن رہا تھا حالانکہ اپنے سر میں شدید درد تھا

بھائی آپ آج پھر لیٹ آئے آپ کو پتہ بھی ہے کہ میں کل رات جیتو پاکستان نہیں دیکھ سکی تو آج رپٹ میں دیکھنا تھا شروع ہو گیا ہو گا شو حیا گاڑی میں بیٹھتی ہی بولی

ہاں تو کیا ہو گیا بکواس سا شو ہے پتہ نہیں اس میں ہے کیا مجھے ضروری کام تھا اس لیے دیر ہو گئی ابھی بھی چھوڑ کر آیا ہوں تمہاری وجہ سے

تو کیا احسان کیا ہے مجھ پے کہتی تو ہوں مجھے ڈرائیونگ سکھا دیں پھر آپ کی کسے ضرورت اور کیا کہا آپ نے بکواس شو نہیں ہے سمجھے آپ

آپ کو کیا پتہ اتنا اچھا شو ہے آپ بس مجھے ڈرائیونگ سکھائے میں نانو سے کہہوں گی وہ مجھے گاڑی لیں دیں گے حیا منہ بنا کر بولی

اچھا تمہاری ٹانگیں پچنچ جائیں گی بریک تک حسن نے ہستے ہوئے کہا

کیا جوک تھا لیکن مجھے ہسی نہیں آئی حیا نے ناک چڑا کر کہا

اور ویسے بھی میری ہائیٹ 5 فٹ 5 انچ ہے جو کہ پرفیکٹ ہے

چل جھوٹی ٹیڈی اتنی سی ہو حسن نے انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا

آپ نہ گھر چلیں پھر آپ سے نانو ہی بات کریں گے حیا بولی

جیسے ہی وہ دونوں گھر پہنچے حیا جلدی سے گاڑی سے نکلی

اب نا آپ اپنی خیر منائیں

نانو سے نا آپ کو ٹارچر کرواں گی وہ آپ کو جب اذیت دیں گے نا پھر آئے گے مجھے
اور بھاگ کر نانو کے کمرے کی طرف جانے لگی کہ راستے میں اسلم سے ٹکراتے ٹکراتے بچی اسلم کو
دیکھتے ہی حیا کے ماتھے پر بل پڑ گئے

جبکہ اسلم نے دانت دکھانے شروع کر دیے

اسلم نانو کے کزن کی بیٹی کی کا اکلوتا بیٹا تھا اور یہاں صرف حیا کی وجہ سے آتا تھا لیکن حیا کو وہ
سخت زہر لگتا تھا وہ تھا بھی ایسا چھچھورا

آپ

آج پھر

آپ کو اپنے گھر میں ٹارچر کیا جاتا ہے جو آپ ہر دوسرے دن یہاں ہوتے ہیں اسلم بھائی

حیا نے بھائی لفظ کو تھوڑا کھینچ کر کہا

سلام دعا کرتے ہیں لڑکی سوال جواب نہیں اسلم منہ بنا کر بولا

اوہ ہاں سلام اسلم بھائی

بھائی نہیں ہوں میں تمہارا کتنی دفعہ بولا ہے بھائی نہ کہا کرو بھائی لفظ سن کر تو اسلم کو غصہ ہی آ گیا

تو کیا بہن ہیں میری فوراً جواب آیا

بہت جلد ہمارا رشتہ بدلنے والا ہے اس لئے بھائی نا بولا کرو

اوہ ہو تو کیا آپ مجھے اڈوپٹ کرنے والے ہیں لیکن میں آپ کو پہلے ہی بتا دوں کہ میرے بہت خرچے ہیں اگر آپ افورڈ کر سکتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے انکل اسلم حیا دانت دکھاتے ہوئے بولی

ابھی مجھے بہت کام ہیں سو اللہ حافظ کہ کر حیا اپنے کمرے میں چلی گئی

شادی تو تم مجھ سے ہی کرو گی حیا رانا اسلم نے دانت پیستے ہوئے کہا اور باہر چلا گیا حیا کے والد کا انتقال ان کے بچپن میں ہی ہو گیا تھا تب سارہ یعنی حیا کی چھوٹی بہن صرف ایک سال کی تھی

تب وہ اپنے نانا کے پاس لاہور رہنے لگے لیکن اب حیا کی ضد کی وجہ سے انہیں کراچی آنا پڑا کیونکہ حیا صرف نانو ہی نہیں بلکہ پورے گھر کی لاڈلی تھی

حیا تین بہنیں اور ایک بھائی تھے سب سے بڑی بہن عائشہ جس کی شادی ہو چکی تھی پھر حسن تھا اور اس کی منگنی ہو گئی تھی اور شادی ہونے والی تھی پھر تھی حیا اور آخر میں سارہ حیا کی سارہ سے خوب بنتی تھی دونوں تھی بھی ایک جیسی شرارتی اور دونوں کی سوچ بھی ملتی تھی

بھائی جلدی چلیں بھابھی کو ہو اسپتال لے جا رہے ہیں احراز اپنے کمرے میں آرام کر رہا تھا کہ حاشر دوڑتا ہوا کمرے میں آیا اور بولا

چلو تم میں ابھی آتا ہوں احراز نے کہا اور خود اٹھ کر تیار ہونے لگا

حیا اپنے بیڈ پر لیب ٹاپ لیے بیٹھ کر مستانہ ماہی ڈرامہ دیکھ رہی تھی کہ فری کی کال نے اسے ڈسٹرب کر دیا

ہاں فری خیریت تو ہے ابھی تھوڑی دیر پہلے تو تمہیں اتنا انٹریٹ کیا ہے لیکن تمہارا تو دل ہی نہیں بھرتا

کتنی لالچی ہو تم لڑکی

اف

میں بھی انسان ہو تھک جاتی ہوں

حیا

حیا نان سٹاپ بولے جا رہی تھی کہ فری نے روتے ہوئے حیا کو پکارا

فری میری جان کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو حیا نے پریشانی سے پوچھا

حیا بابا

فری اتنا بول کر پھر رونے لگی

کیا ہوا انکل کو جلدی بولو

حیا کو تو سہی معنوں میں پریشانی ہونے لگی

حیا بابا کی طبیعت بہت خراب ہے پلیز تم جلدی آ جاؤ ماہی بھی فون نہیں اٹھا رہی

فری نے روتے ہوئے کہا

ہاں تم فکر نہیں کرو میں آ رہی ہوں انکل کو انشا اللہ کچھ نہیں ہو گا

حیا نے ہو سپیٹل کا نام پوچھ کر فون بند کیا اور ماما کے کمرے میں چلی گئی
ماما فری کا فون آیا ہے

انکل کو ہو سپیٹل لے کر گئے ہیں فری نے مجھے بلایا ہے
مجھے جانا پڑے گا آپ پلیز بھائی کو بول دیں کہ وہ مجھے لے جائیں
حیا نے سلام کے بعد اپنے کام کی بات کی

وہ تو ٹھیک ہے بیٹا لیکن حسن گھر پر نہیں ہے کام سے باہر گیا ہے
تم کہو تو میں اسلم کو بول دیتی ہوں وہ تمہیں لے جائے گا حیا کی امی بولی
کیا
اسلم وہ چراند

حیا کتنی دفعہ کہا ہے تمیز سے بات کیا کرو بڑا ہے وہ تم سے
ماما پلیز آپ کو پتہ ہے کہ مجھے اس سے کتنی چڑ ہے
تو ٹھیک ہے بیٹھی رہو پھر گھر میں جب حسن آئے تب چلی جانا
ماما مجھے ابھی جانا ہے فری بہت رو رہی ہے نور (ماہی) بھی نہیں ہے وہاں پر
حیا پریشانی سے بولی

ہاں تو کہا تو ہے کہ اسلم کے ساتھ چلی جاؤ تم ہی نخرے کر رہی ہو (نسرین بیگم) حیا کی امی نے
غصے سے کہا

ٹھیک ہے بول دیں انھیں چلی جاؤ گی آپ کے فیورٹ اسلم بھائی کے ساتھ
حیا نے منہ سو جھا کر کہا

ٹھیک ہے تم جاؤ تیار ہو جاؤ میں بول دیتی ہوں نسرین بیگم نے ہنستے ہوئے کہا
حیا غصے سے اپنے کمرے میں چلی گئی

حیا نے بلیک رنگ کا چوڑی دار پاجامہ اور ٹخنوں تک آتا فراک پہنا ساتھ بلیک کھسہ اپنے پیروں میں
پہن کر بلیک ہی شال لی اور باہر آ گئی تو اسلم کو گاڑی میں بیٹھ کر انتظار کرتے ہوئے دیکھا
حیا نے اسے مکمل نظر انداز کر کیا اور آ کر گاڑی میں بیٹھ گئی
چلیں

حیا نے اسلم کو ہوسپٹل کا نام بتا کر چلنے کو کہا
حیا کے مخاطب کرنے سے اسلم کو تو مانو موقع ہی مل گیا بات کرنے کا
واہ آج کو میری قسمت ہی کھل گئی کہ تم میرے ساتھ بیٹھی ہو اور خود بات بھی کر رہی ہو
اسلم خوش ہوتے ہوئے بولا
وہی تو

یہ جو میرا دل ہے نا اسلم انکل بہت اچھا ہے سوچا آپ کو بھی خوش کر دو
رحم آگیا آپ پر اس لیے آپ کی خواہش پوری کر دی اور اپنی خدمت کا موقع دے دیا
حیا نے انتہائی معصوم شکل بنا کر کہا
اس سے پہلے کہ اسلم کچھ کہتا حیا پھر بولی
گاڑی روکیں اسلم انکل ہوسپٹل آ گیا ہے
دیکھو حیا

اسلم نے بریک لگائی اور بولا
لیکن اس سے پہلے حیا اللہ حافظ کہتی ہوئی بھاگ کر ہوسپٹل میں چلی گئی

احراز جب ہوسپٹل پہنچا تو وہاں سب ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے ٹریفک کی وجہ سے
احراز کو آنے میں دیر ہو گئی تھی

احراز کو دیکھتے ہی حاشر دوڑتا ہوا اس کے پاس آیا اور گلے لگ گیا
مبارک ہو بڑے چاچو

حاشر ہستے ہوئے بولا
تمہیں بھی مبارک ہو بھابھی کیسی ہیں

احراز نے پوچھا

بھابھی بھی بالکل ٹھیک ہیں اور آپ کا بھتیجا بھی ماشاء اللہ اتنا پیارا ہے آپ آئیں تو
حاشر احراز کو اپنے ساتھ لے جاتا تھا کہ احراز کے موبائل پر کال آنی شروع ہو گئی
میں بات کر کے آتا ہوں اور مٹھائی وغیرہ بھی کے آؤں گا احراز نے مسکرا کر کہا اور باہر جانے لگا

حیا آندھی طوفان کی طرح ہوسپٹل میں داخل ہو رہی تھی کہ کسی سے بری طرح ٹکرای
آہ

اندھے ہو نظر نہیں آتا

یہ جو آپ کے منہ پر ہیں نایہ آنکھیں ہی ہیں ان کا استعمال بھی کرتے ہیں

اتنے زور سے ٹکرائیں ہیں اگر میں گر کر مر جاتی تو

آپ کا کیا جانا تھا

مرنا تو میں نے تھا نا

اپنی جان تو دیکھیں سومو ریسلر

آی میری بازو

حیا اپنی بازو سہلاتے ہوئے بولی

آپ تو شکل سے ہی قاتل لگتے ہیں جو مجھ جیسی معصوم اور کیوٹ بچیوں کو مارتے ہیں

چلیں جلدی سے سوری بولیں

سوری کریں نا قاتل انکل

اور پھر خود ہی اپنی بات پر ہنسنے لگی

تو پھر اس کے ڈمپل نمایاں ہوئے

حیا جو احراز سے خود اپنی بے دھیانی میں ٹکرائی تھی اور پھر خود ہی باتیں سناتی رہی اور اب سوری

بھی سننا چاہتی تھی

احراز نے سر سے پیر تک اس آفت کو دیکھا

بلیک فراک میں ملبوس 19 یا 20 سال کی اس نازک سی لڑکی کو جو بچی تو بالکل نہیں تھی

سفید رنگت جو اس وقت تھوڑی سرخ ہو رہی تھی

بڑی بڑی کالی آنکھیں جن پر گھنی پلکیں تھی اور سیدھے آئی برو پر کالا تل جو اور خوبصورت لگتا تھا

کھڑی ناک جس میں سرخ نگ والی نتھلی پہنی تھی سرخ ہونٹ پتہ نہیں اس نے لپسٹک لگائی تھی یا ہونٹ تھے ہی اس رنگ کے اور اوپر سے دونوں گالوں پر پڑتے ڈمپل بے شک وہ بہت خوبصورت تھی

احراز بنا پلکیں جھپکائے اسے دیکھے جا رہا تھا کہ حیا کے مخاطب کرنے پر چونکہ اب کیا نظر لگا کر مجھے مارنا چاہتے ہیں میں نے کیا بگاڑا ہے آپ کا انکل جی دیکھیں جلدی سے مجھے سوری بولیں تاکہ میں جا سکوں مجھے دیر ہو رہی ہے حیا ایسے بولی جیسے احسان کر رہی ہو

میں کیوں سوری کروں غلطی آپ کی ہے آپ خود مجھ سے ٹکرائی تھیں احراز ہوش میں آیا تو جلدی سے بولا

کیا

کیا کہا آپ نے

حیا کا تو صدمے سے ہاٹ فیل ہوتے ہوتے رہ گیا

میں کیا پاگل ہوں جو مرنا چاہوں گی

بھئی

مجھے میری زندگی بہت عزیز ہے

ساری غلطی آپ کی ہے

آپ ناسٹر گئے تھے مجھے دیکھ کر کیونکہ آپ خود پیارے نہیں ہیں اس لئے

اب آپ پیارے نہیں ہیں اس حقیقت کو تسلیم کیوں نہیں کر لیتے

لیکن نہیں

آپ جیسے لوگ نادوسروں سے صرف جیلس ہو کر انہیں نظریں لگاتے ہیں
لیکن آپ نے تو حد ہی کر دی ہے

آپ نے تو مجھے قتل کرنے کی کوشش کی وہ تو ابھی میری زندگی تھی اس لیے بچ گئی
اف

اسلئے

اب آپ مجھے سوری کریں کیونکہ اپکی غلطی ہے
ابھی

نہیں تو آپ جانتے نہیں ہیں کہ میں کون ہوں اور آپ کا انجام کیا ہو سکتا ہے
آپ کی بھلائی اسی میں ہے کہ آپ میری بات مان لیں

حیا نے دونوں ہاتھ اپنی کمر پر رکھ کر گردن لمبی کر کے احراز کو کہا
کیونکہ حیا کی ہاٹ احراز کے کاندھوں سے تھوڑی سی اوپر تھی اس لئے وہ منہ اوپر کر کے بات کر
رہی تھی

کون ہیں آپ بتائیں

احراز کو اس لڑکی میں دلچسپی محسوس ہو رہی تھی

اگر میں نے بتا دیا میں کون ہوں تو آپ سوری کریں گے

حیا کو بس اپنی ضد پوری کرنی تھی اس لے بات کرے جا رہی تھی ورنہ تو کسی لڑکے سے بات کرنا تو
دور کی بات دیکھنا بھی گوارہ نہیں کرتی تھی

سوچو گا

پہلے نام بتاؤ

احراز نے مسکرا کر کہا

سوچنا نہیں ہے سوری کرنا ہے وہ بھی ابھی

پرومیں کریں

حیا نے ہاتھ آگے کیا

احراز اپنا مضبوط ہاتھ اس کے نرم پتلے چھوٹے سے ہاتھ پر رکھنے والا تھا کہ حیا نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا

دور دور سے پرومیں کریں ٹچ نہیں کرنا

حیا نے آئی برو اٹھا کر کہا

اوکے

بتائیں

احراز نے منہ بنا کر کہا

احراز کو حیا کی یہ حرکت بالکل بھی اچھی نہیں لگی تھی

اسے بہت خواہش ہو رہی تھی اس کے نرم پتلے چھوٹے سے ہاتھوں کو چھونے کی

احراز خود سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ آج اسے کیا ہو رہا ہے

آج تک اس نے کسی لڑکی سے سیدھے منہ بات نہیں کی تھی یہاں تک ملائکہ سے بھی کبھی فری

نہیں ہوا تھا

اس چھوٹی سی لڑکی میں کچھ تو خاص تھا جو احراز کو بے بس کر رہا تھا

تو سنیں

میرا نام حیا رانا ہے

بس بتا دیا اب سوری کریں حیا بولی

احراز تو بس اس کا نام سن کر سوچ میں پڑ گیا

او ہیلو

حیا نے چٹکی بجائی

میں تمہیں سوری نہیں کروں گا

احراز نے بہت جلد آپ سے تم کا سفر طے کیا

کیا

لیکن کیوں

حیا آہستہ سی چلائی

کیونکہ میری کوئی غلطی نہیں ہے اور اگر ہوتی بھی تو بھی میں سوری نہیں کرتا

ایسی بات ہے

توبہ توبہ کتنے جھوٹے ہیں آپ اپنا وعدہ پورا کریں

میں نے کوئی وعدہ نہیں کیا

احراز بے نیازی سے بولا

جھوٹ

ابھی تو کیا تھا

حیا کا تو حیرت سے برا حال تھا
جی نہیں وعدہ ہاتھ ملا کر کیا جاتا ہے اور میں نے کوئی ہاتھ ملا کر وعدہ نہیں کیا
احراز کی ابھی تک سوئی ہاتھ پر پھسی ہوئی تھی
توبہ کتنے ٹھکر کی ہیں آپ

بھاڑ میں جائیں
اللہ ہی پوچھیں گے آپ سے
ٹھکر کی انکل

حیا نے رونے والا منہ بنا کر کہا اور خود چلی گئی
احراز نے تب تک حیا کو دیکھا جب تک وہ نظر آتی رہی
حیا

احراز نے ہنستے ہوئے کہا
اور باہر چلا گیا

حیا نے ریسپشن سے کمرے کا نمبر پوچھا اور کمرے کی طرف جانے لگی کہ راستے میں فری مل گئی
انکل کی طبیعت اب کیسی ہے
فری کو دیکھ کر اس کا سارا غصہ ختم ہو گیا جو اسے احراز پر تھا
اس لئے قدرے آرام سے بولی
ال

لہ کا شکر ہے اب ٹھیک ہیں بلڈ پریشر لو ہو گیا تھا اس لیے بے ہوش ہو گئے تھے
اچھا

انشاللہ دیکھنا انکل بالکل ٹھیک ہو جائیں گے
آمین

فری نے کہا
ثم آمین

حیا نے فری کو تسلی دی تو فری بھی کسی حد تک مطمئن ہو گئی

احراز نے جلدی سے ارسم کو فون کیا ارسم احراز کے بچپن کا دوست تھا اور احراز اپنے دل کی ہر
بات اس سے شیر کرتا تھا
ابھی بھی کچھ بہت ضروری بات کرنی تھی
کہاں ہے تو

احراز نے فون اٹھاتے ہی کہا
تجھے پتہ تو ہے اس وقت میں کلینک پر ہوتا ہوں
ارسم نے جواب میں کہا

ہاں ٹھیک ہے
گھر آ ابھی تجھ سے بہت ضروری بات کرنی ہے
احراز جلد بازی میں بولا

خیریت تو ہے ایسی کون سی بات ہے کہ تو اتنا بے صبر اھو رہا ہے

ارسم حیران ہوتے ہوئے بولا

تو آ تو پتہ چل جائے گا بس یہ سمجھ لے میری زندگی کی سب سے ضروری بات ہے

تو ابھی آ دس منٹ میں

تیرے کلینک سے گھر تک پہنچنے میں دس منٹ ہی لگتے ہیں

احراز نے کہا

ٹھیک ہے آ رہا ہوں تو فون تو بند کر

ارسم نے چڑتے ہوئے کہا

اوکے اللہ حافظ

احراز نے ہنستے ہوئے کہا اور فون بند کر دیا

احراز اپنے کمرے میں ارسم کا انتظار کر رہا تھا کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھول کر ارسم داخل ہوا
کیا ہو گیا ہے تجھے

اتنی جلدی مچائی ہوئی تھی تجھے پتہ ہے کتنے پشیمٹ چھوڑ کر آیا ہوں

ارسم نے غصے سے کہا

اس بات پر احراز کا قہقہہ کمرے میں گونجا

خیریت تو ہے تجھے پاگل واگل تو نہیں ہو گیا

آج بڑا ہنس رہا ہے وہ بھی ہر بات پر

تو احراز ہی ہے نا

کیونکہ جس احراز کو میں جانتا ہوں وہ تو بڑا ہی سڑیل ہے
ارسم حیران ہی تو ہو گیا تھا احراز کو اس طرح دیکھ کر

احراز پھر اس بات پر زور سے ہنسا

ٹھیک ہے تو ہنستا ہے میں جا رہا ہوں

ارسم نے دھمکی دی تو احراز نے ہاتھ پکڑ کر اسے بیڈ پر بیٹھایا اور بولا

تجھے یاد ہے رسم آج سے کچھ عرصہ پہلے میں نے تجھ سے کہا تھا کہ میری خواہش ہے کہ میری

بیوی کا نام ح سے شروع ہو

کیونکہ میرے نام میں ا کے بعد ح آتا ہے

ہاں یاد ہے تیری یہ فضول خواہش

اور میں نے کہا تھا کہ تو اپنی بیوی کو خود ح سے کوئی نام دے دینا

ارسم نے منہ بنا کر کہا

ہاں

لیکن تو یقین کرے گا اس کا نام ح سے ہی شروع ہوتا ہے

مجھے لگتا ہے وہ میرے لئے ہی بنی ہے

احراز نے مسکراتے ہوئے کہا

کون

کس کی بات کر رہا ہے

ملایکہ بھابھی کا نام توح سے شروع نہیں ہوتا
ارسم نے حیرانگی ظاہر کی

حیا

حیا رانا

وہ بہت پیاری ہے یار

احراز نے حیا کو سوچتے ہوئے کہا

اور ملایکہ تیری بھابھی نہیں ہے

اور نہ ہوگی

یہ منگنی ہمارے بچپن میں ہوئی تھی تب مجھے ہوش نہیں تھا لیکن اب ہے

میں ملایکہ سے شادی نہیں کروں گا

اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے

احراز اچانک بے حد سنجیدگی سے بولا

اچھا یہ سب چھوڑ یہ بتا کہ حیا تمہیں کہاں ملی

ارسم نے بات بدلتے ہوئے کہا

کیا کہا تو نے

احراز نے خطرناک تیور سے کہا

میرا مطلب ہے کہ حیا جی

تجھے کہاں ملی

ارسم نے جلدی سے کہا کہ کہیں احراز کچھ اٹھا کر مار ہی نہ دے کیونکہ وہ ایسا ہی تھا غصے میں بالکل پاگل

اسے غصہ آتا تو بہت کم تھا لیکن جب آتا تھا توبہ

اللہ ہی بچائے

نہیں تو حیا کو بھا بھی بول سکتا ہے کیونکہ انشاء اللہ بہت جلد وہی تیری بھا بھی بنے گی احراز مسکراتے ہوئے بولا

اچھا بتا تو کہاں ملی بھا بھی

ارسم نے کہا

ہو سپیٹل میں

اچھا

کہاں رہتی ہیں

پتہ نہیں

کرتی کیا ہیں

پتہ نہیں

احراز نے منہ بنا کر کہا

تو سرا کیلے نام پتہ ہونے سے آپ کی شادی نہیں ہو جائے گی کچھ جانتے ہو نہیں کہاں ڈھونڈو گے

مجھے یقین ہے کہ وہ مجھے دوبارہ ضرور ملے گی یار تم یقین نہیں کرو گے مجھے لگتا ہے کہ وہ صرف میری
ھے میرے لئے بنی ہے اور اس کی شادی صرف میرے ساتھ ہوگی
احراز نے مسکراتے ہوئے کہا

اور اگر اس نے انکار کر دیا تو میرا مطلب ہے کہ اگر اس کا رشتہ کہیں اور پکا ہو گیا ہوا تو
ایسا نہیں ہوگا

کبھی نہیں تو جانتا ہے کہ جو چیز مجھے پسند آجائے وہ صرف میری ہوتی ہے اور وہ تو میری محبت ہے
اور سب سے بڑھ کر مجھے میرے اللہ پے بھروسہ ہے وہ کبھی مجھے مایوس نہیں کریں گے
احراز نے مکمل یقین سے کہا
انشاللہ

اللہ تیری دلی مراد پوری کریں
ارسم نے دل سے دعا دی
آمین

اچھا تو سر آپ کو پہلی ملاقات میں محبت بھی ہوگئی
ارسم نے مکسراتے ہوئے کہا
محبت کے لئے ایک لمحہ ہی کافی ہوتا ہے میرے دوست
اور مجھے محبت ہوگئی ہے
احراز نے حیا کا تصور کرتے ہوئے کہا

احراز بھائی رکیں

احراز اپنی گاڑی کی طرف جاتا تھا کہ اچانک ماہی آتی دیکھائی دی

احراز بھائی آپ مجھے یونی ڈراپ کر دیں گے

علی بھائی مجھے آج لے کر نہیں گئے

کوئی ضروری کام تھا اس لیے جلدی چلے گئے

ماہی جلدی سے بولی

کیوں نہیں سوئی

آ جاو

تمہیں وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں ہے

احراز نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا

پھر گاڑی سٹارٹ کی اور یونی کے راستے پر ڈال دی

حیا گاڑی سے اتر کر یونی کے گیٹ کی طرف جا رہی تھی کہ اس کی نظر اچانک سامنے کھڑی لینڈ کروزر کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے احراز پر ٹھہر گئی

وہ کسی سے فون پر بات کر رہا تھا

حیا کی تو حیرت سے آنکھیں پھٹنے کے قریب تھیں

یہ ٹھہر کی

یہ یہاں بھی آ گئے

Mamla dil da aey by Malisha Rana

اور یہ فون پر کس سے بات کر رہے ہیں کہیں مجھے کڈنیپ کرنے کے لیے کسی کو سپاری تو نہیں دے رہے

ابھی بتاتی ہوں انہیں آج تو ان کی خیر نہیں

اس سے پہلے حیا کچھ کرتی

ماہی نے حیا کو آواز دی

حیا

ادھر کیوں کھڑی ہو آؤ بھی

آپ کو تو میں بعد میں دیکھتی ہوں

حیا نے دل میں سوچا اور غصے میں ماہی کے پاس آگئی

کیا ہوا تمہیں وہاں کیوں کھڑی تھی

ماہی نے حیا کا غصے میں سرخ ہوتا چہرا دیکھ کر کہا

مجھے تمہاری مدد چاہیے نور

حیا نے سنجیدگی سے کہا

ہاں بولو کیا مدد چاہیے تمہیں

ماہی نے فوراً کہا

وعدہ کرو کہ تم مجھے منع نہیں کرو گی بلکہ میرا ساتھ دو گی

اب ایسی بھی کون سی بات ہے تم مجھے پریشان کر رہی ہو حیا

ماہی نے پریشانی سے کہا

Mamla dil da aey by Malisha Rana

مجھے کسی کو کڈنیپ کرنا ہے پھر میں انھیں ٹارچر کروں گی جیسے saw مووی میں ٹارچر نہیں کرتے
ویسے ایسڈ کے انجیکشن لگاؤں گی پھر آئیں گے نا مجھے
اور فری آ جائے اسے بھی شامل کر لیں گے
کیا

تم مزاق کر ہونا

ماہی نے ہنستے ہوئے کہا

نہیں بالکل بھی نہیں میں بالکل سیریس ہوں کل ہوسپٹل میں۔۔۔

پھر حیا نے ساری رواداد سنا دی

اور تمہیں پتہ ہے وہ آج یونی کے باہر کھڑے تھے پکا وہ میرا پیچھا کر رہے ہیں اور تو اور فون پر
کسی کو مجھے کڈنیپ کرنے کی سپاری بھی دے رہے تھے

کیا

ماہی نے تقریباً چیختے ہوئے کہا

مجھے لگتا ہے تمہیں گھر بتانا چاہئے وہ کوئی حل نکال لیں گے

ماہی نے کہا

نہیں اس کا حل میں خود نکالوں گی بس تم لوگ میرا ساتھ دو

کیا ہوا آج کلاس میں نہیں جانا

فری جو ابھی آئی تھی ان دونوں کو باہر گراؤنڈ میں کھڑے دیکھ کر کہا

میڈم کڈنیپنگ کرنا چاہتی ہیں

ماہی نے منہ بنا کر کہا
کس کی

فری بولی

ھے کوئی میڈم کو لگتا ھے وہ اس کا پیچھا کر رہے ہیں اور کڈنیپ کرنا چاہتا ھے
ہو سکتا ھے وہ خود کسی کو یونی چھوڑنے آے ہوں

ماہی نے کہا

ماہی سہی کہ رہی ھے حیا اگر دوبارہ وہ نظر آے تو کچھ کرتے ہیں

فری نے مشورہ دیا

ٹھیک ہے آے تو سہی دیکھ لوں گی میں

چلو چھوڑو اس بات کو یہ بتاؤ تم دونوں نے گھر سے اجازت لے لی پرسوں عمر بھائی کی مہندی ھے

ماہی جلدی سے بولی

ہاں امی نے کہا کہ انھیں کوئی مسئلہ نہیں ھے بس جلدی گھر واپس آ جاؤں

فری بولی

ارے میں تو پوچھنا ہی بھول گئی

آج پوچھوں گی

حیا نے کہا

شوہنگ کر لی تم دونوں نے

ماہی بولی

ہاں نا وہ تو کب کی کرلی
حیا نے آکسائیٹڈ ہوتے ہوئے کہا
اچھا فری انکل کی طبیعت کیسی ہے
ماہی بولی

اللہ کا شکر ہے اب بہتر ہیں
اور وہ تینوں اسی طرح باتیں کرتی کلاس کی طرف چل پڑی

ماما کدھر ہو آپ
حیا گھر میں آتی ہی زور زور سے نسرین بیگم کو پکارنے لگی
کیا ہو گیا ہے اس طرح سے چیخ کیوں رہی ہو
نسرین بیگم غصے سے بولی
ماما پرسوں عمر بھائی کی مہندی ہے اور مجھے وہاں جانا ہے آپ کی اجازت چاہئے
حیا جلدی سے بولی

کہ تو ایسے رہی ہو جسے میرے منع کرنے سے تم رک جاؤ گی
نسرین بیگم نے تیوری چڑھا کر کہا
ہاں نا آپ میرے ماما ہو آپ کی اجازت تو چاہئے نا اگر آپ منع کر دو گے تو میں نہیں جاؤ گی
حیا نے رونے والی شکل بنا کر کہا

ڈرامے کم دیکھا کرو بہت ڈرامے باز ہو گئی ہو چلی جانا لیکن 7 بجے سے پہلے تم گھر میں موجود ہو سمجھ
آی

نسرین بیگم نے دو ٹوک انداز میں کہا

پکا پرومس

میں آ جاؤ گی

تھینک یو ماما لو یو

حیا نے نسرین بیگم کو ہگ کرتے ہوئے کہا

اچھا جاؤ منہ ہاتھ دھو کر کھانا کھا لو

نسرین بیگم نے حیا کو الگ کرتے ہوئے کہا

جی میں ابھی گئی اور ابھی آئی

کہتے ہوئے بھاگ کر اپنے کمرے میں چلی گئی

ہی نہیں سدھر سکتی

نسرین بیگم نے ہنستے ہوئے کہا اور خود کچن میں چلی گئیں

مبارک ہو مبارک ہو ماما نے اجازت دے دی

اب تم لوگ بھی شادی انجوائے کر لو گی اور شادی میں رونق بھی لگ جائے گی

اس وقت وہ تینوں کینٹن میں بیٹھی برگر سے بھرپور انصاف کر رہی تھیں کہ حیا نے انہیں خوشخبری

سنائی

اب ٹھیک 4 بجے تم دونوں میرے گھر آ جانا

ماہی بولی

ٹھیک ہے فری تم تیار رہنا میں 3 بج کر 30 منٹ پر تمہیں پک کروں گی اچھا ویسے تم دونوں کون

سے رنگ کے کپڑے پہن رہی ہو

حیا آکسائیٹڈ ہوتے ہوئے بولی

مہندی ہے تو سیلو یا گرین ہی پہنے گے

فری بولی

جی نہیں میں تو بلو یا بلیک پہنو گی

کیونکہ یہ دونوں میرے فیورٹ کلر ہیں اور پکا میرے لیے ہی بنے ہیں

حیا بولی

فیورٹ کلر کا مطلب یہ تو نہیں ہوتا کہ تم ان کلر کے علاوہ اور کوئی کلر ہی نہ پہنو

ماہی نے فوراً کہا

ایسا نہیں ہے میں برات والے دن سفید جبکہ ولیمے کو ریڈ کلر کے کیڑے پہنوں گی اور ویسے بھی یہ جو

میرا دل ہے نا بہت ہی اچھا ہے میں باقی کلر بھی پہن لیتی ہوں تاکہ بیچارے باقی کلرز کا دل نہ ٹوٹ

جائے

حیا نے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

حیا واہ

تم کتنی عظیم ہو مجھے ناز ہے تم پر

ماہی نے جل کر کہا

دیکھو اب رونے ناگ جانا اور ہاں نظر نہیں لگانی ہے مجھے

اسی بات پے ایک ایک برگر اور کھاتے ہیں

حیا ہنستے ہوئے بولی

کتنا کھاؤ گی اتنی سی ہو لیکن تمہارا پیٹ کتنا بڑا ہے موٹی ہو جاؤ گی

ماہی نے انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا

نہیں ہوں گی موٹی اب ہر کوئی تمہاری طرح تھوڑی ہوتا ہے جو صرف کھانے کو دیکھنے سے موٹی ہو

جائے میری موٹی مچھلی

حیا نے ماہی کے تھوڑے موٹے ہونے کا مزاق بنایا

اور اس بات کو بھرپور طریقے سے انجوائے کیا جس میں فری نے بھی حیا کا ساتھ دیا

میں موٹی نہیں ہوں بس تھوڑی صحت مند ہوں

ماہی نے منہ بنا کر کہا

چل جھوٹی

حیا ہنستے ہوئے بولی

آی

موٹی میری نازک کمر توڑ دی

ماہی نے حیا کے ایک تھپڑ لگایا

ٹھاہ ٹھاہ ٹھاہ

تین تھپڑ کیوں مارے

ماہی اپنا کاندھا سہلاتے ہوئے بولی

تمہیں پتہ تو ہے میں ہر کام تین دفعہ کرتی ہوں

حیا نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا

تو شادی بھی تین دفعہ ہی کرنا

ہاں تو تین دفعہ قبول ہے کہوں گی

حیا نے ماہی کو جواب دیا

چلو گھر جلدی تیاریاں مکمل کر نی ہیں کل کیلئے

فری کہتے ہوئے کھڑی ہو گئی اور پیچھے حیا اور ماہی بھی کھڑی ہو گئیں

یا اللہ جی معاف کر دیجئے گا اب اگر میری وجہ سے لوگوں کا قتل ہو جائے تو

کچھ تو مجھے دیکھ کر سڑ کے ہی خود کشی کر لیں گے اور کچھ سے اتنا حسن دیکھا ہی نہیں جائے گا اور

ھاٹ فیل ہو جائے گا

اب آپ نے ہی تو مجھے اتنا پیارا بنایا ہے میرا کیا قصور

حیا بلو فراک بلو کھسہ پہنے ڈوپٹے کو پنز کی مدد سے کاندھوں سے لگائے ہوئے اونچی پونی کیے اور ہلکے

سے میک اپ کرنے سے بہت زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی واقع میں یہ رنگ اسی کیلئے بنا تھا

حیا آ جاؤ مجھے اپنے کام سے بھی جانا ہے

حیا خود کو آئینے میں دیکھ کر بول رہی تھی کہ حسن کی آواز پر باہر کی طرف بھاگی
کیا ہو گیا ہے بھائی آ تو رہی تھی بلکہ روکیں ماما کی

ہگی تو لے لوں

تمہاری شال کہاں ہے

حسن نے حیا کو دیکھ کر کہا

ارے ہاں وہ تو میں بھول ہی گئی آپ نے بھی تو اتنی جلدی مچائی ہوئی ہے ابھی لے کر آتی ہوں

حیا کہ کر دوبارہ اندر کی طرف بھاگ گئی

ماما میں جا رہی ہوں میری ہگی تو دے دیں

حیا نسرین بیگم کے پاس آ کر بولی

خیریت سے جاؤ بیٹا اور جلدی آ جانا اللہ تمہیں اپنی حفاظت میں رکھے

آمین

نسرین بیگم نے حیا کو ہگ کیا اور سر پر بوسہ دیتے ہوئے بولیں

حیا آ بھی جاؤ

حسن نے دوبارہ حیا کو آواز دی تو وہ بھگ کر اپنے کمرے میں گئی اور بلو شال لے کر آ کر گاڑی میں

بیٹھ گئی

پہلے فری کو پک کرنا ہے بھائی

حیا گاڑی سٹارٹ ہوتے ہی بولی

ٹھیک ہے

راستہ بتاتی رہو

حسن نے کہا

پھر حیا نے فری کو پک کیا اور ماہی کے گھر کی طرف جانے لگی

بھائی آپ ہمیں 6 30 تک لینے آ جائیے گا

ٹھیک ہے

حیا گاڑی سے اترتے ہوئے بولی

اوکے

حسن نے مسکراتے ہوئے کہا

اور گاڑی بھگالے گیا

تو وہ دونوں بھی گھر میں داخل ہو گئیں

شکر ہے آگئی ہو پتہ ہے میں کتنی دیر سے ویٹ کر رہی تھی

آؤ تمہیں ماما سے ملواتی ہوں

حیا اور فری گھر میں داخل ہوئی ہی تھی کہ انہیں ماہی مل گئی

ماہی نے یلو کلر کے جبکہ فری نے گرین کپڑے پہنے ہوئے تھے اور کافی خوبصورت لگ رہی تھیں

ماہی ان دونوں کو ثانیہ بیگم (ماہی کی ماما) کے کمرے کی طرف لے کر جانے لگی

اسلام علیکم آئی

کیسی ہیں آپ

حیا نے جلدی سے سلام کیا اور جس میں فری نے بھی ساتھ دیا

وعلیکم السلام بیٹے

اللہ کا شکر ہے

ماشاء اللہ بہت پیاری لگ رہی ہو بچیوں ماہی تمہارا ذکر کرتی تھی اور آج دیکھ بھی لیا

ثانیہ بیگم نے حیا اور فری کو دیکھ کر کہا

شکریہ آنٹی

لیکن آپ سے کم ہی لگ رہے ہیں اب آپ تو ماشاء اللہ سے اتنی پیاری ہیں آپ کا مقابلہ تو نہیں

کر سکتے نا

حیا مسکراتے ہوئے بولی

کسی کا دل جیتنا کوئی تم سے سیکھے بہت شرارتی ہو

ثانیہ بیگم نے ہنستے ہوئے حیا کو کہا

اما وہ بھائی

ملائکہ بولتے ہوئے کمرے میں داخل ہو رہی تھی کہ فری اور حیا کو دیکھ کر چپ ہو گئی

یہ ماہی کی بڑی بہن ہے ملائکہ

آؤ ملائکہ سلام دعا کرو بیٹے

ثانیہ بیگم نے کہا

اسلام علیکم آپ بی

کیا حال ہے
حیا مسکراتے ہوئے بولی
وعلیکم السلام
ٹھیک ہوں
ملانکہ نے منہ بنا کر کہا
اسے عجیب سی جلن ہو رہی تھی حیا کو دیکھ کر وہ تھی بھی اس طرح کی مغرور اور ضدی قسم کی
اور اب بھی حیا کو گھورے جا رہی تھی
ایسا نہیں تھا کہ وہ خوبصورت نہیں تھی لیکن حیا جتنی معصومیت اس کے چہرے پر ڈھونڈنے سے بھی
نہیں ملتی تھی
حیا کو وہ ایک آنکھ نہیں بھا رہی تھی
مطلب کے جواب دے کر احسان کر رہی ہے مجھے اسے سلام کرنا ہی نہیں چاہئے تھا
مغرور چڑیل
حیا کا دماغ خراب ہو رہا تھا
اس لئے جلدی سے یہاں سے نکنا چاہتی تھی
آؤ بچیوں مہندی لگوا لو
ثانیہ بیگم نے حیا کی بے چینی کو دیکھتے ہوئے کہا
جی ضرور آنٹی
فری بولی

سب سے پہلے حیا باہر کی طرف بڑھی
تو وہ دونوں بھی باہر ہال کی طرف جانے لگیں

ابھی وہ باہر آئی ہی تھیں کہ عصر کی اذان ہونے لگی

او

اذان ہوگی

پہلے نماز پڑھ لیتے ہیں پھر مہندی لگا لیں گے

فری نے کہا

ہاں سہی ہے

میرے کمرے میں چلتے ہیں

ماہی نے اپنی رضا مندی ظاہر کی

تم دونوں جاؤ میں بعد میں پڑھ لوں گی

نور کیچن کہاں ہے

حیا انتہائی سنجیدگی سے بولی

آگے جا کر دائیں طرف ہے

ٹھیک ہے

حیا غصے سے کہ کر خود کیچن کی طرف جانے لگی

اسے کیا ہوا

فری بولی

مجھے کیا پتہ میں نے پوچھ کر مرنا تھا کیا
ماہی نے ڈرتے ہوئے کہا
چلو ہم تو نماز پڑھ لیں دیر ہو رہی ہے
فری کے کہنے پر وہ دونوں چل پڑی

یہ کون ہیں محترمہ

لگتا ہے صدیوں کی پیاسی ہیں

احراز جو ابھی گھر میں داخل ہوا تھا

عمر نے احراز سے کوئی فائل لانے کیلئے کہا تھا جو کہ اس کے کمرے میں پڑی تھی

اور احراز وہی لانے جا رہا تھا کہ اچانک نظر کیچن میں بیٹھی لڑکی پر پڑ گئی

مغرور ڈاؤن

احراز کو آواز سنائی دی

یہ تو بد تمیز بھی لگتی ہیں

خیر مجھے کیا

میں تو اپنا کام کروں

احراز ایسا ہی تھا کبھی کسی کو خاطر میں نہ لانے والا خاص کر لڑکیوں کو

کہ کر عمر کے کمرے میں داخل ہو گیا

کمرے میں داخل ہو کر احراز نے ڈریسنگ روم کا رخ کیا کیونکہ فائل ڈریسنگ روم کے دراز میں تھی اور فائل ڈھونڈنے لگ گیا

ایک تو یہ بھائی نے فائل پتہ نہیں کہاں رکھ دی ہے
ابھی احراز فائل ڈھونڈ ہی رہا تھا کہ اسے کمرے میں کسی کی آہٹ محسوس ہوئی
احراز نے ڈریسنگ روم کا دروازہ کھول کر دیکھا تو کوئی نماز پڑھ رہا تھا
کوئی لڑکی

یہ کون ہیں
جب حیا نے سلام پھیرا اور دعا کرنے لگی تو احراز کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا
کیا دعائیں ایسے بھی قبول ہوتی ہیں
احراز نے خود سے سوال کیا
ضرور ہوتی ہیں اگر سچے دل سے کی جائیں
ابھی احراز خود سے باتیں کر رہا تھا کہ حیا کمرے سے باہر نکل گئی

بن کر کیا دیکھاتی ہیں

غور ہے کس چیز کا ہے تو انسان ہی نا
نہ دیتی جواب احسان کیا ہے جواب دے کر
کیڑے پڑے گے
دیکھنا

اور گھور کیسے رہی تھیں
دل کرتا ہے کہ چچ سے آنکھیں نکال دوں
حیا جو اپنا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لیے پانی پیے جا رہی تھی
ایک دو تین

تین گلاس ٹھنڈا پانی پی کر حیا تھوڑی ریلیکس ہوئی تھی
میں کیوں اپنا خون جلاؤ وہ تو چاہتیں یہی ہیں
سڑ گئیں مجھے دیکھ کر
اچھا ہے سڑیں

میں تو اور خوش پھرو گی تاکہ سڑ سڑ کے مر جائیں
ہنہ

حیا ہنستے ہوئے بولی
آئی

نماز قضا نہ ہو جائے
جلدی اٹھو حیا

اس مغرور ڈاین کی وجہ سے مجھے اتنی دیر ہو گئی
حیا جلدی سے اٹھ کر کچن سے نکلی کہ اسے ماہی نظر آ گئی
نور تمہارا کمرہ کہاں ہے میں نے نماز پڑھنی ہے
حیا جلدی سے بولی

حیا میرے کمرے میں ملائکہ آپی اپنی کچھ دوستوں کے ساتھ موجود ہیں
تو تم ایسا کرو کہ عمر بھائی کے کمرے میں نماز پڑھ لو وہاں کوئی بھی نہیں ہے
ماہی نے ڈرتے ہوئے کہا کہ کہیں حیا کو برا نہ لگ جائے
کوئی بات نہیں نور تم بس مجھے جاے نماز لا دو
حیا نے مسکرا کر کہا
ٹھیک ہے میں ابھی آئی
شکر ہے اس کا موڈ تو ٹھیک ہوا
ماہی نے دل میں کہا

ماہی سے جاے نماز لے کر حیا کمرے میں آ کر نماز پڑھنے لگی
نماز پڑھنے کے دوران حیا کو محسوس ہوا کہ ڈریسنگ روم میں کوئی ہے
اور پھر جب حیا نے دعا مانگنے کے لئے ہاتھ اٹھائے
تو اسے ایسا لگا کہ ڈریسنگ روم کا دروازہ کھولا ہے

آی

نور نے تو کہا تھا کہ کمرے میں کوئی نہیں ہے تو پھر یہ

آہ

کہیں کوئی جن بھوت تو نہیں ہے نا

نہیں حیا پیچھے مڑ کر نہیں دیکھنا نہیں تو یہ جن بھوت تمہیں چٹ جائے گا
یا اللہ جی رحم کریں
حفاظت کریں میری آپ کو پتہ تو ہے مجھے ان چیزوں سے کتنا ڈر لگتا ہے
پلیز

پھر حیا نے فوراً دعا مانگی اور کمرے سے باہر نکل گئی

حیا کمرے سے باہر نکلی تو کافی ڈری ہوئی تھی
ریلیکس حیا

تم نے کسی پر یہ بات ظاہر نہیں ہونے دینی کہ تم کتنی ڈرپوک ہو
تم سب کے سامنے ایک بہادر لڑکی ہو اور ایسے ہی رہنا ہے
میں ٹھیک ہوں

ہاں میں ٹھیک ہوں

مجھے اللہ جی کے علاوہ کسی سے ڈر نہیں لگتا
حیا نے لمبی سانس خارج کرتے ہوئے کہا

اب یہ جائے نماز کہاں پر رکھوں نور کو ڈھونڈتی ہوں

حیا ابھی آگے بڑھی ہی تھی کہ ماہی اپنے کمرے سے باہر نکلی جو کہ عمر کے کمرے کے ساتھ تھا
ارے حیا نماز پڑھ لی

ماہی نے حیا کو دیکھ کر کہا

ہاں

ہاں پڑھ لی تمہیں ہی ڈھونڈ رہی تھی کہ یہ جاے نماز تمہیں دے دوں
حیا نے خود کو ریلیکس کرتے ہوئے کہا

آ جاو کمرے میں سب چلی گئی ہیں فری بھی اندر ہے

شکر ہے مجھے یہ شال بھی اتارنی تھی

حیا کمرے میں داخل ہوتی ہوئی بولی

وہ کمرے میں آئیں تو فری اپنا میک اپ کر رہی تھی

واہ جی واہ

فری تو بہت پیاری لگ رہی ہے

ماہی شوخی سے بولی

آؤ نا حیا تم بھی میک اپ کر لو

وضو کر کے میک اپ اتر گیا ہے

فری بولی

نہیں میں ایسے ٹھیک ہوں

حیا شال اتارتی ہوئی بولی

اچھا نہ کرو میک اپ یہ بال تو کھلے چھوڑ لو بچیوں کی طرح پونی کی ہوئی ہے

ہاں ہاں ماہی سہی کہ رہی ہے

فری نے ماہی کی ہاں میں ہاں ملائی

اوکے

لیکن واپسی پر میری پونی بھی تم لوگ کروگی

اور ہاں میک اپ بھی کر دو

سڑنا مجھے دیکھ کر مغرور ڈالیں

حیا نے آخری بات دل میں کہی

ڈن

فری جلدی سے بولی

پھر ماہی نے حیا کے بال کھلے اور کنگی کر دیے

بال کھلے چھوڑنے سے حیا کی کمر پوری چھپ گئی تھی

اگر تیاری مکمل ہوگی ہے تو مہندی لگوا لیں

حیا آکسائیڈ ہوتے ہوئے بولی

ہاں جلدی چلو

پھر وہ تینوں باہر ہال میں آگئی

ابھی وہ ہال میں داخل ہوئیں کہ انھیں عمر نے بلا لیا

اسلام و علیکم عمر بھائی

حیا نے فوراً کہا

وعلیکم السلام کیسی ہو سوئی

عمر نے حیا کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا

الحمد للہ بہت پیاری

حیا مسکرا کر بولی

ماشاء اللہ وہ تو تم ہو

عمر نے ہنستے ہوئے کہا

اسلام علیکم عمر بھائی کیسے ہیں آپ

فری نے حیا کے چپ ہوتے ہی سلام کیا

وعلیکم السلام اللہ کا شکر ہے

تم بتاؤ

عمر بولا

میں بھی

ابھی فری بات کر رہی تھی کہ حیا کے فون کی گھنٹی بجی

ایکسیوزمی

میں ابھی آتی ہوں

حیا بات کرنے کیلئے تھوڑا دور چلی گئی

اچھا بھائی ہم بھی مہندی لگوا لیں دیر ہو رہی ہے

ماہی بولی

ٹھیک ہے بعد میں بات کرتے ہیں

Mamla dil da aey by Malisha Rana

ماہی فری کا ہاتھ پکڑ کر حال میں چلی گئی جہاں اور لڑکیاں مہندی لگوا رہی تھیں
اسلام و علیکم بھائی

حیا نے فون اٹینڈ کر کے کہا
وعلیکم السلام حیا

وہ میری گاڑی خراب ہو گئی ہے میں ٹھیک کروا رہا ہوں اگر 30 6 سے پہلے ٹھیک ہو گئی تو میں آ
جاؤں گا

نہیں تو پھر اپنی دوست کے ساتھ آ جانا
مزید تھوڑی دیر تک تمہیں فون کر کے بتا دوں گا
اوکے

جی ٹھیک ہے بھائی
آپ پریشان نہ ہوں نور ہمیں ڈراپ کر دے گی
اوکے اللہ حافظ

اللہ حافظ حسن نے کہا اور فون بند کر دیا
حیا آ جاؤ

فری نے حیا کو آواز دی تو وہ حال میں چلی آئی
فری اور ماہی کی مہندی تقریباً لگ چکی تھی
میں تو دونوں ہاتھوں پر لگاؤں گی
حیا نے ہنستے ہوئے کہا

تم چاهوں تو دونوں پیروں پر بھی لگا لو

ماہی نے کہا

تو کیا تم مجھے گود میں اٹھا کر گھر چھوڑ کر آو گی

میری سائیکو مچھلی

حیا نے قہقہہ لگا کر کہا

نہیں یہ کام کسی اور سے کروالیں گے

ماہی ہنستے ہوئے بولی

او

ہو

کسی میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ مجھے

یعنی کہ حیا رانا کو ٹچ کر سکے

دونوں ہاتھوں سے معذور کر دوں گی

حیا نے ناک چڑا کر کہا

ہاں ہاں

جانتے ہیں تمہیں اب لڑائی نہ شروع کر لینا

فری نے گویا بات ختم کی

ڈر گئی مجھ سے ہاھا

میں ہوں ہی ایسی

اف

حیا نے اکڑ کر کہا

ہاں تم جیسا کوئی نہیں تم ایک سنگل پیس ہو اس دنیا میں

ماہی بولی

وہ تو میں ہوں

حیا ہنستے ہوئے بولی

آپ کے ہاتھ بہت پیارے ہیں

لیکن یہ جو آپ کی مہندی بار بار پھیل رہی ہے اس سے مسئلہ ہو رہا ہے

کہتے ہیں اس کا مطلب ہوتا ہے کہ آپ کا شوہر آپ سے جنون کی حد تک محبت کرنے والا ہوگا

اور دیکھئے گا آپ کی مہندی کا رنگ بھی بہت گہرا آئے گا

مہندی لگانے والی لڑکی نے حیا کے ہاتھوں میں مہندی لگاتے ہوئے کہا

اچھا

وہ تو انہیں کرنی ہی ہوگی میں ہوں ہی ایسی ہے

ہے نا ملائکہ آپ

مجھے نہیں پتہ

ملائکہ جو ابھی اپنی مہندی اتار کر آئی تھی حیا کو ناگوار نظروں سے دیکھ کر بولی

ارے آپ آپ نے مہندی دھولی دیکھائیں تو کیسا رنگ آیا ہے

ماہی نے ملائکہ کو دیکھ کر کہا

ارے

آپ کا تو مہندی کا رنگ ہی نہیں آیا
وہی مہندی لگانے والی لڑکی بولی

اور اس کا مطلب ہوتا ہے کہ آپ کا شوہر آپ سے محبت نہیں کرتا ہو گا
کوئی بات نہیں ملائیکہ آپ اب ضروری تو نہیں کہ ہر کسی کو ہر چیز ملے آپ کمپروماز کر لیجیے گا
ٹھیک ہے

حیا نے بہت معصوم سی شکل بنا کر کہا
تم سے میں نے مشورہ نہیں مانگا اور بکواس ہیں یہ سب باتیں ایسا کچھ نہیں ہوتا
ماہی میرے کمرے میں آؤ
ملائیکہ نے جل کر کہا اور اپنے کمرے میں چلی گئی
ارے ملائیکہ آپ کو تو برا ہی لگ گیا
کیسا لگا

آیا مزہ سڑیل ڈاؤن
حیا معصومیت سے بولی
جبکہ آخری بات دل میں کہی
تبھی حسن کا میسج آیا

حیا تم اپنی دوست کے ساتھ آ جانا گاڑی ٹھیک ہونے میں ابھی دیر ہے

نور آج تم ہمیں ڈراپ کر دو بھائی کا میسج آیا ہے کہ وہ اپنی گاڑی ٹھیک کروا رہے ہیں اس لیے دیر
ہو جائے گی

اچھا ٹھیک ہے

میں کسی بھائی کو بولتی ہوں اور ہاں ملائکہ آپ نے بھی بلایا ہے ان کی بات سن کر آی
ماہی جلدی سے بولی

اور اپنی مہندی دھو کر میری پونی بھی کرو

حیا نے ماہی کو اٹھ کر جاتے ہوئے کہا

اوکے

ماہی جاتے ہوئے بولی

احراز جو حیا کے کمرے سے باہر نکلتے ہی واپس ہوش میں آیا تو سارے کام چھوڑ کر حیا کی تلاش
کرنے لگا

کمرے میں دیکھنے کے بعد جب وہ ہال کی طرف گیا تو وہ عمر کے ساتھ بات کرتے ہوئے نظر آی
یہ عمر بھائی اسے جانتے ہیں

احراز نے خود سے سوال کیا

تبھی وہ وہاں سے جاتی ہوئی نظر آئی

اور عمر بھی وہاں سے جانے لگا تو احراز جلدی سے عمر کے پاس آیا

بھائی آپ کس سے بات کر رہے تھے

احراز نے قدرے لاپرواہی سے کہا
کون

اچھا وہ ماہی کی دوستیں تھیں
ایک دفعہ ملاقات ہوئی تھی ان سے اس لیے اب بھی سلام دعا کر لیا
اچھا

بھائی مجھے کام ہے میں پھر بات کرتا ہوں آپ سے
اور ہاں وہ فائل مجھے نہیں ملی
آپ ڈھونڈ کر مجھے دے دیجئے گا
احراز کہہ کر جانے لگا

ماہی کی دوست
کہیں یہ وہی حیا تو نہیں جس کا ماہی نے ذکر کیا تھا
پکا ہی وہی ہے

ماہی کے پاس اس کا نمبر تو ہو گا
تو میڈم حیا اب ٹائم آگیا ہے آپ سے بات کرنے کا
احراز نے مسکرا کر کہا

اور ماہی کو ڈھونڈنے لگا

ماہی بات سنو

ماہی ملائکہ کے کمرے کی طرف جارہی تھی کہ احراز کے بلانے پر رک گئی
جی بھائی

ماہی نے فوراً جواب دیا
ماہی وہ مجھے تمہارا فون چاہئے تھا
احراز نے کہا

میرا فون تو بھائی کمرے میں ہے میں لا دیتی ہوں آپ کو
ماہی نے جواب دیا
نہیں میں خود لے لوں گا تم جاؤ
ٹھیک ہے بھائی میں آپ کی بات سن لوں
اور ہاں بھائی وہ میری دوستیں حیا اور فری انھیں گھر ڈراپ کرنا تھا آپ پلیز کسی کو بول دیں
کوئی مسئلہ نہیں

میں ڈراپ کر دیتا ہوں
احراز نے فوراً جواب دیا
اوکے بھائی جو آپ بہتر سمجھیں
ماہی کہ کر چلی گئی

تو احراز نے بھی ماہی کے کمرے کا رخ کیا

احراز نے کمرے میں آ کر ماہی کا فون اٹھا کے حیا کا نمبر نوٹ کیا اور واپسی کے لیے پلٹا کہ کسی کی آ
واز سنائی دی

حیا

یہ یہاں کیا کر رہی ہے
مجھے ابھی اس کے سامنے نہیں آنا
اگر اس نے مجھے دیکھ لیا تو لڑنا شروع ہو جائے گی
کہیں چھپنا ہو گا

کہاں

احراز نے کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا
باتھ روم

ہاں یہ ٹھیک ہے

پھر احراز باتھ روم میں چھپ گیا

یہ نور ابھی تک کیوں نہیں آئی
میں نے کہا بھی ہے کہ میری پونی کر دے پتہ نہیں کہاں رہ گئی ہے
اس کے کمرے میں دیکھتی ہوں جا کر
حیا نے فری سے کہا

ٹھیک ہے اور اسے کہو کہ ہمیں ڈراپ بھی کر دے دیر ہو رہی ہے
فری نے حیا کو جاتے ہوئے کہا
اوکے

نور

نور کی بچی میں نے تم سے کچھ کہا تھا

اب تمہاری خیر نہیں

اب تمہیں میرے غصے سے کوئی نہیں بچا سکتا

حیا ماہی کے کمرے میں داخل ہوتی ہوئی بولی

تو حیا نے دیکھا کہ باتھ روم کا دروازہ بند ہو رہا تھا

تم کیا سمجھتی ہو کہ باتھ روم میں چھپ کر بچ جاؤ گی

باہر نکلو نور

ابھی

اوکے نہیں ماروں گی تمہیں

میری پونی کر دوں

تمہیں پتہ ہے نا مجھے کھلے بالوں سے کتنی نفرت ہے

نور

بہری ہو گئی ہو

میں صرف تین تک گنو گی اور اگر تم باہر نہ آئی تو

تو میں

میں دروازہ توڑ دوں گی

ہاں میں دروازہ توڑ دوں گی

ایک

دو

ساڑھے دو

اور

اور

کک کی آواز کے ساتھ دروازہ کھول کر احراز باہر آیا

آگئی ہو

اف

کتنا ڈرتی ہو مجھ سے

چلو پونی کرو میری

حیا بس نان سٹاپ بولے جا رہی تھی یہ دیکھے بغیر کہ باتھ روم سے ماہی آئی ہے یا کوئی اور

حیا کی کمر احراز کی طرف تھی اس لئے احراز نظر نہیں آ رہا تھا

احراز آہستہ آہستہ چل کر حیا کے پاس آیا

کرو بھی

حیا غصے سے بولی

اونچی پونی کرنی ہے

پونی ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی ہے

تھوڑا جلدی ہاتھ چلاؤ نور زندگی میں پہلی دفعہ کر رہی ہو

احراز نے حیا کے کالے ریشمی بالوں کو ہاتھوں سے اٹھایا ہی تھا کہ حیا دوبارہ بولی
احراز نے حیا کے بالوں میں کنگھی کی اور پونی اٹھانے کیلئے ہاتھ بڑھایا تو حیا کی نظر احراز کے ہاتھ پر
پڑی

ای

نور تم کتنی گندی ہو

تم ہاتھوں کی شیو نہیں کرتی تمہارے ہاتھوں پر کتنے بال ہیں

میں نے تو کبھی غور ہی نہیں کیا تھا

میری بالوں والی مچھلی

حیا خود ہی بول کر ہنس پڑی

حیا ایسی ہی تھی لاواہ اس بات پر غور کرنے کی بجائے اسے مزاق میں اڑا دیا

کردی پونی اب شال بھی دے دو

حیا تم کمرے میں ہو

حیا نے ماہی کی آواز سنی تو اسے لگا کہ ابھی بے ہوش ہو کر گر جائے گی

اگر نور باہر ہے تو یہ کون ہے

حیا نے دل میں سوچا

جن

ہاں پکا

تو میں اتنی دیر سے جن سے بات کر رہی تھی

ہاے اللہ جی
نہیں حیا کچھ نہیں دیکھنا
آ آ جن

پلیز مجھے چھوڑ دیں
میں نے کیا بگاڑا ہے آپ کا
اوکے سوری

میں نے آپ کو باتیں سنائیں
پلیز مجھے معاف کر دیں
مجھ سے بدلہ مت لیجیے گا
حیا کہ کر جلدی سے کمرے سے بھاگ گئی

احراز نے جب ماہی کی آواز سنی تو اسے لگا کہ حیا ابھی لڑائی شروع کر دے گی
لیکن پھر احراز نے غور کیا کہ حیا پوری کانپ رہی تھی
اور پھر حیا کا جن کہنا
وہ بھی ہتلا کر

اور پھر معافی مانگنا
یعنی میڈم ڈرپوک بھی ہیں
کیا ہو تم حیا

احراز نے ہنس کر کہا

تو میڈم آج آپ کا ایڈریس بھی پتہ چل جائے گا
احراز نے گاڑی کی چابی گماتے ہوئے کہا اور باہر نکل گیا

ارے حیا

کیا ہوا اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو

کوئی جن بھوت دیکھ لیا ہے کیا

ماہی ہنستے ہوئے بولی

حیا کمرے سے باہر نکلی تو ماہی کے ساتھ ٹکرا گئی

نہ

نہیں

میں کیوں گھبراؤ گی

اور جن بھوت

مجھے ان سے ڈر نہیں لگتا

میں بچی تھوڑی ہوں

حیا ہتلا کر بولی

چلو یہاں سے

وہ بس مجھے گھر جانا ہے

تھکاوٹ محسوس ہو رہی ہے
حیا ماہی کا ہاتھ پکڑ کر چلنے لگی
ہاں بھائی کو میں نے کہا ہے وہ آتے ہی ہوں گے
ماہی چلتے ہوئے بولی
وہ نور مجھے پانی پینا ہے
حیا نے کہا
ہاں تو پی لو
تب تک میں فری کو لے کر آئی
ماہی فوراً بولی
نہیں ہم اکٹھے جائیں گے نافری کے پاس پھر گھر چلیں گے
حیا کیا ہوا تم ٹھیک ہو
ماہی نے حیا کو دیکھ کر کہا
ہمم

چلو چلتے ہیں فری کو لینے بس پانی نہیں پینا
تو وہ دونوں حال میں فری کے پاس چلی گئیں

کہاں چلی گئیں تھیں تم دونوں میں کب سے ویٹ کر رہی تھی
پتہ ہے مجھے کتنا عجیب لگ تھا یہاں اکیلی بیٹھ کر

فری حیا اور ماہی کو غصے سے بولی

ہاں وہ آپ نے بلایا تھا

انہیں چاہے چاہئے تھی

ماہی نے فوراً جواب دیا

اور میڈم آپ ماہی کو ڈھونڈنے گئی تھی خود گم ہو گئی تھی کیا

فری نے حیا سے کہا

ہاں وہ میں

بھائی ہارن دے رہے ہیں چلو

ابھی حیا بات کر رہی تھی کہ باہر ہارن کی آواز سنائی دی

تو وہ ماہی کے کہنے پر باہر آ کر گاڑی میں بیٹھ گئیں

ماہی فرنٹ سیٹ پر جبکہ حیا اور فری پیچھے بیٹھیں تھیں

گاڑی میں اندھیرا تھا اس لیے احراز نظر نہیں آ رہا تھا

اور ویسے بھی حیا اس وقت اپنی ہی سوچوں میں گم تھی اس لیے دھیان نہیں دیا

حیا نے گاڑی میں بیٹھ کر سیٹ کے ساتھ ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لیں

حیا کو بار بار ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی اسے مسلسل دیکھ رہا ہے

لیکن پھر وہی سوچ

ہاے اللہ جی

کہیں وہ جن میرے ساتھ تو نہیں بیٹھا

حیا اچانک سرک کر فری کے پاس آگئی

اور آیت الکرسی پڑھ کر پھونکنے لگی

اللہ جی حفاظت کریں میری

کہیں وہ جن مجھ پر عاشق تو نہیں ہو گیا

اللہ جی اب اس میں میرا تو قصور نہیں ہے

آپ نے ہی تو مجھے اتنا پیارا بنایا ہے

ماما کہ رہی تھیں کہ پرفیوم نہ لگاؤ

میں نے ہی ان کی بات نہیں مانی

ہاے

اب میں کیا کروں

یہ جن تو میری کہیں شادی بھی نہیں ہونے دے گا

اگر میری شادی نہیں ہوئی تو

مجھے میرے سپنوں کے شہزادہ کیسے ملے گے

ہاے میرے ہسبنڈ جی

حیا اپنی ہی سوچوں میں گم تھی اس بات سے انجان کہ کوئی بہت غور سے اس کی حرکتوں کو نوٹ کر

رہا ہے

احراز حیا کے چہرے کے تاثرات سے کچھ حد تک اس کی سوچ کو سمجھ چکا تھا

اور مسلسل مسکراے جا رہا تھا

بس بھائی گاڑی روکیں

حیا کا گھر آ گیا ہے

حیا ماہی کی آواز سن کر واپس ہوش میں آئی

ہاں

تھنک یو بھائی

حیا جلدی سے بولی اور گاڑی سے اتر گئی

جبکہ احراز کو غصہ دلانے کے لئے حیا کا بھائی لفظ ہی کافی تھا

بھائی

تمہارا بھائی نہیں ہوں میں حیا

اس بات کا بدلہ آپ سے بہت جلد لوں گا

حیا رانا خان

احراز نے غصے سے حیا کو دل میں مخاطب کیا

حیا نے اپنے کمرے میں آ کر مغرب کی نماز ادا کی

اور کافی دیر تک دعا کرتی رہی

پھر کپڑے چینج کیے اور آ کر بیڈ پر گر گئی

ہاے

اگر واقع وہ جن مجھ پر عاشق ہو گیا تو

نہیں ایسا نہیں ہونا چاہئے

میں کیا کروں

حیا خود سے ہی بات کیے جا رہی تھی کہ نسرین بیگم کمرے میں داخل ہوئیں
حیا بیٹا کھانا تو کھا لو

نسرین بیگم نے حیا کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

اما ابھی بھوک نہیں ہے تھوڑی دیر بعد کھا لوں گی

حیا نے بند آنکھوں کے ساتھ جواب دیا

ٹھیک ہے بیٹا یاد سے کھا لینا

اوکے

نسرین بیگم کمرے سے باہر نکلی ہی تھیں کہ حیا کے موبائل پر انجان نمبر سے میسج آیا □

تجھ سے ملنے سے پہلے کوئی خواہش نہ تھی

تجھے دیکھا تو تیرے طلب گار ہو گئے

حیا نے میسج کھولا تو نظر اس شعر پر پڑی

یہ کون ہے اب

اللہ جی اب کیا ساری دنیا میرے کچھے پڑ گئی ہے

ابھی میرا کوئی موڈ نہیں ہے لڑائی کرنے کا

کیا پتہ غلطی سے آ گیا ہو
بھاڑ میں جائے سب کچھ
میں کیوں ٹینشن لے رہی ہوں
ریلیکس حیا
سب ٹھیک ہے
ہاے

بھوک لگ گئی ہے
جا کر کھانا کھاتی ہوں
حیا کمرے سے باہر نکلی اور کیچن کا رخ کیا

ماہی اور احراز نے فری کو چھوڑا پھر گھر واپس آ گئے
تھینک یو بھائی
ماہی گاڑی سے اتر کر بولی
اُس اوکے ماہی
اب میں چلتا ہوں

کہ کر احراز اپنے گھر میں داخل ہوا اور سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا
باتھ لے کر جب احراز باہر آیا تو کافی ریلیکس تھا
احراز نے موبائل اٹھایا اور بیڈ پر بیٹھ گیا

تو حیا رانا

اب ٹائم ہے آپ سے بات کرنے کا
احراز نے میسج لکھا اور حیا کو سینڈ کر دیا
اور خود حیا کے بارے میں سوچنے لگا
جب حیا اس کے قریب تھی اس کے بال کا احساس اسے ابھی بھی اپنے ہاتھوں پر ہو رہا تھا
اسے شال دینا

اس کا ڈرنا

معافی مانگنا

کیا ہو تم حیا

کتنی سوچیں تھی احراز کے پاس

اور وہ ان میں مکمل طور پر گم

بس اب آ جاؤ حیا

اور صبر نہیں ہوتا

پتہ نہیں کب تم سے اتنی محبت ہو گئی

کب تم اتنی ضروری ہو گئی

میں نے آج تک کبھی کسی سے اتنی محبت نہیں کی جتنی تم سے کرتا ہوں

بھائی وہ ماما کھانے کے لئے بلا رہی ہیں

احراز حیا کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اچانک کمرے میں حاشر داخل ہوا

اچھا تم جاؤ میں آتا ہوں

احراز جلدی سے بولا

اوکے

کہ کر حاشر چلا گیا

تو حیا رانا آپ سے کل ملاقات ہوتی ہے

احراز نے حیا کا تصور کرتے ہوئے کہا اور خود بھی باہر چلا گیا

حیا تم دونوں آئی کیوں نہیں ابھی تک

تمہیں پتہ ہے کہ آج کتنے کام ہیں جس کے لیے مجھے تم دونوں کی کتنی ضرورت ہے

حیا شادی پر جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی کہ ماہی کا فون آ گیا

تو کیا تم نے ہمیں شادی پر انواٹ اپنے کام کروانے کے لیے کیا ہے

میں کیا تمہیں کام والی لگتی ہوں

ہاں

آج تک کبھی میں نے گھر کا کوئی کام نہیں کیا

تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں

یعنی حیا رانا

کوئی کام کرے گی وہ بھی تمہارا

اوکے سوری بس کر دو

مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی کہ تم سے یہ بات کی
حیا نان سٹاپ بولے جا رہی تھی کہ ماہی نے سوری کر کے اپنی جان بچائی
غلطی نہیں جرم کیا ہے تم نے اور اس کی سزا تمہیں میں دھاں آ کر دوں گی
حیا واپس اپنے اصلی روپ میں آ کر بولی
اوکے آپ آئیں تو سہی ملکہ عالیہ
ماہی طنز سے بولی
اوکے کنیز ہم آرہے ہیں
حیا نے فون بند کیا اور آئینے میں اپنا بھرپور جائزہ لیا
سفید فراق کے ساتھ سفید ہی ہیل والے شوز اور کاندھوں پر پنز سے دوپٹہ لگائے ہوئے تھی اور
بالوں کی چٹیا کی ہوئی تھی
البتہ میک اپ نہیں کیا تھا
لیکن پھر بھی اس کا سرخ و سفید رنگ اس کپڑوں میں بہت کھل تھا
حیا پر فیوم اٹھا کر لگانے لگی تو کل والی بات یاد آ گئی
نہیں

میں نہیں لگاؤ گی
پہلے ہی وہ جن پیچھے پڑ گیا ہے
بس ایسے ہی ٹھیک ہے
حیا نے شال اٹھائی اور باہر آ گئی

ماما میں جا رہی ہوں میری ہنگی تو دے دیں
حیا نسرین بیگم کے پاس آ کر بولی
آج اتنی جلدی جا رہی ہو
نسرین بیگم نے حیا کو تیار دیکھ کر کہا
جی ماما وہ آج برات ہے نا اس لیے جلدی جانا پڑے گا
میری ہنگی تو دے دیں اور آیت الکرسی بھی پڑھ کر پھونک دیں
تاکہ آپ کی خوبصورت بیٹی حفاظت میں رہے
اس جن سے
حیا نے کل والی بات سوچتے ہوئے کہا
لیکن آخری بات دل میں کہی
بیٹا وہ تو میں ہمیشہ ہی پڑھ کر پھونکتی ہوں
نسرین بیگم نے حیا کو ہگ کیا اور سر پر بوسہ دیتے ہوئی
بولیں
پھر بھی وہ جن پیچھے پڑ گیا ہے
حیا صرف سوچ ہی سکی
او کے اللہ حافظ ماما
بھائی گاڑی میں ہیں
حیا جاتے ہوئے بولی

ہاں ویٹ کر رہا ہے تمہارا
جی

پھر حیا گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی اور گاڑی سٹارٹ ہو گئی

اوکے بھائی یاد سے آجائیے گا

گاڑی ماہی کے گھر کے باہر رکی تو حیا گاڑی سے اترتے ہوئے بولی

جبکہ فری اندر جا چکی تھی

اوکے

فون کر دینا جب آنا ہو

حسن نے حیا کو جواب دیا

ٹھیک ہے اللہ حافظ

حیا کہ کر گھر کے اندر جا رہی تھی کہ دروازے سے باہر نکلتے احراز سے بری طرح ٹکرای

اور زمین پر گر گئی

آئی

میرا پاؤں

احراز نے حیا کو دیکھ کر بجائے اٹھانے کے وہاں سے جانے میں بہتری سمجھی اور جانے لگا کہ حیا دوبارہ

بولی

او ہیلو مسٹر

ایک تو آپ نے میرا پاؤں توڑ دیا اوپر سے میری اٹھنے میں مدد بھی نہیں کر رہے
آپ میں مینرز نام کی کوئی چیز ہے بھی یا نہیں
سوری

احراز نے بغیر پلٹے کہا اور باہر چلا گیا
آہ

کتنے بد تمیز ہیں آپ
آپ کو تو اللہ ہی پوچھیں گے
اللہ کرے آپ کی ٹانگ ٹوٹ جائے
کیڑے پڑے گے
دیکھنا

حیا نے رونے والی شکل بنا کر کہا
لیکن احراز وہاں سے جا چکا تھا
اب میں کیا کروں
نظر لگ گئی مجھے لگ بھی تو اتنی پیاری رہی ہوں
آئی اٹھا بھی نہیں جا رہا

حیا
تم ادھر کیوں بیٹھی ہو
ماہی نے حیا کو دیکھ کر کہا

پوچھا لگا رہی ہوں

حیا نے جل کر کہا

نظر نہیں آ رہا تمہارے گھر کے لوگوں نے آج اپنی آنکھیں ادھار دی ہوئی ہیں

تمہارے ہی گھر کے کسی چراند نے میرا پاؤں توڑا ہے

اور اوپر سے میری مدد بھی نہیں کی

جاہل گوار اتنی بھی سینس نہیں ہے

اچھا اٹھو اندر چلو تاکہ تمہارا پاؤں دیکھ سکوں

کیسے اٹھو مدد کرو میری

حیا نے تقریباً چیخ کر کہا

او سوری

پھر ماہی نے حیا کو اٹھایا اور اندر لے گئی

یہ مجھ سے کیا ہو گیا

میری وجہ سے حیا کو تکلیف ہوئی

میری وجہ سے

میرا ہی دھیان نہیں تھا

احراز نے مکا گاڑی کے شیشے پر مارا اور شیشہ احراز کے ہاتھ کو زخمی کر گیا

ایم سوری حیا

میں تمہاری مدد نہیں کر سکا
میں ابھی تمہارے سامنے نہیں آ سکتا
خون تیزی سے بہ رہا تھا لیکن احراز اس وقت ہوش میں ہی کب تھا
میں وعدہ کرتا ہوں حیا ایک دفعہ تم میری ہو جاؤ
میں تمہیں کبھی کچھ نہیں ہونے دوں گا
اب اس کی بھی پٹی کروانی پڑے گی
احراز نے اپنے ہاتھ کو دیکھ کر کہا
اور گاڑی کا رخ ارسم کے کلینک کی طرف کیا

یہ کیسے ہو گیا
ارسم نے احراز کو دیکھ کر کہا
کچھ نہیں بس تھوڑا سا کٹ لگ گیا ہے
یہ تجھے تھوڑا سا لگ رہا ہے
خون دیکھ کتنی تیزی سے بہ رہا ہے
ادھر آ پٹی کروں تیری سٹیچنگ کرنی پڑے گی
ویسے یہ زخم نہیں بھرے گا
اب بتائے گا کہ کیسے ہوا یہ سب
ارسم احراز کی سٹیچنگ کرتا ہوا بولا

تو نے لڑائی تو نہیں کی کسی سے

ارسم نے کہا

نہیں

تو بتا بھی

مجھ سے جھوٹ مت بول احراز تجھے پتہ ہے تو مجھ سے جھوٹ نہیں بول سکتا

ارسم نے احراز کے پٹی باندھ کر کہا

میں نے خود کیا ہے

گاڑی کے شیشے پر مکا مار کر

احراز آہستہ آواز میں بولا

تکلیف اس کے چہرے سے بیان ہو رہی تھی

کیوں

تو پاگل ہو گیا ہے

ارسم چیخ ہی تو پڑا تھا

حیا کو میری وجہ سے چوٹ پہنچی

اس لے خود کو تکلیف دی میں نے

حیا بھا بھی

تو ان سے کب ملا

Mamla dil da aey by Malisha Rana

وہ ماہی کی دوست ہے اس لئے عمر بھائی کی شادی پر انوائٹ ہے آج صبح میرا دھیان نہیں تھا اور اس سے ٹکرا گیا اور اس کے پاؤں پر چوٹ لگ گئی تو

تو نے معافی مانگی ان سے

ارسم بولا

ہاں سوری کی تھی لیکن ہیلپ نہیں کی کیوں

میں ابھی اس کے سامنے نہیں آنا چاہتا یار

وہ بہت جذباتی ہے

جذبات اور غصے میں آکر کچھ بھی کر سکتی ہے

اور میں کوئی نقصان نہیں چاہتا

میں چاہتا ہوں کہ پہلے وہ مجھے سمجھے

محبت کرے مجھ سے

اور تو دیکھنا کچھ عرصے میں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا

اور وہ میری

احراز ہنستے ہوئے بولا

انشاللہ

چل اب گھر چل اور یہ پین کلر ھیں کھا لینا
مسٹر مجنو

ارسم نے مسکرا کر کہا
اور وہ دونوں کلینک سے نکل گئے

ہاے میرا پاؤں
لگتا ہے ہڈی ٹوٹ گئی ہے میری
اب میں کبھی چل نہیں پاؤں گی
پھر میں متی کیسے کروں گی میرا توھاٹ فیل اسی وجہ سے ہو جائے گا
کتنا کچھ سوچا تھا میں نے
ساری شادی میں مستی کرتی پھروں گی
تم دونوں کو دھکا دے کر بھاگوں گی
تم میں سے کسی کا ہاتھ پیر ٹوٹ جائے گا اور شادی میں پھنڈا پڑ جائے گا
لیکن اب میں کیسے بھاگوں
کچھ نہیں ہوا تمہیں ہلکی سی موج آئی ہے
اور کل تک بالکل ٹھیک ہو گی تم پھر کر لینا مستی
ڈرامے بند کرو حیا

حیا نان سٹاپ بولے جا رہی تھی کہ فری نے حیا کو ڈانٹا

تم نے مجھے ڈانٹا

تمہیں تو باتیں ہی آئیں گی نا تمہارے خود جو چوٹ نہیں لگی

اب اگر تم نے مجھے ڈانٹا نا

تو

تو میں نے تو رو کر سیلاب لے آنا ہے اور اس میں تم سمیت سب بہ جائیں گے پھر کر لینا تم لوگ

شادی انجوائے

حیا چپ کر جاؤ فری نے مرہم لگا دی ہے نا دیکھنا ابھی ٹھیک ہو جاؤ گی

ماہی نے حیا کی ڈرامے بازی سے تنگ آکر کہا

ایک بار ٹھیک تو ہو جاؤں پھر دیکھنا تم دونوں سے گن گن کر بدلے لوں گی

اور ایسا ٹارچر

ماہی بیٹا وہ میں نے تمہیں کہا تھا کہ بابا کو چائے بنا دو ایک تو وہ صرف تمہارے ہاتھ کی چائے پیتے

ہیں

حیا ابھی بات کر رہی تھی کہ ثانیہ بیگم بولتے ہوئے ہال میں داخل ہوئیں

ارے تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی

مہمان آرہے ہیں بیٹا

آنٹی اگر آپ کو برا نہ لگے تو چائے میں بنا دیتی ہوں

اور ماہی تم تیار ہو جاؤ

لیکن بیٹا آپ تکلیف کیوں کر رہی ہیں
نہیں آنٹی اس میں تکلیف کی کیا بات ہے یقین کریں اتنی بری چائے نہیں بناتی ہوں
فری صنس کر بولی
ہاں ماما فری سچ میں بہت اچھی چائے بناتی ہے
اوکے بیٹا جیسا آپ بہتر سمجھو
اور حیا بیٹا آپ کو کیا ہوا ایسے کیوں بیٹھی ہو
ثانیہ بیگم نے حیا کو دیکھ کر کہا
ارے آنٹی آپ کو کیا بتاؤں
بس لنگڑی ہو گئی ہوں اب آپ میری ہر نی جیسی چال نہیں دیکھ پائیں گی
پاؤں کی ہڈی توٹ گئی ہے اور یہ دونوں مجھے جھوٹی تسلیاں دے رہی ہیں کہ ہلکا سا فریچر ہے
لیکن مجھ سے پوچھیں کہ کتنی تکلیف میں ہوں
حیا نے اپنی دکھ بھری داستان سنائی
ماہی حیا سچ کہہ رہی ہے
ثانیہ بیگم نے ماہی کو دیکھ کر کہا
نہیں ماما ایویں بول رہی ہے
کچھ بھی نہیں ہوا
اس ڈرامہ کوئین کی تو عادت ہے بڑھا چڑھا کر بات کرنے کی
آپ پریشان نہیں ہوں

ماہی نے حیا کو گور کر کہا
اچھا بیٹا آپ آرام کرو زیادہ چلنا پھرنا نہیں
انشاللہ کل تک ٹھیک ہو جاؤ گے
ثانیہ بیگم نے حیا کے گال کو سہلاتے ہوئے کہا
جی آنٹی

حیا فرما برداری سے بولی
کیا مطلب ہے تمہارا
ہاں

حیا نے ثانیہ بیگم کے جاتے ہی ماہی کو گورتے ہوئے کہا
حیا میں تیار ہو جاؤ
پھر پکا لڑائی کریں گے
ماہی نے حیا کو دیکھ کر کہا اور اپنے کمرے میں چلی گئی
اوکے

حیا نے ہنس کر کہا
اوکے حیا تم ادھر بیٹھو میں چائے بنا کر آتی ہوں
فری اٹھتے ہوئے بولی
کیا

اب تم بھی مجھے یہاں اکیلی چھوڑ کر جا رہی ہوں

حیا جلدی سے بولی
حیا تم ڈر رہی ہو کیا
فری نے عجیب نظروں سے حیا کو دیکھ کر کہا
نہیں

نہیں میں کیوں ڈرو گی
حیا رانا اللہ جی کے سوا کسی سے نہیں ڈرتی
تم جاؤ

آرام سے اپنا کام کرو
میں تو یہاں چل مارو گی
حیا نے ہنس کر کہا
اوکے

کہ کر فری کیچن میں چلی گئی
ہاے

فری کو تو بول دیا لیکن اگر وہ جن آ گیا تو
آی

ہاے اللہ جی حفاظت کریں
حیا نے ڈر کر سوچا اور آیت الکرسی پڑھنے لگی

حاشر حال کی طرف جا رہا تھا کہ ثانیہ بیگم کی آواز پر پلٹا
جی چچی

حاشر نے جواب دیا

بیٹا ماہی کو دیکھنا تیار ہوئی کہ نہیں

اس کے بابا کب سے اس کا پوچھ رہے ہیں

جی چچی میں دیکھتا ہوں

حاشر نے مسکرا کر کہا اور ماہی کے کمرے میں چلا گیا

ماہی جو ابھی نہا کر نکلی تھی اور بالوں کو برش کر رہی تھی

اچانک دروازے پر دستک سنی تو بے اختیار بولی

آ جاؤ

وہ تمہیں چچی بلا رہی ہیں

ماہی نے جب حاشر کی آواز سنی تو گھبرا کر جلدی سے اپنا دوپٹہ ڈھونڈنے لگی

گھبرا تو حاشر بھی گیا تھا ماہی کو اس طرح دیکھ کر

اس لئے جلدی سے اپنی نظروں کا رخ بدلا

ج جہ جی

اچھا

ماہی نے ڈوپٹہ اچھے سے لپیٹ کر کہا

جب کہ حاشر کمرے سے جا چکا تھا

احراز اور ملائکہ جبکہ حاشر اور ماہی کی منگنی ان کے بچپن میں ہو چکی تھی
اور وہ سب اس بات سے آگاہ بھی تھے
اس لئے ماہی حاشر سے تھوڑا دور ہی رہتی تھی
شرم حیا جو آڑے آ جاتی تھی
پھر ماہی نے جلدی سے باقی تیاری کی اور باہر کا رخ کیا

فری نے جلدی سے چائے بنائی اور اسے ٹرے میں رکھ کر کیچن سے باہر نکلی کہ اچانک کسی سے بری
طرح ٹکرای اور چائے سمیت ٹرے بھی زمین پر گر گئی
آئی ایم سو سوری
میرا دھیان نہیں تھا
آپ کو چوٹ تو نہیں لگی
ارسم جو ابھی گھر میں داخل ہوا تھا اور فری سے ٹکرا گیا تھا
شرمندہ ہوتے ہوئے بولا
نہیں میں ٹھیک ہوں

فری نے نظریں جھکا کر جواب دیا
ارسم نے بہت غور سے اس لڑکی کا جائزہ لیا
پنک کلر کے کپڑوں میں ملبوس شرمیلی سی لڑکی اسے اپنے دل کے بہت قریب لگی
سوری اگین میں نے آپ کی چائے گرا دی

میں آپ کو دوبارہ چائے بنا دیتا ہوں
ارسم نے اپنی خدمت پیش کرنے کی کوشش کی
نہیں شکریہ میں کر لوں گی
فری نے جواب دیا اور کپ ٹرے اٹھا کر کیچن میں چلی گئی
کون ہے یہ لڑکی

ارسم نے دل میں سوچا اور ایک آخری نظر فری پر ڈال کر اندر چلا گیا

احراز حیا کو گھر میں ڈھونڈ رہا تھا کہ اچانک اس کی نظر ہال میں صوفے پر آلتی پالتی مارے بیٹھی آ
نکھیں بند کیے سر پر دوپٹہ لے کر کچھ پڑھ رہی حیا پر پڑی
حیا کیا ہو تم
احراز حیا کو دیکھ کر کھل کر مسکرایا
حیا رانا خان
کتنی کیوٹ گ رہی ہو
کچھ سوچتے ہوئے احراز نے اپنا فون نکالا اور حیا کی پک بنائی
اب یہ ٹھیک ہے ہمیشہ تمہیں دیکھ سکتا ہوں
احراز ابھی اپنے کارنامے پر خوش ہو رہا تھا
کہ حیا کی آواز سنائی دی
تو وہ جلدی سے واپس پلٹ گیا

یہ شور کس نے کیا

ہاے

کہیں وہ جن

نہیں نہیں

اللہ جی

ہاے یہ فری یا ماہی کیوں نہیں آئیں ابھی تک

میں کیا کروں

ماہی کے کمرے میں چلی جاتی ہوں

ہاں یہ ٹھیک ہے

ابھی حیا سوچ رہی تھی کہ ماہی آتی دیکھائی دی

شکر ہے تم آ گئی

حیا بے اختیار بولی

کیوں کیا ہوا

ماہی نے کہا

کچھ نہیں بس بوریت سے میری موت واقع ہونے والی تھی

حیا قدرے ریلیکس ہو گئی اس لے واپس اپنی ٹون میں آ کر بولی

حیا تم پاگل ہو

وہ تو میں ہوں

حیا ہنستے ہوئے بولی

چلو یہاں سے یا یہی بیٹھنے کا ارادہ ہے

ماہی نے حیا کو اٹھنے میں سہارا دیتے ہوئے کہا

ماہی مجھے گود میں اٹھا لو نا

چھوٹی سی تو میں ہوں

حیا شرارت سے بولی

وہ نا تمہارے ہسبنڈ جی کریں گے ان سے کروانا

وہ تو میں کرواؤں گی ابھی تو وہ نہیں ہیں نا اس لئے تم کر لو

لڑکی گولڈن چانس ہے ایسے نہیں گنونا چاہئے تمہیں

حیا نے سیریس ہو کر کہا

اللہ ہی بچائے تم سے حیا

ماہی بولی

اور دونوں باہر نکل گئیں

اوکے ماہی بھائی آنے والے ہوں گے میں نے فون کر دیا ہے انہیں پھر انشاء کل آؤں گی پھنڈا

ڈالنے

حیا نے ہنس کر کہا

Mamla dil da aey by Malisha Rana

آج سارا دن حیا ویسے تو کچھ کر نہ سکی پاؤں میں درد کی وجہ سے لیکن بول بول کر ماہی اور فری کے سر میں درد شروع کر دیا تھا

جاؤ جلدی جاؤ حیا میں اور تمہیں برداشت نہیں کر سکتی

ماہی نے اپنا سر دباتے ہوئے کہا

کیا مطلب ہے تمہارا

ہاں

ایک تو میں معصوم تم دونوں کو انٹرٹین کرو

بجائے اس کے کہ تم دونوں میری غلام بن جاؤ تم نے مجھے کہا کہ تم مجھے برداشت کر رہی ہو

اور وہ بھی میرے منہ پر

ٹھیک ہے

میں تو یہاں کل نہیں آ رہی

ہوتی رہنا تم دونوں بور پھر یاد آئے گی میری

منتیں کرو گی میری

لیکن میں معاف نہیں کروں گی

کٹی

کٹی کٹی

ہنہ

حیا نے منہ بنا کر کہا اور باہر نکلنے کے لیے کھڑی ہو گئی کہ واپس بیٹھ گئی

آئی

میرے پاؤں میں درد ہو رہا ہے

حیا نے ماہی کو دیکھے بغیر کہا

مدد چاہیے

ماہی ہنستے ہوئے بولی

ہنہ

حیا نے منہ بنا کر کہا

حیا آیم سوری مجھے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی تم سے سوری اگین

پلیز مجھے معاف کر دو

ماہی نے اپنے دونوں کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا

اوکے

لیکن بدلے میں مجھے کیا ملے گا

کیا چاہیے

آئس کریم

کیا حیا تم پاگل ہو

اتنی ٹھنڈی ہے بیمار ہو جاؤ گی

فری فوراً بولی

ہاں نا

مجھے زکام ہو گا
میری ناک بہے گی
ہاے کتنا مزہ آے گا
حیا ہنستے ہوئے بولی
آمی تم کتنی گندی ہو
ماہی نے گندا سامنہ بنا کر کہا
اس میں گندی کی کیا
حیا لگتا ہے حسن بھائی آگئے
فری نے حیا کی بات کاٹتے ہوئے کہا
ہاں
اوکے
مچھلی صاحبہ اجازت دیں اب چلتے ہیں کل ملاقات ہو گی
چلو اٹھو اور مجھے گاڑی میں بیٹھا کر آؤ
گود میں تو اٹھاتی نہیں ہو سہارا ہی دے دو
ہاے پتہ نہیں مجھے کب میرے ہسپنڈ جی ملیں گے
اگر وہ ہوتے نا تو مجھے گودی میں اٹھا لینا تھا پھر تم دیکھ کر سڑتی
حیا نے ٹھنڈی آہ بھری
کوئی نہیں اٹھانا تھا انھوں نے تمہیں

ماہی نے حیا کو سہارا دے کر کھڑا کرتے ہوئے کہا
اوہو میں کیا تمہارے جیسی موٹی ہوں
دیکھ لینا میرے ہسپنڈ جی مجھ سے بہت نہیں بہت زیادہ محبت کرتے ہوں گے اور میری ہر بات
مانیں گے

حیا نے اکڑ کر کہا

ہاں ہاں جانتے ہیں

اللہ کرے ایسا ہوا ب تم جاؤ اور اپنے گھر والوں کا سر کھاؤ

اور پھر سو جاؤ لیکن یاد سے پاؤں پر مرہم لگا لینا

اوکے اللہ حافظ

ماہی نے حیا کو گاڑی میں بیٹھا کر کہا

اوکے اللہ حافظ لیکن صرف آج رات کے لئے کیونکہ صبح میں پھر آ جاؤ گی

حیا نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا

جاؤ

ماہی نے گاڑی کا دروازہ بند کیا اور گاڑی سٹارٹ ہو گئی تو وہ واپس گھر میں داخل ہوئی کہ احراز نے

اسے روک لیا

کہاں سے آ رہی ہو ماہی

کچھ نہیں بھائی وہ حیا کے چوٹ لگ گئی تھی تو اسے گاڑی تک سہارا دیا اس لئے باہر گئی تھی

او

زیادہ چوٹ تو نہیں لگی

احراز نے خاصی لا پرواہی ظاہر کی

نہیں زیادہ تو کچھ نہیں ہوا بس وہ ڈرامہ کوئین نے بہت بڑھا چڑھا کر پیش کیا
خیر کل دیکھئے گا بھاگ رہی ہوگی اس سے آرام سے بیٹھا نہیں جاتا
ماہی صنس کر بولی

ارے بھائی یہ آپ کے ہاتھ پر کیا ہوا
ماہی نے احراز کے ہاتھ پر بندھی پٹی کو دیکھ کر کہا
کچھ نہیں وہ بس چھوٹی سی چوٹ لگ گئی
خیر اب میں چلتا ہوں اللہ حافظ
احراز نے بات پلٹے ہوئے کہا
اوکے بھائی اللہ حافظ
خیریت سے جائیے گا
ماہی نے کہا اور اپنے کمرے میں چلی گئی

حیا

کتنی ڈرامے باز ہو تم

میں کتنا ڈر گیا تھا کہ پتہ نہیں کتنی چوٹ لگ گئی

خیر اس کا بھی بدلہ میں تم سے لوں گا لیکن اپنے سٹائل میں

احراز اپنی گاڑی میں بیٹھا حیا کی تصویر سے بات کر رہا تھا جو اس نے آج لی تھی
کچھ سوچ کر احراز نے حیا کو کال کی

جبکہ حیا کال ریسیو ہی نہیں کر رہی تھی لیکن احراز بھی ہار ماننے والوں میں سے نہیں تھا آخر کار
تیسری دفعہ حیا کی غصیلی آواز سنائی دی جبکہ احراز کھلے دل سے مسکرایا

بجائے جواب دینے کے

احراز نے گاڑی میں گانا پلے کر دیا

آج تجھے ان باہوں میں بھر کے

اور بھی کر لوں میں قریب

تو جدا جو ہو لگے ہے

آتا جاتا ہر پل عجیب

اس جہاں میں ہے اور نہ ہوگا

میرے جیسا کوئی خوش نصیب

تو نے مجھ کو دل دیا ہے

میں ہوں تیرے سب سے قریب

تیرے بنانہ سانس لوں

تیرے بنانہ میں جیوں

تیرے بنانہ ایک پل بھی

رہ سکوں رہ سکوں

تو ہم سفر

تو ہم قدم

تو ہم نوا میرا

تو ہم سفر

تو ہم قدم

تو ہم نوا میرا

تجھ سے نیناں لاگے پیا ساورے

نہیں بس میں اب یہ جیا ساورے

تو ہی حقیقت

خواب تو

دریا تو ہی

پیاں تو

تو ہی دل کی بے قراری

تو سکوں تو سکوں

احراز نے پورا گانا حیا کو سنایا اور کال بند کر دی

ایک طرح سے اپنے دل کا حال سنایا

اور کمال کی بات یہ کہ حیا نے سنا بھی

آئی لو یو حیا

احراز نے آنکھیں بند کر کے کہا اور پھر زور سے ہنسا
اب مجھے گھر جانا چاہیے ماما ویٹ کر رہی ہوں گی
احراز نے گاڑی کا رخ گھر کی طرف کرتے ہوئے کہا

حیا گھر آئی اور آتے ہی سارے گھر کو اپنا رونا سنایا
ہاے ماما جی وہ تو آپ کی دعاؤں اور ہنگی کا کمال ہے کہ بچت ہو گئی
ورنہ اس نمونے نے تو کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی
حیا نے کھانا کھاتے ہوئے کہا
حیا تم پچھلے گھنٹے سے ایک ہی بات بول رہی ہو بیٹا کھانے کے وقت تو چپ کر جاؤ
نسرین بیگم نے بہت پیار سے حیا کو ٹوکا
سولی
لیکن کھانا تو ختم ہو گیا ہے نا
حیا لاڈ سے بولی

جاؤ اب جا کر آرام کرو صبح بھی تو جانا ہے
اوکے گڈ نائٹ اور مجھے زیادہ مس نہیں کریے گا میں آؤں
گی نا آپ کے خواب میں آپ کو انٹرٹین کرنے
حیا ہنستے ہوئے بولی اور نسرین بیگم کو ہنگی کر کے اپنے کمرے میں چلی گئی

کمرے میں آ کر حیا نے عشا کی نماز پڑھی اور دعا مانگنے لگی کہ اس کے موبائل پر کسی کی کال آنے لگی

حیا نے دھیان نہیں دیا اور دعا میں مصروف رہی لیکن کال کرنے والا بھی کوئی ضدی قسم کا تھا آخر کار تیسری دفعہ حیا نے غصے میں نمبر دیکھے بغیر ہی کال ریسیو کر لی کون ہے

آپ کو اتنی بھی سینس نہیں ہے کہ اگر کوئی کال ریسیو نہیں کر رہا تو وہ بڑی ہو سکتا ہے آپ جیسے شیطان صفت لوگ ناخود تو نماز روزہ کرتے نہیں اور جو کرتے ہیں انہیں پریشان کرنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے ہیلو اب کیا ڈر گئے ہیں مجھ سے

حیا نان سٹاپ بولے جا رہی تھی لیکن آگے سے کوئی جواب نہ آنے پر حیا کو اور غصہ آنے لگا کہ اچانک حیا کو گانے کی آواز سنائی دی پہلے تو حیا نے غصے سے کال بند کرنی چاہی لیکن پھر کچھ سوچ کر گانا سننے لگی سکون سے سارا گانا سنا لیکن پھر گانا ختم ہوتے ہی کال بھی بند ہو گئی یہ کیا کوئی پاگل ہے

لیکن اس دنیا کی سب سے بڑی پاگل تو میں ہوں پھر یہ کون ہے مجھ سے کم پاگل مجھے کیا بس گانا اچھا تھا

ایک منٹ یہ تو وہی نمبر نہیں جس نے کل مجھے میسج کیا تھا ہاے

کہیں یہ میرے ہونے والے ہسبند جی تو نہیں
اللہ جی آپ نے میری اتنی جلدی سن لی
اب آپ سے کل ہی بات کرتی ہوں مسٹر
حیا مسکرا کر بولی اور سونے کے لئے لیٹ گئی

حیا روزانہ کی طرح صبح 4 بجے اٹھی تہجد کی نماز پڑھی پھر قرآن مجید کی تلاوت کی تب تک فجر کی
اذان ہو گئی تو فجر کی نماز پڑھ کر دوبارہ سونے کے لئے لیٹ گئی
کہ اچانک رات والی کال یاد آئی
کون ہو سکتا ہے
میں بھی نہ کتنی بڑی پاگل ہوں
ویسے وہ تو میں ہوں
میں نے سوچ بھی کیسے لیا
بھلا ایویں کوئی نمونہ ہو
میرے ہسبند جی مجھے ایسے تھوڑی ملیں گے
دوبارہ فون آئے اب تو پوچھ کر ہی رہو گی کہ کون ہے
خیر میں کیوں ٹینشن لے رہی ہوں
ریلیکس حیا
اب نیند تو نہیں آئے گی

تو کیا کروں

ہاں

کچھ کھاتی ہوں بھوک لگی ہے
ماما کیچن میں ہی ہوں گی
حیا اٹھی اور کچن میں چلی گئی

ماما

ماما جی کچھ کھانے کو دے دیں بہت
نہیں بہت زیادہ بھوک لگی ہے
حیا نے دونوں بازوؤں کو پھیلا کر کہا
اچھا بیٹھو دیتی ہوں کچھ کھانے کو
نسرین بیگم نے مسکرا کر کہا
اور تمہارے پاؤں کا درد کیسا ہے
نسرین بیگم پر اٹھا بناتی ہوئی بولیں
بس آپ کی خوبصورت بیٹی صابر بہت ہے
اتنی تکلیف کے باوجود اف تک نہیں کر رہی
حیا نے رونے والی شکل بنائی

اچھا بعد میں کرنا یہ ڈرامے پہلے کھا لو نسرین بیگم نے حیا کے آگے پر اٹھا رکھتے ہوئے کہا

حیا آج کتنے بچے جانا ہے ویسے پر

نسرین بیگم بولی

ویسے تو 10 بچے تک جانا تھا لیکن میں جلدی جاؤں گی

نور سے بدلہ لینا ہے

حیا سوچتے ہوئے بولی

اب اس نے کیا بگاڑا ہے تمہارا

نسرین بیگم نے حیا کو دیکھ کر کہا

بہت کچھ

اب میں تیار ہو جاؤں ما

آپ کو پتہ ہے مجھے کتنی دیر لگتی ہے

حیا کہ کر اپنے کمرے میں چلی گئی

اور تیاری شروع کر دی

اگلے گھنٹے میں حیا تیار کھڑی آئینے میں اپنا جائزہ لے رہی تھی

ڈیپ ریڈ کلر کے فرائ میں ملبوس ریڈ کھسہ پہنے ڈوپٹے کو پنز سے لگائے ہوئے اونچی پونی کیے بہت

پیاری لگ رہی تھی

چلو جی تیاری تو مکمل ہوئی

اب فری تو بھی بتا دوں کہ آ رہی ہوں حیا نے فری کو میسج کیا اور باہر نکل گئی

بھائی چلیں مجھے ڈراپ کر دیں

حیا نے حسن سے کہا جو اپنے موبائل کے ساتھ بڑی تھا

اتنی جلدی جانا ہے آج

حسن حیا کو دیکھے بغیر بولا

ہاں نا

اب اٹھیں بھی

حیا نے حسن کو پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا

چلو

تمہیں وہاں پھینک کر آؤں

پھینک کر تو دیکھیں میں واپس آ جاؤں گی

اتنی جلدی نہیں جان چھوڑنے والی آپ سب کی

حیا ہنستے ہوئے بولی

حسن نے گاڑی سٹارٹ کی اور ماہی کے گھر کے راستے پر ڈال دی

میں آپ کو فون کر دوں گی تب آ جائیے گا

حیا گاڑی کا دروازہ بند کرتی ہوئی بولی

اوکے

اللہ حافظ

پھر حیا اور فری گھر میں داخل ہو گئیں

اور سیدھا ماہی کے کمرے میں چلی گئیں
آج اتنی جلدی آگئی ہو

خیریت

ماہی نے دونوں کو دیکھ کر کہا
اس وقت ماہی اپنے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی
ہاں نا

میں نے سوچا تم بور ہو کر رخصت نہ ہو جاؤ
اس لئے صبح ہی تیار ہو کر تمہارے پاس آگئی

حیا نے معصوم سی شکل بنائی
دفع ہو جاؤ حیا مجھے تیار ہونے دو

ماہی نے غصے سے حیا کو ڈانٹا
تم ہو دفع اس گھر سے اور انکل آنٹی کی جان چھوڑو

لیکن پھر بیچارے حاشر بھائی کے پلے پڑ جاؤ گی
حیا نے افسوس کرتے ہوئے کہا

حیا چلو باہر ماہی کو تیار ہونے دو
فری حیا کو کھینچ کر باہر نکل گئی

اور حال میں صوفے پر بیٹھا دیا

حیا نے تنگ کیا کرو اسے

فری نے حیا کو سمجھایا

اسے تنگ کرنا نہیں کہتے ہیں اور دوستی میں اتنا تو چلتا ہی ہے

حیا منہ بنا کر بولی

اوکے لیکن موڈ دیکھ لیا کرو اس کا

فری بولی

سوچوں گی

حیا نے فری کی بات مانتے ہوئے کہا

احراز اور ارسم ہال کے پاس سے گزر رہے تھے کہ کسی کے بات کرنے کی آواز سن کر رک گئے

کیا ہوا رک کیوں گیا ہے

حیا آگئی ہے

احراز نے ہال میں صوفے پر بیٹھی حیا کی طرف اشارہ کیا

یہ حیا بھا بھی ہیں

ارسم نے کہا

ہاں میری حیا

اور یہ جو ساتھ لڑکی بیٹھی ہے یہ کون ہے

ارسم نے فری کو دیکھ کر کہا

یہ

یہ تو ماہی اور حیا کی دوست فریجہ ہے

لیکن تو کیوں پوچھ رہا ہے
احراز نے جانچتی نظروں سے ارسم کو دیکھا
نہیں میں تو ویسے پوچھ رہا تھا
ارسم اچانک گڑبڑا گیا
بیٹا جی آپ ہم سے جھوٹ نہیں بول سکتے
احراز ہنستے ہوئے بولا

چپ کر ایسا کچھ بھی نہیں ہے
ارسم نے نظریں چرا کر کہا
کوئی نہیں نہ بتا پتہ تو میں کر لوں گا
احراز بولا اور ایک نظر حیا پر ڈال کر اندر چلا گیا تو ارسم کو بھی جانا پڑا

آج ریڈ کپڑوں میں بہت پیاری لگ رہی ہو لیکن اداس اچھی نہیں لگ رہی
تمہاری سمائل دیکھ کر ہی تو محبت ہوی ہے تم سے
احراز کے میسج پر حیا چونک ہی تو گئی تھی
کیا بکواس ہے یہ

آپ کون ہو اور مجھے کیسے جانتے ہو آپ کے پاس میرا نمبر کہاں سے آیا
حیا نے احراز کو میسج کیا
اور انتظار کرنے لگی

وہ سب تمہیں میں رات کو بتاؤ گا میری کال کا ویٹ کرنا
اوکے

ہے کون یہ

میں اس مسٹر اجنبی کا ویٹ کروں

حیا میسج پڑھ غصے سے بولی

لیکن اب کرنا تو پڑے گا کوئی اور آپشن نہیں ہے

اف

حیا نے دل میں سوچا اور رات کا ویٹ کرنے لگی

ساری نور

حیا جو آج سارا دن منہ بنا کر پھرتی رہی پھر آخر کار گھر واپس جانے سے پہلے ماہی کو دیکھ کر معافی
مانگی

اُس اوکے حیا میں تم سے ناراض نہیں ہوں وہ بس کچھ ٹینشن تھی اس لئے تمہیں ڈانٹ دیا
ویسے حیا اگر معافی مانگنی ہی تھی تو سہی سے تو مانگتی یہ ساری کیا ہوتا ہے

تم جیسوں کے لئے ساری ہی ہوتا ہے میں نے تو یہ بھی نہیں بولنا تھا وہ تو ایک میرا یہ دل بہت اچھا
ہے تمہارا یہ سوچا ہوا منہ مجھ سے دیکھا نہیں گیا جو سوچ کر اتنا بڑا ہو گیا ہے
حیا نے ہاتھ پھیلا کر کہا

اور دوسرا مجھے ڈر لگ رہا تھا کہ تم مجھے خواب میں آ کر ڈراؤ گی تو کہیں خواب میں ہی میرا ہاٹ اٹیک نہ ہو جائے

بھئی مجھے میری زندگی بہت عزیز ہے
حیا نے سچیندگی سے کہا

حیا
تم کبھی نہیں بدل سکتی
لیکن مجھے تم ایسی ہی اچھی لگتی ہو
ماہی نے ہنستے ہوئے کہا
آئی

بھائی آگئے

او کے اللہ حافظ

حیا نے ماہی کو ہنگی دی اور آہستہ سے اس کے کان میں سوری بول کر گاڑی میں بیٹھ گئی
حیا گھر آ کر جلدی سے اپنے کمرے میں گئی اور فریش ہو کر کیچن میں آ گئی
اما بہت بھوک لگی

حیا نے نسرین بیگم کو ہنگی دے کر کہا
کیوں وہاں کچھ نہیں کھایا
نہیں

حیا سر جھکا کر بولی

کس سے ناراض تھی
نسرین بیگم نے حیا کو دیکھ کر کہا کیونکہ حیا جب بھی کسی سے ناراض ہوتی تو کچھ بھی نہیں کھاتی تھی یہ
اس کی بچپن کی عادت تھی
نور سے
کیوں

میں نے اسے باتیں سنا دیں تو وہ مجھ سے ناراض ہو گئی لیکن اتنا مزاق تو چلتا ہے ناما
لیکن اب سب ٹھیک ہے مان گئی ہے وہ
ماننا ہی تھا تم ہو ہی ایسی
بس ایک کمی ہے تم میں جذباتی بہت ہو سوچے سمجھے بغیر جذبات میں کوئی بھی فیصلہ کر لیتی ہو
باقی سب ٹھیک ہے اور سب سے بڑھ کر تمہارا دل
جو کسی کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی
نسرین بیگم نے حیا کو پیار سے پچکارا
وہ تو میں ہوں لیکن میری قدر نا
آپ جسے انمول لوگوں کو ہی ہے
حیا واپس اپنی ٹون میں آ کر بولی
اچھا کھانا کھاؤ صبح سے کچھ نہیں کھایا
آئی

کتنا ٹیسٹی کھانا آپ بناتے ہو

آپ اپنے ہاتھ مجھے دے دیں نا پھر میں بالکل پرفیکٹ ہو جاؤ گی

حیا نے کھانا کھاتے ہوئے کہا

تم خود سیکھ لو نا اتنا مشکل نہیں ہے

نسرین بیگم نے ہنستے ہوئے کہا

نہیں نا

میں نہیں سیکھ سکتی کیونکہ بھول جاؤں گی

بس آپ پکاتی رہیں اور میں کھاتی رہوں گی اور ایسے ہی ہم بڑھے ہو جائیں گے

حیا ہنستے ہوئے بولی

تمہارے سسرال میں بھی میں آ کر کھانا بناؤں گی

نسرین بیگم نے حیا کو گھور کر کہا

نہیں نا

آپ فکر نا کریں

وہ نا میرے ہسبند جی کک رکھ لیں گے

حیا نے اپنے فیوچر پلیننگ سے آگاہ کیا

حیا تم سے بات کرنا ہی فضول ہے

اوکے ماما جی میں نا نماز پڑھنے جا رہی ہوں تو مجھے زیادہ مس نہیں کریے گا

حیا کھانا ختم کر کے بولی

جاؤ

نسرین بیگم نے برتن اٹھاتے ہوئے کہا
اور حیا واپس اپنے کمرے میں چلی گئی

احراز اپنے کمرے میں آ کر بیڈ پر لیٹ گیا
کہ اچانک اسد (ملازم) نے دروازہ نوک کیا
آ جاؤ

وہ بھائی آپ کو میڈم کھانے پر بلارہی ہیں
اسد نے احراز کو دیکھ کر کہا
احراز کے ہی کہنے پر وہ اسے بھائی کہتا تھا
تم جاؤ میں فریش ہو کر آتا ہوں
احراز اٹھتے ہوئے بولا
جی بھائی

اسد کمرے سے باہر نکلا تو احراز بھی بلیک کرتا شلواریں لے کر باتھ روم میں چلا گیا
احراز گیلے بالوں میں کنگھی کر رہا تھا کہ اچانک یاد آیا کہ آج حیا سے بات کرنی ہے
ارے میں تو بھول ہی گیا تھا جلدی فری ہو احراز حیا ویٹ کر رہی ہوگی
احراز بوتے ہوئے جلدی سے کمرے سے باہر نکل گیا

حیا نے مغرب کی نماز پڑھی اور بیڈ پر لیٹ گئی کہ اچانک احراز کے میسج کے بارے میں سوچنے لگی

کیا واقعی میں آج وہ بتا دیں گے کہ وہ کون ہیں

ارے ٹائم تو بتا دیتے

خیر مجھے کیا

ریلیکس حیا زیادہ مت سوچو

حیا ابھی خود سے باتیں کر رہی تھی کہ سارہ کمرے میں داخل ہوئی

حیا کھانا کھا لو

سب تمہارا ویٹ کر رہے ہیں

سارہ نے کھڑے کھڑے کہا اور جواب کا انتظار کرنے لگی

نہیں ابھی کھایا ہے کھانا

اب سونا چاہتی ہوں تھکاوٹ محسوس ہو رہی ہے

اوکے تم آرام کرو

ویسے بھی آدھی رات کو تو اٹھ کر کھانا کھا ہی لینا ہے تم نے

وہی تو میرے لئے کھانا رکھ دینا

حیا نے باقاعدہ نصیحت کی

کھانا نہ بھی ہوا تو میگی کھالیں گے

وہی تو

لیکن پھر بھی آج میگی کھانے تو دل نہیں کر رہا

اس لئے الگ سے رکھ دینا

اوکے

کہ کر سارہ واپس چلی گئی

حیا کی عادت تھی رات کو اٹھ کر سارہ کو بھی اٹھاتی تھی اور پھر دونوں کچھ نہ کچھ کھاتی تھیں پھر تجب
پڑھ کے قرآن مجید کی تلاوت کر کے اور فجر پڑھ کے سو جاتی تھیں اور پھر یونی جانے سے 1 گھنٹہ
پہلے اٹھتی تھی

حیا آنکھیں بند کر کے لیٹی ہی تھی کہ اس کا فون بجنے لگا
حیا نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو احراز کی کال تھی
حیا نے جلدی سے کال ریسیو کی لیکن کچھ بولی نہیں
اسلام علیکم حیا

حیا نے اچانک ایک بھاری مگر دلکش آواز سنی تو دل زور سے ڈھڑکا
لیکن پھر خود کو ریلیکس کرتے ہوئے بولی
کون ہیں آپ

حیا نے قدرے ریلیکس ہو کر کہا
بیڈ مینز حیا

سلام کا جواب تو دے دو

احراز نے سختی سے کہا

وعلیکم السلام

اب تو دے دیا نا جواب اب بتائیں کہ کون ہیں آپ اور آپ کے پاس میرا نمبر کہاں سے آیا

حیا نے سخت جھنجھلا کر کہا

احراز

احراز خان

ماہی یعنی ماہ نور کا کزن احراز

اور ماہی کے موبائل سے تمہارا نمبر لیا ہے

احراز نے بہت سکون کے ساتھ اپنا تعارف کروایا

احراز

وہی سڑیل خان

لیکن آپ کو مجھ سے کیا کام

حیا نے غصے سے کہا

حیا تمیز سے بات کرو

دوبارہ میں یہ بد تمیزی برداشت نہیں کروں گا

اور رہ گئی کام کی بات تو سنو

آئی لو یو

محبت ہو گئی ہے تم سے اور شادی کرنا چاہتا ہوں

بہت جلد رشتہ بھیج دوں گا اور تم میری ہو جاؤ گی

احراز نے دو ٹوک انداز میں کہا

کیا

آپ مزاق کر رہے ہیں

آپ انگینڈ ہیں

اور آپ نے میری مرضی جانی خود ہی پتہ نہیں کیا کیا سوچے بیٹھیں ہیں
میں تو آپ سے کبھی نہیں شادی کروں گی

احراز بھائی

حیا نے جان بوجھ کر بھائی لفظ کہا

حیا

دوبارہ مجھے بھائی مت کہنا

شادی تو تمہاری مجھ سے ہی ہو گی کیونکہ تم میری محبت ہو اس لئے خود کو مینٹلی طور پر تیار کر لو یہی
بہتر ہے تمہارے لیے

آپ فضول باتیں سوچنا چھوڑ دیں

ایسا کبھی نہیں ہو گا اور ویسے بھی

محبت ایسے تو نہیں ہو جاتی ہے نہ احراز بھائی

حیا نے اس دفعہ بھائی لفظ کو تھوڑا کھینچ کر کہا

حیا میں تمہیں لاسٹ ٹائم وارن کر رہا ہوں

نہیں تو نتیجے کی ذمہ دار تم خود ہو گی

احراز نے اتنے غصے سے کہا کہ ایک پل کے لئے تو حیا بھی ڈر گئی

لیکن پھر غصے سے بولی

میں ڈرتی نہیں ہوں آپ سے سمجھے آپ جو کرنا ہے کر لیں

اور ہاں

بھائی بھائی بھائی

ہمیشہ کے لئے بھائی

اللہ حافظ بھائی احراز

حیا نے کہا اور جلدی سے فون بند کر دیا

جبکہ احراز نے اپنا موبائل کو دیوار پر دے مارا

اور خود گاڑی کی چابی اٹھائی اور باہر نکل گیا

آج تو تمہاری خیر نہیں حیا

احراز نے غصے میں گاڑی کا رخ حیا کے گھر کی جانب کیا

کہیں میں نے کچھ زیادہ تو نہیں کہ دیا

اگر انہوں نے کچھ کر دیا تو

لیکن کیا کریں گے وہ

کچھ بھی نہیں کر سکتے

ان سڑیل خان سے تو میں شادی نہیں کروں گی

کبھی نہیں

ریلیکس حیا کچھ نہیں ہو گا

حیا نے جب فون بند کیا تو عشا کی اذان ہو رہی تھی
حیا نے اذان کا جواب دیا اور وضو کرنے کے لئے باتھ روم چلی گئی
وضو کر کے اچھے سے دوپٹہ لیا اور نماز ادا کرنے لگی
پھر دعا مانگی اور جا کر ڈھیلے ڈھالے سے کپڑے پہنے اور نائٹ بلب جلا کر پلٹی ہی تھی کہ کسی نے
اسے بری طرح سے کینچ کر دیوار کے ساتھ لگایا
حیا کی اس اچانک حملے پر چیخ نکلی جسے اس کے منہ پر بھاری ہاتھ رکھنے سے روک دیا گیا
اب پوزیشن یہ تھی کہ حیا کے دونوں ہاتھ احراز کے ایک ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھے جبکہ احراز کا
دوسرا ہاتھ حیا کے نازک ہونٹوں پر تھا
حیا نے ڈر سے زور سے آنکھیں بند کی ہوئی تھیں اور ایک نائٹ بلب کی روشنی میں بھی کچھ سہی سے
دیکھائی نہیں دیتا تھا
حیا بہت بری طرح کانپ رہی تھی اور زور زور سے سانس لے رہی تھی کہ اس پر احراز کی غصے سے
بھری آواز سنائی دی
تمہیں ایک بار سمجھ نہیں آتی
کہا نہ کہ تم صرف میری ہو
میرے لیے بنی ہو
احراز کی گرم سانسوں کو حیا اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی
اس کو اپنا چہرہ جھلستا ہوا محسوس ہوا
حیا جس سے اس آنسو بہنے شروع ہو چکے تھے

اگر دوبارہ مجھے بھائی کہا نہ تو جان سے مار دوں گا تمہیں
احراز نے حیا کے نازک گالوں کو دبوج کر کہا
اور بس حیا کی ہمت اتنی ہی تھی وہ بے ہوش ہو کر احراز کے بازوؤں میں جھول گئی
حیا

حیا کیا ہوا تمہیں

حیا کو اس طرح دیکھ کر احراز کا سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا
احراز نے حیا کو اٹھا کر بیڈ پر لیٹایا اور اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا
آی ایم سوری حیا

مجھے تم پر غصہ نہیں کرنا چاہیے تھا تم عادی ہی کب ہو اس کی جو سہ سکوں آی پرومس میں کبھی تم
پر غصہ نہیں کروں گا
پلیز حیا میری جان ایک بار ہوش میں آ جاؤ
میں کیا کروں

ہاں پانی کے چھینٹے مارتے ہوں

احراز جلدی سے اٹھا اور سائیڈ ٹیبل پر رکھے پانی کے جگ میں سے تھوڑا سا پانی گلاس میں ڈال کر حیا
کے منہ پر چھینٹے مارنے لگا

حیا نے جب تھوڑی تھوڑی آنکھیں کھولنی شروع کی تو احراز کی جان میں جان آئی
تو احراز نے جلدی سے اپنی جیب سے رومال نکال کر منہ پر نقاب کیا کیونکہ ٹیبل لیمپ کی روشنی میں
اس کا چہرہ واضح ہو رہا تھا

حیا آی ایم سوری میری جان میں نے تم پر غصہ کیا

لیکن تم بھی تو میری بات نہیں مانتی

آی پرومیس اگر تم میری ہر بات مانو گی تو میں تم پر کبھی غصہ نہیں ہوں گا

احراز بہت تحمل سے اپنی بات حیا کو سمجھا رہا تھا

جبکہ حیا جب اپنے مکمل ہواسوں میں لوٹی تو احراز کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر اچھل کر بیڈ سے نیچے

اتری اور بھاگ کر کمرے کا دروازہ کھولنے لگی کہ پیچھے سے احراز نے لپک کر اسے پکڑ لیا

حیا میں کوئی ڈرامے بازی نہیں چاہتا میں صرف تمہیں اپنی بات سمجھانے آیا ہوں

اور میرے خیال میں تم اچھی طرح سمجھ چکی ہو تو اب میں جا رہا ہوں

احراز حیا کے کان پاس آہتسہ اہستہ بول رہا تھا جبکہ حیا سانس روکے اسے سن رہی تھی

تم صرف میری ہو حیا یہ بات جتنی جلدی سمجھ جاؤ اتنا بہتر ہے تمہارے لیے

احراز نے کہ کر حیا کو چھوڑ دیا

اور ہاں اپنے کمرے کی کھڑکی بند رکھا کروں

ہر کوئی میرا جیسا نہیں ہوتا جو تم سے محبت کرتا ہو

احراز نے پلٹ کر کہا اور کھڑکی کے راستے واپس چلا گیا

جبکہ حیا کافی دیر تک اسی پوزیشن میں کھڑی رہی

یہ کیا تھا

کیا واقعی میں وہ ادھر آئے تھے

ہاے اللہ جی

یہ کیوں پیچھے پڑ گئے ہیں میرے
حیا ابھی سوچ رہی تھی کہ دھیان کھولی کھڑکی کی طرف گیا
اسی تو بند کر لو حیا

حیا خود کو ڈانٹی کھڑکی بند کرنے لگی کہ نظر سامنے کھڑے احراز پر پڑی
گڈ کافی جلدی سمجھ گئی ہو میری بات کو ایسے ہی فرما برداری کا مظاہرہ کیا کرو
احراز نے ہنستے ہوئے کہا

حیا نے جلدی سے کھڑکی بند کی اور آکر بیڈ پر لیٹ گئی اور اچھے سے کمبل کو لپیٹ لیا
اور سونے کی کوشش کرنے لگی
کیونکہ نیند تو اب مشکل سے آنی تھی
میری ڈرپوک بلی

اور دوسری طرف احراز مسکرا کر کہتا اپنی گاڑی کی طرف جانے لگا

حیا جب صبح اٹھی تو فجر کی اذان ہو رہی تھی یعنی تہجد نہیں پڑھ سکی
اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو سر میں درد کی شدید لہر دوڑ گئی
جسے تیسے نماز پڑھ کر بیڈ پر گر گئی اور پھر سے نیند کی وادیوں میں اتر گئی
حیا بیٹا آٹھ جاؤ یونیورسٹی نہیں جانا کیا پہلے ہی دو تین چھٹیاں کر لی ہیں
جب حیا کی آواز سنائی نہ دی تو نسرین بیگم نے حیا کو دیکھا تو وہ بخار میں مبتلا تھی
حیا بیٹا آپ کو اتنا تیز بخار ہے اور آپ نے مجھے بتایا بھی نہیں

چلو اٹھو بیٹا کچھ کھا کر دوائی لے لو

نسرین بیگم نے حیا کو اٹھنے میں مدد دی

اما ابھی کچھ کھانے کو دل نہیں کر رہا بعد میں دوا لے لوں گی

حیا نے سرخ آنکھوں کے ساتھ نسرین بیگم کو دیکھ کر کہا

بیٹا تھوڑا سا کچھ کھا کر دوا لے لو تاکہ میری بھی پریشانی کم ہو

اوکے

لیکن صرف تھوڑا سا

ٹھیک ہے بیٹا میں ابھی آئی کہ کر نسرین بیگم کمرے سے باہر نکل گئیں

نسرین بیگم کے باہر نکلتے ہی حیا نے اپنے سرہانے کے نیچے سے موبائل نکالا تو احراز کا گڈ مارنگ کا

میج آیا ہوا تھا

حیا نے میج ڈیلٹ کیا اور موبائل آف کر کے واپس رکھ دیا

ٹھہر کی خان

آئی ہیٹ یو

حیا نے رات کے بارے میں سوچ کر کہا اور اٹھ کر باتھ روم میں چلی گئی

ارسم بیٹا آج آپ جلدی گھر آ جانا آپ کی پھپھو آ رہی ہیں

رضیہ بیگم (ارسم کی اما) نے ارسم کو ناشے کرتے ہوئے کہا

خیریت یہ پھپھو آج کل کچھ زیادہ ہی نہیں چکر لگا رہیں

ارسم نے چائے کا آخری گھونٹ بھرا اور جانے کے لیے کھڑا ہو گیا
ہاں وہ صبا کے رشتے کی بات کر رہی ہیں
رضیہ بیگم نے رسم کو دیکھ کر کہا
کیا

میری شادی وہ بھی صبا سے
ماما میں صبا سے شادی نہیں کروں گا اور یہ بات آپ پھپھو کو اچھے سے سمجھا دیں
ارسم نے غصے سے کہا
کیوں کیا کمی ہے صبا میں اچھی خاصی گھر کی بچی ہے
رضیہ بیگم نے بھی رسم کو ڈانٹتے ہوئے کہا
کیوں کہ میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں اور اسی سے شادی کروں گا
ارسم نے اپنی بات کی اور باہر نکل گیا
جبکہ رضیہ بیگم اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئیں

ماہی اور فری یونی پہنچی تو حیا کو نہ پا کر حیران رہ گئیں

یہ آج حیا کیوں نہیں آئی
فری اس نے تمہیں کچھ بتایا
ماہی نے اپنا فون نکالتے ہوئے کہا
نہیں مجھے تو اس نے کچھ نہیں بتایا تم کال کر کے پوچھو تو

فری نے ماہی کو دیکھ کر کہا
ہاں کر رہی ہوں لیکن اس کا نمبر آف جا رہا ہے
آئی سے پوچھتی ہوں
ماہی نے نسرین بیگم کو کال کرتے ہوئے کہا
اسلام و علیکم آئی

کیسی طبعیت ہے آپ کی
ماہی نے کال پک ہوتے ہی کہا
اللہ کا شکر ہے بیٹا آپ سناؤ
نسرین بیگم نے مسکرا کر جواب دیا
شکر الحمد للہ

میں بالکل ٹھیک ہوں آئی
وہ حیا کا نمبر بند جا رہا ہے اور وہ آج یونی بھی نہیں آئی سب ٹھیک ہے نا آئی
ماہی نے سلام دعا کے بعد اپنے کام کی بات کی
جی بیٹا وہ حیا کو بہت تیز بخار ہے اس لئے یونیورسٹی نہیں آئی اور اس کا نمبر کیوں بند ہے یہ مجھے
نہیں پتہ شاید بیٹری لو ہو گئی ہو
دوا دی ہے اسے اب بہتر ہے
نسرین بیگم بولیں

اچانک بخار کیسے ہو گیا آنٹی کل تک تو ٹھیک تھی خیر میں واپسی پر آؤں گی حیا سے ملنے اب اجازت
دیں آنٹی کلاس کے لئے لیٹ ہو رہا ہے

جی ضرور بیٹا آپ ضرور آئیں حیا کا بھی دل لگ جائے گا
جی آنٹی اوکے

اللہ حافظ

اللہ حافظ بیٹا

ماہی نے فون بند کیا اور فری کو حیا کی طبیعت کے بارے میں بتانے لگی
ہاں تم سہی کہ رہی ہو ماہی

ہم دونوں چلیں گے حیا کے گھر
فری نے ماہی سے کہا اور دونوں کلاس روم میں داخل ہو گئیں

احراز صبح سے حیا کو کال کر رہا تھا مگر اس کا نمبر مسلسل بند جا رہا تھا
مجھے یونی جانا چاہیے وہاں تو آئی ہو گی حیا

مجھے بھی تو حیا کو ایسے نہیں ڈرانا چاہئے تھا پتہ نہیں کیا سوچ رہی ہو گی میرے بارے میں
احراز بولتے ہوئے اٹھا اور گاڑی کا رخ یونی کی طرف کر دیا

ماہی اور فری نے ایک دو کلاسز لیں باقی کا ارادہ کینسل کر کے حیا کے گھر جانے کے لئے باہر نکل
گئیں کہ انھیں احراز کی گاڑی آتی دیکھائی دی

احراز نے دونوں کو دیکھا تو گاڑی روک دی
کیا ہوا آج اتنی جلدی گھر جا رہی ہو
احراز نے ماہی سے پوچھا

جی بھائی وہ حیا کی طبیعت خراب ہے تو آج یونی نہیں آئی اس لئے ہم بھی کلاسز چھوڑ کر حیا کے گھر
جا رہے تھے

ماہی جلدی سے بولی
آؤ تمہیں چھوڑ دوں
احراز نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا
تو ماہی اور فری گاڑی میں بیٹھ گئیں
اور احراز نے گاڑی حیا کے گھر کی طرف موڑی

بھائی آپ بھی آئیں نا ڈرائنگ روم میں بیٹھ جائیں پھر اکٹھے گھر چلتے ہیں
فری اور ماہی حیا کے گھر کے اندر جانے لگیں تو ماہی نے احراز کو دیکھ کر کہا
نہیں ماہی تم دونوں جاؤ میں ادھر ہی ٹھیک ہوں
احراز نے ماہی کو جواب دیا

بھائی آ بھی جائیں
ماہی نے ضد کی تو احراز کو اندر جانا پڑا
احراز ڈرائنگ روم میں بیٹھ گیا جبکہ فری اور ماہی حیا کے روم میں چلی گئیں

حیا کو اچانک کیا ہو گیا کہیں ڈر کی وجہ سے تو نہیں
ہاں یہی وجہ ہو گی ڈر بھی تو اتنا گئی تھی
میں بھی نہ کم از کم حیا پر تو غصہ نہ کرتا
آئی ایم سوری حیا

تم بھی تو اتنی ضدی ہو منع کیا بھی تھا خیر ایک بار تم میرے پاس آ جاؤ ہمیشہ تمہیں سنبھال کر
رکھوں گا

آئی پرومس کبھی غصہ نہیں کروں گا
احراز خود سے ہی باتیں کر رہا تھا کہ ایک برزگ آدمی آتے دیکھائی دیے
اسلام و علیکم

احراز نے اٹھ کر سلام کیا
و علیکم السلام بیٹا بیٹھو آپ آٹھ کیوں گئے
مختار صاحب (حیا کے نانا) نے احراز کو شفقت سے کہا
جی شکریہ

احراز اوپس بیٹھ کر بولا

بیٹا کچھ بتاؤ اپنے بارے میں کیا کرتے ہو

مختار صاحب نے احراز کو دیکھ کر کہا

جی ہمارا تعلق پٹھان فیملی سے ہے اور ہم چار بہن بھائی ہیں گھر میں تیسرے نمبر پر ہوں

میں نے bba کیا ہے اور اب اپنے بزنس کو سنبھال رہا ہوں

اچھی بات ہے بیٹا

بہت نصیب والے والدین کو ایسی لائق اولاد ملتی ہے

اللہ تمہیں کامیاب کرے

مختار صاحب نے احراز کو دل سے دعا دی

بہت شکریہ

احراز مسکرایا

پھر وہ دونوں آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ سارہ چائے اور دیگر اشیاء کے ساتھ ڈرائنگ روم میں

داخل ہوئی

ٹیبل پر چیزیں رکھیں اور سلام کر واپس چلی گئی

حیا اپنے کمرے میں آنکھیں بند کیے لیٹی تھی کہ ماہی اور فری نے کمرے میں داخل ہوتے ہی شور

مچا دیا

حیا

تمہیں اچانک کیا ہو گیا

ہاں

کل تک تو ٹھیک تھی

آج اچانک بخار کیسے ہو گیا

کہیں کوئی جن تو عاشق نہیں ہو گیا تم پر

ماہی ہنستے ہوئے بولی

نہیں تمہارے وہ نمونے بھائی عاشق گئے ہیں

وہ تو جن سے بھی بڑھ کر ہیں

ان سے تو جن بھی ڈرتے ہوں گے

خونفاک خان

حیا نے دل میں سوچا

لیکن بولی تو صرف اتنا

نظر لگ گئی ہے مجھے تمہاری

اس لئے بیمار ہو گئی ہوں

ہاں وہ تو ہے

اتنی پیاری بن کر نہیں آنا تھا

ویسے سچ میں حیا اس حال میں اتنی گندی لگ رہی ہو مجھ سے دیکھا نہیں جا رہا میری تو آنکھیں

خراب ہونے والی ہیں

جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ

تاکہ میری خوبصورت آنکھیں تو ٹھیک رہیں

ماہی شرارت سے بولی

کہ لو کہ لو

اب تمہارا ٹائم ہے نا

ایک بار میں ٹھیک ہو جاؤ پھر دیکھنا تم سے کیسے بدلے لیتی ہوں
ویسے اتنی جلدی کیوں یونی سے آگئیں ہو اکیلی آئی ہو کیونکہ اس ٹائم تو تمہارے بھائی نہیں آتے
حیا اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولی
ہاں آ تو اکیلے رہے تھے لیکن یونی کے باہر احراز بھائی مل گئے تو ان کے ساتھ آے ہیں
ماہی بولی

جبکہ احراز کا نام سن کر حیا کا موڈ بہت خراب ہو گیا
تو وہ ادھر بھی آ گئے
پتہ نہیں کیا سوچ رہے ہوں گے کہ میں ڈر گئی ہوں ان سے
میں ان سے نہیں ڈرتی
کیا سوچ رہی ہو
حیا اپنی ہی سوچوں میں گم تھی کہ فری نے ٹوکا
کچھ نہیں تم دونوں بیٹھوں میں منہ ہاتھ دھو کر آتی ہوں کہ کر حیا ہاتھ روم میں چلی گئی
ماہی باہر آ جاؤ
تمہیں گھر چھوڑ دوں
مجھے ارجنٹ آفس جانا ہے

ماہی اور فری کے آنے سے حیا قدرے بہتر ہو گئی تھی
ابھی وہ تینوں بات کر رہی تھیں کہ ماہی کے فون پر احراز کا میسج آیا
اوکے

ماہی نے سیپلائے کیا

تو وہ دونوں حیا سے مل کر باہر نکل آئیں

رکو نور میں تمہیں باہر تک چھوڑنے آتی ہوں

حیا بولتے ہوئے کمرے سے باہر نکل آئی

حیا کا ارادہ احراز کی شکل دیکھنا تھا لیکن احراز نے جب حیا کو باہر آتے دیکھا تو اپنا چہرہ دوسری

طرف کر لیا

اوکے حیا اب ہم چلتے ہیں

فری حیا کے گلے لگ کر بولی

اوکے

میں انشاء اللہ کل یونی ضرور آؤں گی

حیا نے جواب دیتے ہوئے احراز کا چہرہ دیکھنے کی بہت کوشش کی لیکن نظر نہیں آیا

اللہ حافظ حیا

جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ اور ہاں اپنا فون آن کرو میں گھر پہنچ کر بات کروں گی تم سے

ماہی نے گاڑی میں بیٹھ کر حیا سے کہا

ہاں

وہ بیٹری لو ہو گئی تھی سیل فون کی اس لئے بند ہو گا ابھی چارج پر لگا دیتی ہوں پھر تم کال کر لینا

بات کرتے ہوئے حیا کی نظریں چہرہ موڑے احراز کی طرف تھیں

اور احراز اس بات سے مکمل واقف تھا

مجال کیا کہ چہرہ زرا سا بھی ادھر ہونے دیا ہو
پھر احراز نے فری کے بیٹھتے ہی گاڑی سٹارٹ کی اور حیا کی نظروں سے اوجھل ہو گیا
آپ کی شکل تو میں دیکھ کر ہی رہوں گی
مسٹر خان

میں بھی نارات کو ہی دیکھ لیتی پتہ تو چلتا ہیں کون
خیر کل نہیں دیکھا تو پھر کبھی سہی
حیا خود سے ہی بات کرتی ہوئی اپنے کمرے میں جا کر سیل فون آن کر لیا

احراز اپنے آفس میں بیٹھا تھا کہ ارسم کی کال آئی
اسلام علیکم ارسم

خیریت اس وقت فون کیوں کیا تم نے
احراز نے مصروف سے انداز میں کہا
وعلیکم السلام

خیریت ہی تو نہیں ہے

یار اب تجھ سے کیا چھپاؤ

تو نے سہی کہا تھا کہ میں خود تجھے سب بتاؤ گا

ارسم بے چینی سے بولا

ارسم مدعے کی بات کر یار میں اس وقت بہت بزی ہوں

احراز نے ارسم کو ڈانٹا تو ارسم فوراً بولا

شاید

یار مجھے فری سے محبت ہو گئی ہے

ماما صبا سے میری شادی کرنا چاہتی ہیں لیکن یار میں یہ نہیں کر سکتا تجھے فری کے گھر کا ایڈریس پتہ

ہے تو مجھے بتا دے میں جلد از جلد اس کے گھر رشتہ بھیجنا چاہتا ہوں

تو سمجھ رہا ہے نا

میں صرف اسی سے شادی کروں گا

اگر وہ نہیں تو کوئی اور بھی نہیں

ارسم نے ضدی انداز میں کہا

ہاھاھاھا

یار ارسم تو میری کاپی کر رہا ہے کیا

اگر وہ نہیں تو کوئی اور بھی نہیں

احراز نے ارسم کی نقل اتاری

احراز یار تو تو ایسے نہ بول تجھے نہیں پتہ میں کتنی ٹینشن میں ہوں

ارسم منہ بنا کر بولا

اچھا تو رک میں آتا ہوں تھوڑی دیر تک تیرے پاس پھر کچھ کرتے ہیں

احراز نے ارسم کو تسلی دی اور فون بند کر دیا

احراز نے اپنا لیب ٹاپ بند کیا اور ارسم کے کلینک جانے کے لئے اٹھا کہ اچانک حیا کا خیال آیا
تو میڈم آپ سے بھی تھوڑی سی بات کر لی جائے
احراز نے حیا کو کال کرتے ہوئے کہا

اسلام و علیکم حیا رانا خان

احراز نے جان بوجھ کر حیا کے نام کے ساتھ خان لگایا
وعلیکم السلام

لیکن میں آپ سے بات نہیں کر رہی

اور میرا نام حیا رانا ہے

حیا نے منہ بنا کر کہا

لیکن کیوں بات نہیں کرنی میں نے کیا کیا ہے

احراز معصومیت سے بولا

ہاے اللہ جی

کیسے مکر رہے ہیں یاد نہیں ہے آپ کورات والی بات

حیا فوراً بولی

اوکے آئی ایم سوری حیا پلیز فار گیومی

اوکے سوچا جاسکتا ہے اس بارے میں لیکن بدلے میں مجھے کیا ملے گا

حیا جو اتنی دیر سے اپنی ضد پوری کرنا چاہتی تھی اب اسے موقع ملا تھا احراز سے اس کی تصویر مانگنے

کا

کیا چاہیے تمہیں
جو بولو گی تمہیں مل جائے گا
وہ مجھے

مجھے آپ کی پک چاہئے
میں آپ کو دیکھنا چاہتی ہوں
حیا نے جلدی سے کہا
پک

اوکے
میں تمہیں اپنی پک سینڈ کر دوں گا لیکن اس کے بعد تم مجھے صرف ہمارے نکاح کے بعد دیکھو گی
دوبارہ پک نہیں مانگو گی
اور مجھ سے ہمیشہ بات کرو گی ضد نہیں کرو گی
پرومس کرو
احراز نے حیا کو کہا
اوکے

آئی پرومس
لیکن آپ بھی پرومس کریں کہ آپ مجھے اپنی پک بھیجیں گے
حیا نے بھی فوراً پرومس لیا
اوکے آئی پرومس

میں تمہیں اپنی پک بھیجوں گا

لیکن ابھی کیونکہ مجھے کچھ کام ہے تو فحال اور بات نہیں کر سکتا رات کو تفصیل سے بات کریں گے
اوکے

حیا جلدی سے بولی

اللہ حافظ مجھے زیادہ مس نہیں کرنا

احراز شرارت سے بولا

اللہ حافظ

اور میں آپ کو مس کروں گی بھی نہیں

حیا نے کہ کر کال کاٹ دی

احراز جب ارسم کے کلینک پہنچا تو ارسم بس کلینک بند کرنے والا تھا

تھوڑی اور دیر سے آ جاتا اتنی جلدی آنے کی کیا ضرورت تھی

ارسم غصے سے بولا

یارر تجھے پتہ تو ہے آج کل میں کتنا بزی ہوں تیری بھابھی کو بھی تو ٹائم دینا ہوتا ہے

احراز نے ہنس کر کہا

ہاں ہاں جانتا ہوں

تو میری بات کا جواب دے

تو سن

پتہ ہے مجھے فریجہ جی کے گھر کا ایڈریس آج ہی گھر چھوڑ کر آیا ہوں
احراز بیٹھتے ہوئے بولا

کیا

یار تجھے فری کے گھر کا ایڈریس پتہ ہے
یہ تو تو نے واقع میں میری پریشانی حل کر دی ہے
ارسم نے احراز کے گلے لگ کر کہا
صرف گھر پتہ کرنے سے تیری شادی نہیں ہو جائے گی آنٹی کو بھی منا پھر ہی تو رشتہ لے کر جاے
گا

احراز ارسم سے الگ ہو کر بولا

وہ تو ٹینشن نہ لے میں ماما کو منالوں گا آخر کو ان کا اکلوتا بیٹا ہوں انہیں میری خوشی عزیز ہوگی
اب بس کچھ دنوں تک ہم فری کے گھر رشتہ لے کر جائیں گے
میں تجھے بتا نہیں سکتا کہ میں کتنا خوش ہوں
ارسم کی مسکراہٹ تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی
اچھا گھر جا کے خوش ہو لینا پہلے کچھ کھلا دے بہت بھوک لگی ہے
احراز نے بات بدلتے ہوئے کہا

چل آجا

کیونکہ میں آج بہت خوش ہوں تو تجھے ٹریٹ دیتا ہوں
ارسم کہ کر باہر نکل گیا تو احراز بھی اس کے کچھے چل پڑا

فری بیٹا رضوانہ کا فون آیا ہے وہ لوگ کل آرہے ہیں شادی کی ڈیٹ لینے تو تم کل یونیورسٹی مت جانا

فری شام کا کھانا بنا رہی تھی کہ آصفہ بیگم (فری کی ماما) نے آکر کہا

لیکن امی ابھی تو میں پڑھ رہی ہوں اتنی جلدی شادی

میری پڑھائی تو مکمل ہونے دیتے

فری نے آصفہ بیگم کو دیکھ کر کہا

ہاں میں جانتی ہوں بیٹا لیکن انہیں تمہاری پڑھائی سے کوئی مسئلہ نہیں ہے تم شادی کے بعد پڑھ لینا

اب عامر کو جب چھٹیاں ہوں گی تو تمہاری شادی کر دیں گے

بیٹا تمہارے ابو کی بھی طبیعت خراب رہتی ہے اور میرا بھی کوئی بھروسہ نہیں اس لئے ہم چاہتے ہیں

کہ جتنی جلدی ہو سکے اپنے فرض پورے کر دیں

آصفہ بیگم نے مسکرا کر کہا

امی پلیز اس طرح کی باتیں نہ کریں

آپ جو بہتر سمجھیں وہ کر لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے

فری نے سر جھکا کر جواب دیا

خوش رہو بیٹا

آصفہ بیگم نے فری کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے بولیں

ملائکہ اپنا لپ ٹاپ لیے بیٹھی تھی کہ اس کے موبائل پر کامران کی کال آئی
کامران ملائکہ کا یونی فیلو تھا اور اسے بہت محبت کرتا تھا لیکن ملائکہ نے اسے کبھی اہمیت نہیں دی
ایک تو وہ مالی طور پر اس کی حیثیت کا نہیں تھا اور دوسرا وہ شکل و صورت کے لحاظ سے بھی اس کے
قابل نہیں تھا

ملائکہ نے برا سا منہ بنایا اور کال اٹینڈ کی
بولو کامران

اب کیا مسئلہ ہے
کال کرنے کا مقصد

ملائکہ بیزاری سے بولی

دیکھو ملائکہ پلینز میری بات سن لو

میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں میں مر جاؤ گا تمہارے بغیر
میں جانتا ہوں کہ تمہاری منگنی ہو چکی ہے لیکن وہ تو بچپن میں ہوئی تھی اور ضروری تو نہیں کہ وہ تم
سے محبت کرتا ہو

پلینز ملائکہ میری محبت کو مت ٹھکراؤ

جسٹ شٹ اپ کامران

تمہیں ایک بار سمجھ نہیں آتی میں تم سے محبت نہیں کرتی ہوں اور تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ کبھی

بھی تم میرے انتخاب ہو گے

اپنی حیثیت دیکھی تھی تم نے

احراز تم سے کروڑ گنا بہتر ہے
اور بہت جلد میری شادی ہونے والی ہے احراز سے
تو بہتر ہے کہ تم بھی کوئی اپنے جیسی ڈھونڈ لو جو تمہارے ساتھ خوش رہے
اور ہاں دوبارہ کال کرنے کی ضرورت نہیں ہے
گوٹ اٹ

ناؤ

گڈ بائے فار ایور

ملائکہ نے اپنی بات کی اور جواب سنے بغیر کال بند کر دی

رات کو حیا جلدی سے کھانا کھا کر کمرے میں آئی اور عشا کی نماز پڑھی پھر موبائل پکڑ کر احراز کا
ویٹ کرنے لگی

ابھی کچھ دیر ہی ہوئی تھی کہ احراز نے حیا کو پک سینڈ کر دی
حیا نے جلدی سے دیکھا تو پک تو تھی لیکن احراز نے رومال سے چہرہ ڈھانپ رکھا تھا
حیا کو تو ایسا غصہ آیا کہ احراز کو خود کال کر دی
جبکہ احراز نے حیا کی کال کاٹ کر خود بیک کال کی
یہ کیا بد تمیزی ہے اپنا وعدہ پورا کریں
حیا غصے سے بولی

میں نے کیا بد تمیزی کی تم نے پک مانگی اور میں نے پک سینڈ کر دی

قسم سے یار میری ہی پک ہے
اب تم نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ تمہیں میرا چہرہ دیکھنا ہے
احراز معصومیت سے بولا

کتنے چلاک ہیں آپ
آپ تو اپنا چہرہ ایسے چھپا رہیں ہیں جیسے کوئی لڑکی ہیں آپ
میں نے آپ سے بات ہی نہیں کرنی
دھوکے باز

حیا منہ بنا کر بولی
یار

اب یہ تو چیٹنگ ہے تم اپنا وعدہ توڑ رہی ہو
اور میں نے تمہیں کوئی دھوکہ نہیں دیا
میں آپ کی یار نہیں ہوں
حیا فوراً بولی

اوکے

جب ہماری شادی ہو جائے گی تب دیکھ لینا میرا چہرہ
احراز مسکرا کر بولا

ارے

آپ کو اتنا بھی نہیں پتہ

شادی کے بعد لڑکیوں کی منہ دیکھائی ہوتی ہے لڑکوں کی نہیں
حیا نے اپنی طرف سے بہت سمجھداری کی بات کی
پتہ ہے مجھے

چلو نہیں لیتا تم سے منہ دیکھائی فری میں دیکھ لینا مجھے
احراز ایسے بولا جسے بہت بڑا احسان کر رہا ہو
او

میں آپ کو دے بھی نہیں رہی منہ دیکھائی
پتہ نہیں کیا کیا خواب سجائے ہوئے ہیں آپ نے
اور ہاں

مجھے نید آئی ہے اور میں سونے لگی ہوں
سو اللہ حافظ

حیا نے غصے میں کہا
اوکے

مجھے پتہ ہے تم نے صبح تین چار بجے اٹھنا ہوتا ہے
اس لئے سو جاؤ

اللہ حافظ

اور ہاں خواب میں تم سے ملنے آؤں گا

ٹھیک ہے

احراز نے شرارت سے کہا
نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے آنے کی

حیا جلدی سے بولی
لیکن میں تو آؤں گا

احراز ضدی انداز میں بولا

ایسے کیسے آپ آئیں گے میں آپ کو آنے ہی نہیں دوں گی
حیا بھی کہاں ہار مانے والوں میں سے تھی

اچھا وہ کیسے

احراز نے حیرانگی ظاہر کی

میں میں

میں آپ کو کیوں بتاؤں
حیا کو جب کوئی بات نہ آئی تو منہ بنا کر بولی

اچھا نہ بتاؤ

لیکن دیکھ لو میرا دل کتنا بڑا ہے

میں نے تمہیں کبھی منع کیا روزانہ میرے خوابوں میں بغیر اجازت کے آ جاتی ہو
اور حیا توبہ توبہ استغفار ایسی ایسی حرکتیں کرتی ہو

اب تمہیں کیا بتاؤں میں

مجھے تو بتاتے ہوئے بھی شرم آ رہی ہے لیکن تمہیں کرتے ہوئے نہیں آتی

کتنی بے شرم ہو تم

میں معصوم چپ چاپ برداشت کرتا ہوں نا

کبھی آف بھی نہیں کیا

احراز نے اپنا دکھ بیان کیا

جبکہ دل سے مسکرا رہا تھا

جھوٹے کتنے جھوٹے ہیں آپ میں آپ کے خوابوں میں نہیں آتی الزام لگا رہے ہیں آپ مجھ
معصوم پر

اور میں بالکل بھی بے شرم نہیں ہوں

اتنی زیادہ شرم آتی ہے مجھے

حیا کے تو سہی معنوں میں اعصاب سلب ہوئے تھے

اس لئے رونی آواز میں بولی

یار مزاق کر رہا ہوں

اب رونے نہ لگ جانا ورنہ مجھے آنا پڑے گا چپ کروانے

احراز شرارت سے بولا

کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو یہ احسان عظیم کرنے کی

حیا نے غصے سے کہا

آنا تو پڑے گا نا جسے پہلے آیا تھا

احراز صہنس کر بولا

بہت برے ہیں آپ

اور تم بہت پیاری

آئی ہیٹ یو

بٹ آئی لو یو

اور تمہیں بھی بہت جلد مجھ سے محبت ہو جائے گی بس

ایک بار میرے پاس آ جاؤ

اور میں آپ کے پاس کبھی نہیں آؤں گی

آنا تو پڑے گا شادی کر کے

پر میں آپ سے شادی نہیں کروں گی

کرنی تو پڑے گی کیونکہ میں ایسا چاہتا ہوں

لیکن میں ایسا نہیں چاہتی

اور ہاں اللہ حافظ

مجھے نید آئی ہے

حیا نے سرخ چہرے کے ساتھ کہا

اللہ حافظ

اور ہاں سوری

احراز نے کہ کر کال کاٹ دی

جبکہ حیا کافی دیر تک خود کو ریلیکس کرتی رہی

اور پھر نیند کی وادیوں میں اتر گئی

آصفہ میں تو کہتی ہوں کہ اس جمعے کو نکاح کر لیتے ہیں عامر جمعرات تک آ جائے گا
تمہیں پتہ تو ہے کہ اسے چھٹیاں اتنی آسانی سے نہیں ملتی دو تین چھٹیاں لے کر آ رہا ہے اس لئے
اس نے کہا کہ سادگی سے نکاح کر لیں

اب فوجی کی زندگی گزارنا اتنا آسان تو نہیں ہے
رضوانہ بیگم نے کھانے سے بھرپور انصاف کرتے ہوئے کہا
جی بھابھی جیسا آپ بہتر سمجھیں

آصفہ بیگم نے مسکرا کر اپنی رضا مندی ظاہر کی
ارے فری اتنی کمزور کیوں ہو گئی ہے کچھ کھلاتی نہیں ہو آصفہ اسے
رضوانہ بیگم نے گور کر کہا

بس بھابھی سارا دن پڑھتی رہتی ہے کھانے پینے کا بھی ہوش نہیں ہوتا اسے
میں تو ڈانٹتی رہتی ہوں کہ مجال ہے جو سن لے
آصفہ بیگم بولیں

کہ اچانک فری کے موبائل کی گھنٹی بجی تو وہ اپنے کمرے میں چلی گئی
مجھے تو لگتا ہے کہ پڑھائی سے زیادہ موبائل پر مصروف رہتی ہے
رضوانہ بیگم نے جل کر کہا

نہیں ایسی بات نہیں ہے بھابھی وہ بس اس کی دوستوں کا فون ہو گا آج یو نیورسٹی جو نہیں گی اس لئے پوچھ رہی ہوں گی

آصفہ بیگم نے تفصیل بیان کی

بس بس رہنے دو بی بی میں کیا جانتی نہیں آج کل کی لڑکیوں کو

رضوانہ بیگم نے منہ بنا کر کہا

ہاں حیا بولو

فری نے کال اٹینڈ کرتے ہی جلدی سے کہا

اسلام و علیکم فری صاحبہ

کیا آپ بتانا پسند کریں گی کہ آج آپ کی غیر حاضری کی وجہ کیا ہے

میری کاپی کر رہی ہو کہ کل میں نے چھٹی کی

حیا غصے سے بولی

سوری

وعلیکم السلام

اب تمہیں کیا بتاؤں

ممانی آئی ہیں اور اس جمعے کو نکاح رکھ دیا ہے

فری نے گویا آئیٹم بم پھوڑا

کیا

تم مزاق کر رہی ہو نا فری

ایسے کیسے اچانک اور تمہاری پڑھائی
حیا ایک ہی سانس میں بول گئی
یہ سچ ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ میں شادی کے بعد پڑھ لوں
یہ کیا بات ہوئی تم اپنی پوری زندگی برباد کرنے والی ہو
حیا نے احساس دلوانا چاہا
اب جو بھی ہے حیا یہ امی ابو کا فیصلہ ہے اور میں خوش ہو
فری قدرے ریلیکس ہو کر بولی
تمہیں سمجھانا پاگل پن ہے اور میں یہ پاگل پن نہیں کر سکتی
کل بات کریں گے اللہ حافظ مجھے کلاس کے لے لیٹ ہو رہا ہے
حیا نے کہ کر کال کاٹ دی

ماما مجھے آپ سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے
رضیہ بیگم اپنے کمرے میں تسبیح کر رہی تھیں کہ ارسم نے ان کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا
ہاں بولو بیٹا

کیا بات ہے
رضیہ بیگم شفقت سے بولیں
ماما وہ ایک لڑکی ہے
فریحہ نام ہے اس کا میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں

آپ پلیز میرے ساتھ چلیں اس کے گھر رشتہ لے کر
ارسم نے کچھ جھجھکتے ہوئے کہا

تو یہ ہے وہ لڑکی جس کی وجہ سے تم نے صبا کے رشتے سے انکار کیا
رضیہ بیگم منہ بنا کر بولیں

جی ماما میں فری سے محبت کرتا ہوں اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں
آئی ہوپ آپ میرے جذباتوں کی قدر کریں گی
ارسم نے بہت امید کے ساتھ رضیہ بیگم سے بات کی

ٹھیک ہے اگر تمہاری خوشی اسی میں ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں
رضیہ بیگم نے مسکرا کر کہا

تھینک یو تھینک یو سوچ ماما آپ کو نہیں پتہ آپ نے مجھے کتنی بڑی خوشی دے دی ہے
لو یو سوچ ماما

ارسم نے رضیہ بیگم کے گلے لگ کر کہا
لو یو ٹو بیٹا

تمہاری خوشی میں ہی میری خوشی ہے اب بس یہ بتاؤ کہ کب جانا ہے اس کے گھر
رضیہ بیگم شفقت سے بولیں

میں آپ کو کل تک بتاتا ہوں
ارسم ہنس کر بولا

اچھا ماما بھوک لگی ہے کچھ کھانے کو تو دے دیں ارسم اٹھ کر بولا

تم چلو میں آتی ہوں
رضیہ بیگم بھی کھڑی ہوتی ہوئی بولیں اور کچن کی طرف چلی گئیں

رات تو حیا نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو صبح کے ٹیسٹ کی تیاری کرنے کے لیے کتابیں لے کر بیٹھ گئی
ابھی مشکل سے دس منٹ ہی ہوئے ہوں گے کہ حیا کے موبائل نے شور مچانا شروع کر دیا
اب انھیں کیا مسئلہ ہے

حیا نے چڑ کر سوچا اور کال پک کر لی
اسلام و علیکم

احراز کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی
وعلیکم السلام

خیریت

حیا نے بیزاری ظاہر کی

گس کرو مجھے ایک بہت بڑی بات پتہ چلی ہے

کہ آپ کو پردہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اسلام میں عورت کا پردہ جائز ہے

حیا کی سوئی ابھی بھی ادھر ہی پھسی ہوئی تھی

ہاھاھاھا

نہیں نا

کچھ اور ہے بہت ضروری

نا بولنا میری عادت ہے آپ کیوں بول رہے ہیں

حیا غصے سے بولی

کیونکہ جو کچھ تمہارا ہے وہ میرا بھی تو ہے

احراز شرارت سے بولا

ایسے کیسے آپ کا ہو گیا جو میرا ہے وہ صرف میرا ہے

حیا کا موڈ تو فل لڑنے کا تھا

اوکے یہ سب چھوڑو

بات تو بتاؤ

احراز نے بات بدلتے ہوئے کہا

مجھے نہیں پتہ آپ بتا دیں

تمہاری دیٹ آف برتھ کیا ہے

احراز نے حیا سے سوال کیا

کیوں

میں آپ کو کیوں بتاؤں

حیا جل کر بولی

بتاؤ نا یار

احراز نے ضد کی

میں آپ کی یار نہیں ہوں

اوکے نہیں هو اب تو بتا دو

بدلے میں مجھے کیا ملے گا

حیا فوراً بولی

پک چھوڑ کر جو مانگو گی دوں گا

احراز جلدی سے بولا

اوکے ڈن

لیکن ابھی نہیں پھر کبھی لے لوں گی

ڈیو رہی آپ پر اوکے

اوکے

احراز نے رضا مندی ظاہر کی

تو میری ڈیٹ آف برتھ ہے

پھر حیا نے اپنی ڈیٹ آف برتھ بتا دی

لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں

حیا نے حیرانگی ظاہر کی

یعنی تم مجھ سے 6 سال 6 دن چھوٹی ہو

تمہیں پتہ ہے کہ میں جمعہ کے دن پیدا ہوا تھا اور 6 سال 6 دن بعد جب تم پیدا ہوئی تب بھی جمعہ

کا دن تھا

کتنی عجیب بات ہے نا

اسی لئے تو میں کہتا ہوں کہ تم صرف میرے لئے بنی ہو

اب اپنی ہائیٹ بتاؤ

احراز بات کرتے ہوئے مسلسل مسکراے جا رہا تھا

5 فٹ 5 انچ

لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں

حیا کچھ الجھن کے ساتھ بولی

تمہیں پتہ ہے میری ہائیٹ کیا ہے

5 فٹ 11 انچ

یعنی تم سے 6 انچ زیادہ

اور سنو میرا نام a سے شروع ہوتا ہے جبکہ تمہارا h سے یعنی a اور h کے درمیان 6 words کا فرق ہے

ایک اور 6

اب سب سے ضروری بات تم تیسرے نمبر پر پیدا ہوئی اور میں بھی تیسرے نمبر پر پیدا ہوا ہوں

یعنی 3 اور 3 ٹوٹل 6

ایک بار پھر 6

یار اس 6 کا کچھ تو مطلب ہے نا

قردت بھی ہمیں ملانا چاہتی ہے

حیا تم کچھ بول کیوں نہیں رہی ہو

احراز نے حیا کو پکارا تو وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلی

ہاں

نہیں آپ جھوٹ بھی تو بول سکتے ہیں مجھے کیا پتہ واقع میں آپ کی ہائیٹ اور اتچ اتنی ہے

کیا پتہ آپ بوڑھے ضعیف ہوں

میں نے کون سا آپ کو دیکھا ہے

تمہاری ایسی باتوں سے میں نے پک نہیں بیچ دینی

احراز نے حیا کو چڑایا

مجھے ضرورت بھی نہیں ہے

رکھیں اپنے پاس کہیں میرے دیکھ لینے سے آپ کے حسین چہرے کو نظر نہ لگ جائے

اور اوکے اللہ حافظ

مجھے بہت نیند آئی ہے پڑھنے تو آپ نے دیا نہیں اب سو ہی جاؤں

حیا جل کر بولی

اب پکا صبح کسی کی کاپی کرنی پڑے گی

کیا کاپی کیٹ

تم کاپی نہیں کرو گی

جتنا آئے اتنا لکھ دینا

حیا کے کہنے پر احراز فوراً بولا

میں تو کروں گی کاپی اور ضرور کروں گی

حیا ضدی انداز میں بولی

اوکے جو مرضی کرو

اور ہاں اللہ حافظ مجھے بھی کچھ کام ہے

احراز نے کہ کر کال کاٹ دی

کیا مسٹر خان سچ کہ رہے تھے

حیا نے خود سے سوال کیا اور اسی طرح سوچتی ہوئی سو گئی

ایسے کیسے اچانک تمہاری شادی ہو رہی ہے اور وہ بھی اس جمعہ

دو دنوں میں ہم شاپنگ کیسے کریں گے

اس وقت وہ تینوں کینٹن میں بیٹھی تھیں کہ ماہی بولی

مجھے تو خود کچھ نہیں پتہ وہ بس ممانی کل آئیں اور ڈیٹ فکس کر دی

کہ رہی تھیں کہ عامر کو صرف دو تین چھٹیاں ملیں ہیں اس لئے سادگی سے نکاح کر رہے ہیں

فری سر جھکا کر بولی

سادگی سے نکاح

تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے

ہمارے جو اتنے ارمان ہیں ان کا کیا

گن کر دو ہی تو دو ستیں ہیں میری اب ان کی بھی شادی انجوائے نہ کروں یہ تو کوئی بات نہ ہوئی

حیا منہ بنا کر بولی

اب اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں ہے حیا
میں کیا کر سکتی تھی یہ امی ابو کا فیصلہ ہے
فری آہستہ سے بولی

اوکے مان لیا اب شام کو تیار ہو جانا تینوں چلیں گے شاپنگ کرنے
حیا نے بات بدلی

ہاں یہ ٹھیک ہے بھلا سادگی سے ہی نکاح ہو ہم تو بھرپور انجوائے کریں گے
ماہی صنف کر بولی

اوکے ڈن

آج شام 4 بجے تیار رہنا

حیا نے کہا تو ماہی اور فری نے اپنی رضا مندی شامل کی

حیا گھر آئی اور نماز پڑھ کر تیار ہونا شروع ہو گئی
ابھی نہا کر اپنے بالوں میں برش کر رہی تھی کہ احراز کی کال آ گئی
حیا نے دیکھ کر نظر انداز کر دیا

لیکن احراز نے بھی کہاں ہار مانی کال کرتا رہا جب تک حیا نے رسیو نہ کر لی
اسلام و علیکم حیا

وعلیکم السلام

اب کیا مسئلہ ہے مجھے تیار ہونے دیں

حیا چڑ کر بولی

کیوں کہاں جا رہی ہو

شاپنگ پر

اب بتا دیا ہے نا

او کے اللہ حافظ

احراز کو جواب دے کر حیا نے فون بند کرنا چاہا

رکو تو سہی

جی جلدی بولیں مجھے پونی کرنی ہے

حیا نے کہا

پونی

حیا تمہیں پتہ ہے کہ تمہارے بال بہت پیارے ہیں

سلکی سے لمبے گھنے کالے بال

ان کا لمس میں ابھی ابھی اپنے ہاتھوں پر محسوس کرتا ہوں

احراز بے خودی کے عالم میں بولے جا رہا تھا کہ اچانک حیا کی آواز سنائی دی

کیا

لیکن آپ نے میرے بال کب چھوئے

جب ماہی کے روم میں تمہاری پونی کی تھی

توبہ حیا تم کتنی ڈرپوک ہو

کتنا ڈر گئی تھی

احراز نے حیا کا مزاق اڑایا

کیا

تو وہ آپ تھے

اور میں کوئی ڈری نہیں تھی آپ سے

حیا صاف مکر گئی

اچھا ٹھیک ہے نہیں ڈری تھی

یہ اچانک شاپنگ پر کیوں جا رہی ہو

احراز نے بات بدلتے ہوئے کہا

وہ میری دوست ہے نا فری اس کی دو دن بعد شادی ہے تو اس لئے ہم تینوں شاپنگ پر جا رہی ہیں

حیا نے جلدی سے کہا

لیکن احراز تو اس بات پر ہی شکوہ ہو گیا کہ فری کی شادی ہو رہی ہے

جب احراز کچھ دیر نہ بولا تو حیا نے کال کاٹ دی

اور اپنی تیاریوں میں مصروف ہو گئی

ارے میرے پروردگار

یہ تو کوئی بات نہ ہوئی

ارسم کتنی محبت کرتا ہے فریہ سے

آپ نے اگر فریجہ کو اس کے نصیب میں نہیں لکھا تھا تو رسم کے دل میں اس کے لئے محبت کیوں ڈالی

احراز اپنے کمرے میں بیٹھا اللہ سے ناچاہتے ہوئے بھی شکوہ کر رہا تھا کہ اچانک کمرے میں رسم داخل ہوا

اسلام و علیکم میرے شیر

رسم نے چمتے ہوئے کہا

وعلیکم السلام

تو یہاں

احراز نے سرخ آنکھوں سے رسم کو دیکھا

احراز کیا ہوا تو ٹھیک ہے

رسم نے احراز کو غور سے دیکھ کر کہا

ہاں

میں ٹھیک ہوں

احراز بہت آہستہ سے بولا

احراز یار مجھے تیری مدد چاہیے

میں نے ماما سے بات کر لی ہے وہ کہتی ہیں کہ فری کے گھر چلیں گی رشتہ لے کر

تو چل نا میرے ساتھ

رسم نے مسکرا کر کہا

احراز نے بہت تکلیف سے ارسم کو دیکھا

ارسم دیکھ میری بات سن

احراز نے بولنا چاہا لیکن پھر چپ کر گیا

ہاں بول

تجھے اتنی مشکل کیوں ہو رہی ہے بولنے میں

تجھے پتہ تو ہے کہ تیری کوئی بات مجھے بری نہیں لگتی

ارسم اپنائیت سے بولا

یار وہ

بول بھی احراز کیا ہو گیا ہے تجھے

فریحہ کی

دو دن بعد شادی ہے

احراز نے گویا کوئی بم پھوڑا

کیا

تو مزاق کر رہا ہے نا

ارسم احراز کو دیکھ کر بولا

میں مزاق نہیں کر رہا ہوں ارسم آج حیا سے بات ہوئی تھی اس نے بتایا کہ فری کا نکاح ہو رہا

ہے

دیکھ ارسم میری بات سن

ابھی احراز بات کر رہا تھا کہ رسم اٹھ کر باہر نکل گیا

فری میں تو کہتی ہوں کہ تم سفید کپڑے پہنو نکاح والے دن ویسے بھی یہ سنت ہے
حیا نے فری کو دیکھ کر کہا

ہاں فری حیا ٹھیک کہ رہی ہے تم یہی پہنو
ماہی نے بھی اپنی رضا مندی ظاہر کی
ٹھیک ہے جو تم دونوں بہتر سمجھو

فری بولی

اس وقت وہ تینوں شاپنگ مال میں شاپنگ کر رہی تھیں
کپڑے خریدنے کے بعد انہوں نے باقی شاپنگ کی اور اپنے گھر واپس آ گئیں
حیا نے کھانا کھا کر نماز پڑھی اور احراز کے بارے میں سوچنے لگی
انہوں نے ابھی تک فون کیوں نہیں کیا

نہ گڈ نائٹ کا میسج آیا ہے
کہیں وہ ناراض تو نہیں ہو گئے

میں نے بھی تو اتنی بری طرح بات کی تھی ان سے
یہ میں کیا سوچ رہی ہوں مجھے کیا ناراض ہیں تو رہیں
اچھا ہے جان چھوٹ گئی ان سے

حیا نے خود کو ڈانٹا اور سونے کی کوشش کرنے لگی

کچھ دیر میں ہی نیند اس پر مہربان ہو گئی

میرے ہاتھوں پر میرا نام لکھ دو
حیا رانا

آج فری کی مہندی تھی اور وہ تینوں مہندی لگوا رہی تھیں کہ حیا نے مہندی لگانے والی لڑکی سے کہا
لیکن ہاتھوں پر تو اکثر لڑکیاں اپنی محبت کا نام لکھتی ہیں
آپ خود کا نام لکھ رہی ہیں
کیونکہ میں خود سے محبت کرتی ہوں
حیا نے فوراً جواب دیا
جیسی آپ کی مرضی
مہندی والی لڑکی نے کہا اور نام لکھنے لگی
اور ہاں فری کے ہاتھوں پر اس کے ہونے والے شوہر یعنی عامر کا نام لکھ دو
ماہی بولی

اور اس کے ہاتھوں پر حاشر لکھ دو
حیا جلدی سے بولی
نہیں حیا ابھی میں کیسے ان کا نام لکھ لوں
ابھی نکاح تو نہیں ہوا ان سے
ایسے اچھا نہیں لگتا اور اگر کسی نے دیکھ لیا تو

ماہی گھبرا کر جلدی سے بولی

اف ڈرپوک مچھلی

تم کتنی ڈرپوک ہو جب مجھے میرے ہسبنڈ جی ملیں گے ناتب دیکھنا ہر وقت اپنے ہاتھوں پر ان کا
نام لکھ کر پھروں گی

کیوں کہ میں ڈرپوک نہیں ہوں

ارے

جب محبت ہی کر لی ہے تو ڈر کیسا

حیا نے ماہی کا مزاق اڑا کر کہا

ہاں ہاں

ابھی تو صرف باتیں ہیں تمہاری جب ہمارے جی جو ملیں گے

تب دیکھیں گے تمہیں

فری حیا کو دیکھ کر بولی

ہاں تو دیکھ لینا

حیا رانا اللہ جی کے علاوہ اور کسی سے نہیں ڈرتی

اس ظالم دنیا والوں سے بھی نہیں

حیا کی بات پر تینوں کا قہقہہ کمرے میں گونجا

حیا پتہ ہے مجھے کیا لگتا ہے کہ تم اپنے ہسبنڈ جی سے بہت محبت کرو گی

ہے نا

ماہی نے شرارت سے پوچھا

جی ہاں

کیونکہ وہ بھی تو مجھ سے سب سے زیادہ محبت کریں گے

حیا نے مسکرا کر کہا

ہائے حیا اب تو مل ہی جائیں تمہیں تمہارے ہسبنڈ جی

کیونکہ فری کی تو شادی کل ہو جائے گی

اور میری اگلے سال اس لئے تم بھی کر ہی لو شادی

ایویں ہمیں دیکھ کر جلو گی

ماہی نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا

او ہیلو

میں جلوں گی وہ بھی تم دونوں سے

شکل دیکھی ہے تم نے اپنے نمونوں کی

ویسے نا تم دونوں یہ ہی ڈیزور کرتے ہو

بلکہ تم دونوں سڑو گی میرے ہسبنڈ جی سے

میرے ہسبنڈ جی نا

پرینس ہوں گے

دیکھنا

حیا اکڑ کر بولی

او هو

مل ہی جائیں تمہیں تاکہ ہم بھی تو دیکھیں

ماہی منہ بنا کر بولی

اچھا حیا اگر کوئی شخص تم سے محبت کرتا ہو اور تمہیں پرپوز کرے تو تم کیا کرو گی

فری کے اچانک سوال کرنے سے حیا کے دماغ میں احراز کے الفاظ گونجے

(آئی لو یو حیا)

جھوٹے کتنے جھوٹے ہیں وہ دو دن کی محبت تھی دوبارہ کبھی ایک میسج کر کے حال احوال بھی نہیں

پوچھا)

کہاں کھو گئی ہو

جواب تو دو

فری کے پکارنے پر حیا واپس ہوش میں آئی

ہاں

نہیں تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں ایسے سڑک چھاپ نمونوں کے تو پرپوزل ایکسپٹ کروں گی

جو میرے بارے میں سیریس ہوں گے نا وہ میرے گھر رشتہ لے کر آئیں گے

سہی بات ہے

آئی اگری ود یو

ماہی نے حیا کی ہاں میں ہاں ملائی

اسلام و علیکم آ نئی

ارسم کہاں ہے

دو دنوں سے میری کال پک نہیں کر رہا ہے

دو دنوں سے ارسم نہ تو احراز کی کال پک کر رہا تھا اور نہ کمرے سے باہر نکلا تھا

آخر کار احراز اس کے گھر آ گیا اور رضیہ بیگم کو دیکھ کر بولا

بیٹا پتہ نہیں اسے کیا ہو گیا ہے خود کو کمرے میں بند کر کے بیٹھا ہے نا تو کچھ کھا پی رہا ہے اور نہ

دروازہ کھول رہا ہے

تم ہی کچھ کہو اسے کیوں اپنی ماں کو اس عمر میں تکلیف دے رہا ہے

رضیہ بیگم نے رو کر احراز سے کہا

آ نئی پلیز آپ رونا بند کریں میں کچھ کرتا ہوں

احراز کہ کر ارسم کے کمرے کی طرف چل پڑا

ارسم میرے یار

میری بات سن

تو کیوں آ نئی کو تکلیف دے رہا ہے

میری نہیں تو ان کی فکر کر لے

دروازہ کھول دے میرے یار

تو تو میری کوئی بات نہیں ٹالتا میری ہر بات مانتا ہے نا

یار پلیز دروازہ کھول دے

احراز ابھی بات کر ہی رہا تھا کہ ارسم دروازہ کھول کر باہر آ گیا

دو دن پرانے وہی کپڑے

بکھرے بال بڑھی ہوئی شیو سرخ آنکھیں جو کہ رونے اور مسلسل جاگنے کی علامت تھی

احراز نے غور سے ارسم کا جائزہ لیا

اس کا آج نکاح ہے نا

مجھے وہاں جانا ہے احراز

تو سن رہا ہے میں کیا کہ رہا ہوں مجھے وہاں جانا ہے دیکھنا چاہتا ہوں اس خوش نصیب انسان کو

جس کا وہ مقدر ٹھہری

جس کو بن مانگے وہ مل گئی

مجھے جانا ہے احراز

مجھے جانا ہے

ارسم جنونی ایک کیفیت میں بول رہا تھا

احراز کو اس وقت وہ کوئی دیوانہ لگا

تو تو لے کر چلے گا نا مجھے

ارسم نے اچانک احراز کے ہاتھوں کو پکڑ کر کہا

ہاں

تو چل لیکن پہلے کچھ کھا پی لے

احراز نے ارسم کو دیکھ کر کہا

نہیں پہلے مجھے لے کر چل

میں سب کروں گا جو تو کہے گا

لکین پلیز یار

ایک بار صرف ایک بار

ارسم احراز کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی تک لایا

تو احراز نے گاڑی فری کے گھر کی طرف موڑ دی

حیا جاتے ہوئے مجھے بھی پک کر لینا

بھائی بڑی ہیں

ماہی نے حیا کو کہا

ٹھیک ہے ہم آ رہے ہیں تیار رہو

حیا نے کال کاٹ کر خود کو آئینے میں ایک نظر دیکھا تو اپنے کھلے بالوں کو دیکھ کر احراز کی بات یاد آئی

(تمہارے بال بہت خوبصورت ہیں حیا)

میں کیوں سوچ رہی ہوں ان کے بارے میں

بس کرو حیا جب وہ تمہیں بھول گئے ہیں تو تم بھی بھول جاؤ

بس میں اور ان کے بارے میں نہیں سوچوں گی

حیا نے اپنے بالوں کو باندھا اور باہر نکل گئی

ارے یہ آواز کیسی آ رہی ہے
رونے کی آواز لگ رہی ہے
لیکن آج کے دن یوں رونے کی آوازیں
حیا نے اندر سے آنے والی آواز کی طرف اشارہ کیا
میں دیکھتی ہوں جا کر
رکو حیا میں بھی آتی ہوں
ماہی حیا کے ساتھ اندر داخل ہوئی
لیکن اندر کا منظر دیکھ کر دونوں کے حواس سلب ہو گئے
اس منحوس کی وجہ سے ہوا ہے سب
میرے بیٹے کو کھا گئی
میرا جوان بیٹا
ابھی یہ منحوس بیاہ کر نہیں آئی لیکن میرے بیٹے کو کھا گئی
ہائے میرا عامر
رضوانہ بیگم سارے لوگوں کے سامنے فری کو کو سے جا رہی تھیں
جس کی کوئی غلطی بھی نہیں تھی
عامر کل آنے والا تھا لیکن وہاں اچانک حملہ ہونے سے شہید ہو گیا
اور اس کی قصور وار فری ٹھہری

بھابی اب اس میں فری کا کیا قصور ہے موت زندگی تو اللہ کے ہاتھ میں ہے
آخر کار آصفہ بیگم سے مزید برداشت نہ ہوا تو بول پڑیں

ہاں ہاں

قصور وار تو ہم ہیں تمہاری بیٹی تو بہت اچھی ہے تو رکھو اپنی بیٹی کو اپنے پاس سنبھال کر
ایسی منحوس لڑکیاں ہمیشہ ماں باپ کے در پر ہی پڑی رہتی ہیں اور پھر وہی مر جاتی ہیں
کوئی نہیں کرے گا تمہاری اس منحوس بیٹی سے شادی
ایسے ہی مرے گی یہ

رضوانہ بیگم حقارت سے بولیں

بکواس بند کریں آپ اپنی

میں کروں گا ان سے شادی

اور ہمیشہ اپنے پاس رکھوں گا

ارسم جو ابھی احراز کے ساتھ یہاں آیا تھا یہ سب دیکھ کر غصے سے بولا

بس بس رہنے دو میاں

لوگوں کی تعریفیں وصول کرنے کے لئے ایسا بول رہے ہو

جب کرنے کا وقت آتا ہے تو سب سے پہلے تم جیسے لوگ ہی بھاگتے ہیں

رضوانہ بیگم طعنے سے بولیں

بلایں مولوی صاحب کو

میں ابھی نکاح کروں گا ان سے

ارسم نے روتی ہوئی فری کی طرف دیکھ کر کہا

ہاں ہاں بلاؤ

دیکھ لیتے ہیں ابھی

رضوانہ بیگم اس طرح بول رہی تھیں کہ کوئی کہ نہیں سکتا تھا کہ یہ تھوڑی دیر پہلے والی وہی ماں
ہیں جو رو رو کر بد دعائیں دے رہی تھیں

پھر کب مولوی صاحب آئے کب نکاح ہوا فری کو کچھ بھی یاد نہیں تھا ہوش تو تب آیا جب اسے
ارسم کے ساتھ رخصت کیا جا رہا تھا

فری ہی کیا ہوش تو وہاں کسی کو بھی نہ رہا کہ یہ اچانک ہوا کیا

فری رخصت ہو کر ارسم کے گھر آئی تو پہلا سامنا رضیہ بیگم سے ہی ہوا

بیٹا یہ

رضیہ بیگم نے فری کو دیکھ کر کہا

ماما میں نکاح کر کے لایا ہوں انہیں

کیا

لیکن یوں اچانک

ماما میں آپ کو بعد میں سب بتاتا ہوں

پہلے آپ فریحہ کو کمرے میں لے کر جائیں

ارسم نے رضیہ بیگم کو دیکھ کر کہا

ٹھیک ہے

تم میرے کمرے میں آؤ

رضیہ بیگم نے ارسم کو کہا اور فری کو ارسم کے کمرے میں لے گئیں
بیٹا آپ آرام کرو

میں کچھ دیر میں آپ کے پاس آتی ہوں

رضیہ بیگم نے شفقت سے فری کو کہا اور اپنے کمرے میں چلی گئیں

یہ سب کیسے ہوا ارسم یوں اچانک

رضیہ بیگم نے حیرانگی ظاہر کی

ماما آپ کو یاد ہے کہ میں نے آپ سے کہا تھا کہ میں ایک لڑکی سے محبت کرتا ہوں اور اسی سے
شادی کروں گا

ارسم نے رضیہ بیگم کے پاس قدموں میں بیٹھتے ہوئے کہا
ہاں تو

تو یہ ماما کہ آج فریحہ کی شادی ہو رہی تھی کسی اور سے لیکن آپ اللہ کی قدرت تو دیکھیں کہ

اچانک وہ لڑکا شہید ہو گیا اور فریحہ کی شادی مجھ سے

پھر ارسم نے وہاں ہوئی ایک ایک بات بتادی

یہ تو واقعی اللہ کا کرم ہے

کہ اس نے میرے بیٹے کو اس کی خوشی عطا فرمادی

نہیں تو کیسے دو دنوں سے مجنوں بن کے پھر رہے تھے

رضیہ بیگم نے مسکرا کر کہا
چلو کچھ کھا پی لو دو دنوں سے کچھ نہیں کھایا
رضیہ بیگم اٹھتی ہوئی بولیں
جبکہ ارسم بھی ہنستے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا

ارسم کمرے میں داخل ہوا تو فری کو صوفے پر بیٹھی دیکھ کر خود بھی اس کے پاس بیٹھ گیا
اور کھانے کی ٹرے کو سامنے پڑے چھوٹے سے ٹیبل پر رکھ دیا
تم یہاں کیوں بیٹھی ہو

ارسم کے اچانک سوال کرنے سے فری نے گھبرا کر اس کی طرف دیکھا
دیکھو فری یہ مت سمجھنا کہ میں نے تم سے نکاح کر کے تم پر کوئی احسان کیا ہے
تم شاید یقین نہ کرو لیکن جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا مجھے تم سے تبھی محبت ہو گئی تھی
میں تمہارے گھر رشتہ بھی بھیجنے والا تھا لیکن تب بہت دیر ہو گئی تھی
مجھے پتہ چلا کہ تمہارا نکاح ہو رہا ہے
مجھے ایسا لگا کہ میری زندگی ہی ختم ہو گئی ہے
لیکن میرے اللہ کو مجھ پے ترس آ گیا

شاید یہ میری دعاؤں کا ہی اثر ہے کہ جیسے بھی تم آج میرے نکاح میں ہو
میں تمہیں بتا نہیں سکتا کہ میں کتنا خوش ہوں
ارسم مسلسل مسکراے جا رہا تھا

میں تم پر کوئی زبردستی کوئی رشتہ مصلحت نہیں کر رہا
تم جتنا چاہو وقت لے سکتی ہو
میں ہمیشہ تمہارا انتظار کروں گا
اور پلیز تم کچھ کھا لو

پھر جا کر بیڈ پر سو جانا میں یہاں صوفے پر سو جاؤ گا
ارسم نے اپنی بات کی اور جانے کے لئے اٹھا کہ اچانک فری نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا
ارسم نے حیرانگی سے فری کی طرف دیکھا اور بے اختیار مسکرا پڑا
تھینک یو

فار ایوری تھینک
مجھے آپ کی محبت پر کوئی شک نہیں ہے
بس مجھے صرف کچھ دنوں کا وقت چاہیے تاکہ میں اس رشتے کو قبول کر سکوں
میں آپ کو کبھی شکایت کا موقع نہیں دوں گی
فری نے سر جھکا کر کہا

ارسم دوبارہ صوفے پر بیٹھا اور فری کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے بولا
تھینک یو فری

مجھے اور میری محبت کو سمجھنے کے لئے
تمہیں جتنا وقت چاہیے تم لے سکتی ہو اب کھانا کھا کر سو جاؤ
تمہیں آرام کی ضرورت ہے مجھے کچھ کام ہے میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں

اوہاں

آئی لو یو فری

ارسم نے کمرے سے باہر نکلنے سے پہلے پلٹ کر کہا اور پھر مسکرا کر باہر نکل گیا

یا اللہ

تیرا شکر ہے کہ تو نے ارسم کو مایوس نہیں کیا

بے شک تو رحیم و کریم ہے

احراز اپنے کمرے میں لیٹا ہوا تھا اور کافی ریلیکس تھا

آج دو دنوں کی مسلسل ٹینشن سے نجات جو مل گئی تھی

حیا

اف حیا کیا سوچ رہی ہو گی میرے بارے میں

میں بھی تو ایک میسج ہی کر دیتا

احراز نے خود کو ڈانٹتے ہوئے حیا کو کال کی

لیکن آگے سے مسلسل کوئی رسپونس نہ ملنے سے احراز کو شدید غصہ آنے لگا

اور اسی غصے میں احراز نے حیا کو میسج کر دیا

حیا کال پک کرو ابھی ورنہ مجھ سے برا اور کوئی نہیں ہو گا

احراز نے دوبارہ کال کی تو حیا نے کال پک کر لی

نہیں تو کیا کریں گے آپ

ہاں

میں ڈرتی نہیں ہوں آپ سے

جو کرنا ہے کر لیں

میں کیا لگتی ہوں آپ کو

جب چاہا بات کر لی اور جب چاہا چھوڑ دیا

میں ان مینگو لڑکیوں کی طرح نہیں ہوں جو آپ پر مرتی ہوں گی اور آپ سے بات کرنے کے لئے

ترستی ہوں گی

بات کرنا بھی آپ نے شروع کیا تھا اور ختم بھی آپ نے ہی کیا ہے

دوبارہ مجھے کال کرنے کی ضرورت نہیں ہے

سمجھے آپ

اللہ حافظ

ہمیشہ کے لئے

حیا نے ایک ہی سانس میں کہہ کر کال کاٹ دی

مائے اینگری کیٹ

بہت غصے میں لگ رہی ہے

اب اسے مناؤں کیسے

کچھ سوچ احراز

غلطی ساری تیری ہے

احراز کچھ دیر سوچتا رہا پھر اپنی گاڑی کی چابی اٹھائی اور باہر نکل گیا

حیا جب سے گھر آئی تھی بہت اپسٹ تھی
ایک تو فری کو لے کر

اور دوسری وجہ اچانک اسلم کے گھر سے آنے والا پرپوزل تھا
اس لئے سارا غصہ احراز پر نکال دیا
سمجھا کیا ہوا ہے مجھے

آئے بڑے دھمکی دینے والے
حیا خود سے ہی باتیں کر رہی تھی کہ نسرین بیگم کمرے میں داخل ہوئیں
حیا بیٹا ایک بار ٹھنڈے دماغ سے سوچو تو سہی اسلم میں کیا کمی ہے اچھا خاصا پڑھا لکھا خوش شکل گھر
کا بچہ ہے

اور سب سے بڑھ کر تم سے محبت کرتا ہے
تم ہاں کر دو تو حسن کی شادی کے ساتھ ہی تمہارا بھی نکاح کر دیں
رخصتی تمہاری پڑھائی مکمل کرنے پر کر لیں گے
میرے ساتھ ساتھ تمہارے نانو کی بھی یہی خواہش ہے
نسرین بیگم شفقت سے بولیں
کیا

آپ مزاق کر رہی ہیں ناما

آپ جانتی ہیں کہ مجھے ان سے کتنی نفرت ہے اور آپ کو وہ چھپھورے کس سائیڈ سے سلجھے ہوئے لگ رہے ہیں

اور رہ گئی محبت کی بات

تو محبت نہیں ہے انھیں مجھ سے بس میری آنا ختم کر کے اپنی ضد پوری کرنا چاہتے ہیں

لیکن آپ میری بات سن لیں ماما

میں مر بھی رہی ہوئی نا تو بھی اس چراند سے تو شادی نہیں کروں گی

اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے

اور مجھے یقین ہے کہ نانو ہی نہیں آپ بھی میرا ساتھ دیں گی

بات ختم

حیا نے بے حد سنجیدگی سے کہا

ہاے ماما

بہت بھوک لگی ہے کچھ کھانے کو تو دے دیں

پھر میں نے سونا بھی تو ہے سچ میں بہت زیادہ نیند آئی ہے

حیا لاڈ سے بولی

چلو آؤ باہر

نسرین بیگم اٹھتی ہوئی بولیں اور کمرے سے باہر نکل گئیں

جبکہ حیا بھی خود کو کافی ریلیکس محسوس کر رہی تھی

اس بات سے انجان کہ یہ سب احراز سے بات کرنے کا ہی نتیجہ تھا

حیا اپنے کمرے میں آئی اور نماز ادا کر کے سونے کے لئے لیٹ گئی کہ اچانک نظر کھلی ہوئی کھڑکی پر
پڑی

یہ کس نے کھول دی

ہاے

اب اسے بھی میں بند کروں

اٹھو حیا

حیا بولتے ہوئے اٹھی اور کھڑکی بند کرنے لگی کہ سامنے سے سرخ گلابوں کا گلدستہ نظر آیا
کون ہیں آپ

اور آپ کی جرأت کیسے ہوئی یہاں آنے کی رکو ابھی بتاتی ہوں آپ کو
بھا

حیا غصے سے بولی

ابھی حیا حسن کو بلانے ہی والی تھی کہ احراز نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا
شش

میں ہوں احراز

احراز حیا کے سامنے آکر بولا لیکن چہرہ ابھی بھی رومال سے ڈھانپ رکھا تھا

دیکھو حیا ایک بار میری بات سن لو

پھر پکا میں چلا جاؤں گا

اب میں ہاتھ ہٹانے والا ہوں تو پلیز شور مت کرنا

احراز نے کہ کر ہاتھ ہٹا لیا

آپ یہاں کیوں آئیں ہیں

اور میں آپ کی بات کیوں سنو

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی

کٹی کٹی کٹی

حیا منہ بنا کر بولی

اچھا مجھے اندر تو آنے دو پھر مناتا ہوں تمہیں

احراز مسکرا کر بولا

ایسے کیسے آنے دوں

مجھے کیا ملے گا

حیا کا اشارہ احراز کے ہاتھوں میں موجود آئس کریم کی طرف تھا

یہ آئس کریم ملے گی تمہیں

یار اب تو آنے دو

احراز بے چینی سے بولا

اوکے

آجائیں

حیا نے احراز کو راستہ دیتے ہوئے کہا

آپ کی بات سن رہی ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں نے آپکو معاف کر دیا ہے
حیا آئس کریم سے بھرپور انصاف کرتی ہوئی بولی
میں نے آپ کو نہیں دینی ہے اس لئے گھورنا بند کریں
حیا نے گھورتے کر کہا
تو سنو

احراز نے ارسم والی ساری بات حیا کو بتادی
او
یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ فری کو اتنی محبت کرنے والا شوہر مل گیا ویسے مجھے بھی نا وہ عامر بالکل
بھی اچھے نہیں لگتے تھے
حیا منہ بنا کر بولی
تمہیں میرے علاوہ کوئی اور اچھا لگنا بھی نہیں چاہیے
احراز نے حیا کو دیکھ کر کہا
لیکن مجھے تو آپ اچھے نہیں لگتے پر آپ کی آئس کریم بہت اچھی ہے
اس مطلب یہ نہیں ہے کہ میں آپ سے فرینڈ شپ کر لوں گی
حیا نے آئس کریم کا کپ خالی کر کے رکھا اور احراز کو غور سے دیکھنے لگی
آپ پردہ کیوں کرتے ہیں

حیا کے اچانک سوال پر احراز نے بے اختیار اپنے چہرے کو چھوا
پہلے یہ بتاؤ کہ ہماری دوبارہ فرینڈ شپ ہو گئی ہے

احراز نے خود کو کمپوز کر کے کہا
ہاں سوچا جا سکتا ہے اس بارے میں
اب آپ بھی تو ٹینشن میں تھے نا اپنے دوست کی وجہ سے
اوکے

آج سے ہم فرینڈ ہوئے

اس لئے کیونکہ آپ ایک اچھے دوست ہیں
تو اب جب ہماری دوستی ہو چکی ہے تو پھر یہ پردہ نہیں کرنا چاہیے نا
حیا نے کہتے ہوئے احراز کا رومال ہٹانا چاہا کہ احراز نے فوراً حیا کا ہاتھ پکڑ لیا
حیا اپنا وعدہ مت توڑو

احراز نے حیا کو دیکھ کر کہا
لیکن وعدہ تو میں نے یہ کیا تھا نا کہ آپ کی پک نہیں مانگوں گی
حیا معصومیت سے بولی
لیکن میں نے تم سے کیا کہا تھا کہ ہماری شادی کے بعد تم مجھے دیکھ سکتی ہو اس سے پہلے نہیں
اوکے

ہاتھ تو چھوڑیں میرا

حیا کا اشارہ اپنے ہاتھ کی طرف تھا جو ابھی تک احراز کے ہاتھ میں تھا
احراز نے حیا کا ہاتھ چھوڑ دیا لیکن بعد میں موڈ خراب ہو گیا
آپ نے یہ پلکیں نکلی لگائی ہیں نا مجھے امپریس کرنے کے لئے

حیا نے احراز کی لمبی پلکوں کو دیکھ کر کہا
نہیں یہ اور یجنل ہیں
احراز دو ٹوک انداز میں بولا

جھوٹ

حیا منہ بنا کر بولی
سچ ہے یہ کہ میری پلکیں تم سے لمبی ہیں
احراز مسکرا کر بولا

اوہو

یہ مت بھولیں کہ آپ مجھ سے اتنے سال بڑے بھی تو ہیں پھر اگر یہ پلکیں تھوڑی سی لمبی ہو
گئیں تو کیا ہو گیا

ہنہ

اوکے

اللہ حافظ اب جائیں یہاں سے مجھے نیند آئی ہے
حیا نے جمائی لے کر کہا

اوکے اللہ حافظ

سو جاؤ ویسے بھی کافی دیر ہو گئی ہے

احراز اٹھ کر بولا

اور ہاں

دھیان سے جائے گا
میری نظر لگ گئی ہے آپ کو
حیا کھڑکی بند کرتے ہوئے بولی
اور پھر آ کر لیٹ گئی
جب کہ احراز نے مسکرا کر گاڑی سٹارٹ کر دی

ارسم جب کمرے میں داخل ہوا تو فری نماز پڑھ رہی تھی پھر فری نے جاے نماز اٹھا کر اس کی جگہ
پر رکھا اور آ کر بیڈ پر بیٹھ گئی
آپ ادھر بیڈ پر سو جائیں مجھے کوئی پرالیم نہیں ہے
ارسم بیڈ سے اپنا سرہانہ اور کمبل اٹھا رہا تھا
کہ فری نے سر جھکا کر کہا
آر یو شیور
ارسم نے شرارت سے کہا
جی

فری کہ کر بیڈ پر لیٹ گئی اور آنکھیں بند کر لیں
اور سونے کی کوشش کرنے لگی
جبکہ ارسم کتنی دیر اس کا چہرہ دیکھتا رہا اور پھر جانے کب نیند کی وادیوں میں اتر گیا

بیٹا میں سوچ رہی ہوں کہ دو تین دنوں تک تم دونوں کا ولیمہ کر لیں
میرے بھی ارمان پورے ہو جائیں گے جو تمہاری شادی کے لیے سوچیں ہیں
اس وقت وہ سب کھانے کے ٹیبل پر موجود تھے کہ اچانک رضیہ بیگم بولیں
جی ماما جیسا آپ بہتر سمجھیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے
ہے نافر

ارسم نے شرارت سے فری کو دیکھ کر کہا
ج جی
جیسی آپ کی مرضی
فری ہکلا کر بولی تو ارسم بے اختیار مسکرا پڑا
لیکن پھر اپنی مسکراہٹ چھپانے کے لئے منہ پھیر لیا
چلو پھر پرسوں کر لیتے ہیں ولیمہ
رضیہ بیگم نے مسکرا کر کہا
جی ماما میں بھی اپنے جاننے والوں کو انوائٹ کر لیتا ہوں
ابھی فلحال مجھے دیر ہو رہی ہے تو شام میں ملاقات ہوگی
اللہ حافظ

ارسم کہ کر باہر نکل گیا

فری تم خوش ہونا

میرا مطلب ہے کہ وہ جو تمہارے ہسبنڈ ہیں اچھے تو ہیں نا
حیا نے آج یونی سے آف کیا تھا اور اب فری سے سوال جواب کر رہی تھی
ہاں حیا میں خوش ہوں

میرے اللہ نے مجھے میری اوقات سے بہت زیادہ دیا ہے تمہیں پتہ ہے حیا ارسم بہت اچھے ہیں اور
مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں

یہ شاید ان کی سچی محبت ہی کا اثر تھا کہ میں آج ان کے نکاح میں ہوں
فری مسکرا کر بولی
اچھا شکر ہے

مجھے تھوڑی ٹینشن ہو رہی تھی
کل تو میرا دماغ ایسا خراب ہوا کہ تمہارا حال چال بھی نہیں پوچھا
خیر میں آؤں گی تم سے ملنے اپنے سسرال کا ایڈریس سینڈ کر دو
حیا بولی

پرسوں ہمارا ولیمہ ہے حیا
کیا ولیمہ اور تم مجھے اب بتا رہی ہو
حیا غصے سے بولی

مجھے بھی صبح ہی پتہ چلا ہے
تم اور ماہی نے ضرور آنا ہے
میری طرف سے تو تم دونوں ہی ہو گی

فری اداسی سے بولی
نہیں آنی انکل بھی آئیں گے دیکھنا
پتہ نہیں حیا ابھی تک تو گھر سے کسی کا بھی فون نہیں آیا
تم ٹینشن مت لو فری
سب ٹھیک ہو جائے گا
ابھی وہ سب بھی تو ٹینشن میں ہیں
خیر تم ریلیکس رہو آجائیں گے ہم دونوں
اور دیکھنا کیسے رونق لگاتے ہیں
حیا مسکرا کر بولی
حیا بیٹے مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے
حیا ابھی فری سے باتیں کر رہی تھی کہ کمرے میں مختار صاحب داخل ہو کر بولے
اچھا فری بعد میں بات کرتے ہیں
اللہ حافظ
جی میرے ہینڈ سم نانو
بولیں کیا بات کرنی ہے آپ کو
حیا نے موبائل بیڈ پر رکھتے ہوئے کہا
بیٹا وہ نسرین نے بتایا ہے کہ آپ نے اسلم کے رشتے سے انکار کر دیا ہے
جی نانو

مجھے وہ اچھے نہیں لگتے ہیں

حیا نے مختار صاحب کے سوال کا جواب دیا

لیکن بیٹے میں انھیں ہاں کر چکا ہوں

اور مجھے یقین ہے کہ آپ میری زبان کا مان رکھو گے

مختار صاحب نے حیا کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھ کر کہا

نانو لیکن

حیا بیٹے آج تک میں نے آپ کی کوئی بات نہیں ٹالی

مجھے شرمندہ مت ہونے دو

میں مان رکھ لو بیٹے

حیا ابھی بولنے ہی والی تھی کہ مختار صاحب نے اس کی بات کاٹ دی

میں یہ امید لے کر جا رہا ہوں کہ آپ میری بات سمجھ چکے ہو

مختار صاحب نے حیا کے جھکے ہوئے سر پر بوسہ دیا اور باہر نکل گئے

مختار صاحب کے کمرے سے باہر جاتے ہی حیا نے دروازہ لوک کیا

نانو میرے ساتھ ایسے نہیں کر سکتے

حیا بے اختیار رو پڑی

اسے نہیں یاد تھا کہ آخری بار وہ کب روئی تھی

لیکن اب آنسو تھے کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے

اپنی دی ہوئی محبت اور توجہ کا آپ اس طرح بدلہ لیں گے نانو

میری خوشی

میری انا ختم کر کے

اس گھٹیا آدمی کی ضد پوری کر کے

ٹھیک ہے نانو

آپ کو میری خوشی سے زیادہ اپنی دی ہوئی زبان عزیز ہے نا

کر دوں گی خود کو قربان آپ کے لئے

لیکن آپ سے اور اس گھر سے ہر تعلق ختم کر کے

حیا رونے میں مصروف تھی

کہ موبائل کی گھنٹی بجنے سے سر اٹھا کر دیکھا تو احراز کی کال تھی

حیا نے فوراً کال پک کی اس وقت اسے کسی مضبوط سہارے کی ضرورت تھی جو کہ احراز نے پوری کر

دی تھی

خان

حیا بھرائی ہوئی آواز میں بولی

حیا

کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو

بتاؤ مجھے

احراز پریشانی سے بولا

خان نانو

میری شادی کر رہے ہیں
وہ بھی اس اسلم سے آپ کو نہیں پتہ وہ کتنا برا انسان ہے
شرابی عیبی اور سب سے بڑھ کر بیڈ کریکٹر
اس کے لئے میں صرف ایک ضد ہوں وہ صرف مجھ سے بدلہ لینا چاہتا ہے کیونکہ میں نے اس کی
غلیظ آفر کو قبول نہیں کیا
میں نے یہ بات آج تک کسی سے نہیں کی نور اور فری سے بھی نہیں کیونکہ مجھے یقین تھا کہ میری
مرضی کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہو گا
میرا یقین ٹوٹ گیا ہے خان
نانو
نانو مجھے اموشنل بلیک میل کر رہے ہیں
میں ہار گئی ہوں خان اور وہ گھٹیا آدمی جیت گیا ہے
میں کیا کروں خان
مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی
حیا مسلسل رو رہی تھی اور احراز کو یہی بات تکلیف دے رہی تھی
حیا
میری بات سنو
میں ایسا کچھ نہیں ہونے دوں گا
بھروسہ کرتی ہوں نا مجھ پے

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

تم صرف میری ہو اور تمہاری شادی صرف مجھ سے ہوگی
میں ارسم کی طرح نہیں ہوں کہ رونے دھونے بیٹھ جاؤں
مجھے اگر ساری دنیا سے لڑنا بھی پڑانا تو میں لڑوں گا لیکن تمہیں پا کر رہوں گا
وعدہ ہے میرا تم سے

مجھے صرف کل تک کا ٹائم دے دو میں کچھ کرتا ہوں
اوکے

احراز نے حیا سے پوچھا
جی

اور پلینز حیا رونا بند کرو
تمہارے آنسو مجھے تکلیف دے رہے ہیں
میں تم سے کچھ دیر بعد بات کرتا ہوں
اللہ حافظ

اللہ حافظ خان

میں آپ کی کال کا انتظار کروں گی

کہ کر اس نے کال کاٹ دی

حیا نے خود کو کافی حد تک کمپوز کر لیا تھا اور یہ احراز کے دیے ہوئے حوصلے کا ہی نتیجہ تھا

اما

مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے

احراز اس وقت فرحانہ بیگم (احراز کی ماما) کے کمرے میں موجود تھا

ہاں بولو بیٹے کیا بات ہے

ماما مجھے شادی کرنی ہے اور وہ بھی ارجنٹ

بڑی جلدی ہے شادی کروانے کی

فرحانہ بیگم شرارت سے بولیں

تمہارے بابا آجائیں تو ان سے بات کرتی ہوں پھر کل چلیں گے تمہارے چچا کے گھر

ماما میں ملائیکہ کی بات نہیں کر رہا

احراز منہ بنا کر بولا

میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں اور اسی سے شادی کروں گا

کیا

یہ تم کیا کہہ رہے ہو ملائیکہ تمہاری منگیتر ہے تو تمہاری شادی بھی اسی سے ہو گی ہم زبان دے چکے

ہیں انھیں

ایسا نہیں ہو گا ماما

میں صرف حیا سے شادی کروں گا

اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے اگر آپ نے میری بات نہ مانی تو میں خود کو شوٹ کر لوں گا اور آپ

جانتی ہیں کہ میں ایسا کر سکتا ہوں

اب یہ آپ کی مرضی ہے کہ آپ کو اپنا بیٹا چاہئے یا اپنی زبان کا مان

مجھے صبح تک اپنا فیصلہ سنا دیجئے گا
احراز سنجیدگی سے بولا اور تیزی سے اپنے کمرے میں چلا گیا
کیا ہوا یہ احراز اتنے غصے میں کیوں یہاں سے گیا ہے
عباس صاحب کمرے میں داخل ہو کر بولے
فرحانہ بیگم جو احراز کی بات سے شوکڈ ہوئی بیٹھی تھیں اچانک ہوش میں آئیں
وہ

کسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے
اور کہ رہا ہے کہ انکار کی صورت میں خودکشی کر لے گا
عباس میں اپنے بیٹے کو کھو نہیں سکتی
آپ جانتے ہیں وہ کتنا جنونی ہے
ہم اس کی بات مان لیں گے آپ بھائی صاحب سے معذرت کر لیں
فرحانہ بیگم روتی ہوئی بولیں
ایسے کیسے انکار کر دوں
اتنے سالوں کے طے شدہ رشتے ایسے ہی ختم ہو جاتے ہیں کیا
میں خود احراز سے بات کرتا ہوں

عباس صاحب کہہ کر احراز کے کمرے کی طرف چل پڑے

مختار صاحب اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے

ان کا دل تھا کہ پھٹنے کے قریب تھا
ان کی حیا جس سے انھوں نے سب سے زیادہ محبت کی تھی
آج وہ ان کی وجہ سے دکھی تھی وہ جانتے تھے کہ حیا رو رہی ہے
حیا بیٹے مجھے معاف کر دو میں مجبور ہوں
میں آپ کو کھونے کا خود میں حوصلہ نہیں رکھتا
مختار صاحب اپنی ہی سوچوں میں گم تھے کہ اچانک فون کی گھنٹی بجنے سے چونکے
کیسے ہیں نانا جی
فون اٹھاتے ہی اسلم کی آواز گونجی
حیا مان گئی ہے شادی کے لیے
اب تم اسے کچھ نہیں کرو گے
جی جی نانا جی
جب کام ویسے ہی سیدھے طریقے سے ہو رہا ہے تو میں کیوں وہ سب کروں گا
آپ بے فکر رہیں
اسلم مکرو ہنسی ہنستے ہوئے بولا
آ جانا جب دل کرے بارات لے کر
جی نانا جی دو دنوں میں ہی آپ اپنے فرض کو پورا کر دیں کیا ہے نا کہ اب اور صبر نہیں ہوتا
چلیں رکھتا ہوں فون
بائے

کہ کر اسلم نے کال کاٹ دی

یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم

تمہاری شادی صرف ملائکہ سے ہو گی بھول جاؤ اس لڑکی کو
بہت دیکھی ہیں ایسی دو دن کی محبتیں

عباس صاحب احراز کے کمرے میں داخل ہو کر غصے سے بولے
بابا

میں صرف حیا سے شادی کروں گا اور یہی میرا آخری فیصلہ ہے
احراز سرد لہجے میں بولا

اور میں تمہاری ایسی کوئی فضول خواہش پوری نہیں کروں گا
یہ میرا آخری فیصلہ ہے

عباس صاحب غصے سے بولے
ٹھیک ہے بابا

مطلب آپ کو مجھ سے زیادہ اپنی دی ہوئی زبان عزیز ہے

تو مطلب آپ کو اس بات سے بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا کہ میں جیوں یا مروں
اگر میں حیا کو دیا ہوا وعدہ پورا نہیں کر سکتا تو اس زندگی کا بھی کوئی فائدہ نہیں

احراز نے کہ کر اپنی گن نکالی اور اپنی کنپٹی پر رکھ لی

احراز یہ کیا کر رہے ہو

نیچے کرو اسے
لگ جائے گی بیٹے
عباس صاحب بوکھلا ہی تو گئے تھے
کہاں امید تھی انہیں احراز سے اس قسم کی حرکت کی
بابا آپ میری بات مانیں گے یا نہیں
ابھی جواب دیں
احراز اس وقت کوئی جنونی انسان لگ رہا تھا
سرخ آنکھیں جن میں عجیب سی وحشت تھی
عباس صاحب تو سہی میں پریشان ہو گئے تھے
ہا ہا
جیسا تم چاہو گے ویسا ہی ہو گا
اسے نیچے کرو
عباس صاحب جلدی سے بولے
آپ کل میرا رشتہ لے کر جائیں گے حیا کے گھر
اور ایک ہفتے کے اندر شادی کی ڈیٹ فکس کریں گے
ٹھیک ہے احراز بیٹے سب آپ کی مرضی کے مطابق ہو گا
آپ اس گن کو ہٹاؤ
عباس صاحب نے کہا تو احراز نے گن بیڈ پر پھینک دی

تھینک یو

تھینک یو سو مچ بابا

میں ابھی حیا کو یہ خوشخبری دیتا ہوں

احراز عباس صاحب کے گلے لگ کر بولا اور تیزی سے باہر نکل گیا

جبکہ عباس صاحب اپنے کمرے کی طرف چل پڑے

حیا

تمہارے لئے ایک بہت بڑی خوشخبری ہے

پوچھو گی نہیں کہ کیا

آپ بتا دیں خان

حیا آہستہ سی بولی

ہم کل تمہارے گھر آ رہے ہیں رشتہ لے کر

اور پھر ایک ہفتے کے اندر ہماری شادی ہو جائے گی

میں تمہیں بتا نہیں سکتا کہ میں کتنا خوش ہوں

خوشی احراز کی آواز سے چھلک رہی تھی

لیکن خان

آپ تو انگلیخڈ ہیں

یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے اور ویسے بھی یہ بچپن کے تعلق کو میں نہیں مانتا

تم بس ٹینشن نہیں لو

سب ٹھیک ہو گا

انشاللہ

اور تم میرے نکاح میں

احراز مسکرا کر بولا

لیکن خان نانو نہیں مانیں گے

حیا نے اپنی پریشانی بتائی

میں منالوں گا انھیں تم بس تیاریاں شروع کرو

مجھے میری دلہن پرفیکٹ چاہئے

احراز شرارت سے بولا

وہ

مجھے نماز پڑھنی ہے

تو اللہ حافظ

حیا نے جلدی سے کہا

ہاں پڑھ لو اور شکرانے کے نوافل بھی پڑھ لینا کہ میرے جیسا ھینڈسم شریف معصوم اور تم سے

شدید محبت کرنے والا شوہر ملنے والا ہے

احراز کی اس بات پر حیا کا چہرہ سرخ ہو گیا

بائے

حیا نے کہ کر کال کاٹ دی

اور جا کر نماز پڑھنے لگی

نماز مکمل ہوئی تو حیا کو احراز کی بات یاد آئی

کیا واقعی خان ہیں وہ جس کا میں نے ہمیشہ انتظار کیا

میرے ہسبند جی

ویسے خان کہ تو ٹھیک رہے تھے

ہینڈسم کا تو پتہ نہیں کیونکہ ان کی ابھی شکل نہیں دیکھی لیکن ان کی آنکھیں تو بہت پیاری تھیں
لمبی لمبی پلکیں

حیا نے احراز کی آنکھوں کے بارے میں سوچ کر کہا

شریف

ہاں آج تک نہ تو انھوں نے کوئی گھٹیا بات کی ہے اور نہ ہی کوئی ایسی حرکت

معصوم

معصوم شاید ہوں تھوڑے سے

اور محبت کرنے والے

ہاں شاید کرتے ہیں محبت اس لئے تو مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں

اللہ جی اگر یہ آپ کا فیصلہ ہے

تو مجھے دل و جان سے قبول ہے

بس آسانیاں پیدا کیجئے گا پلیز

پڑھو گی شکرانے کے نوافل خان لیکن نکاح ہونے کے بعد

حیا خود سے ہی باتیں کر رہی تھی کہ احراز کا میسج آیا

تم شرماتی ہوئی بہت اچھی لگتی ہو حیا

مائے شائے کیٹ

حیا میسج پڑھ کر کھل کر مسکرائی

تھینک یو خان

حیا نے احراز کا تصور کرتے ہوئے کہا

کیا ہوا کیا کہا احراز نے

عباس صاحب کمرے میں داخل ہوئے تو فرحانہ بیگم جلدی سے بولیں

میں فراز (ماہی کے پاپا) کو انکار کرنے والا ہوں

میں نے آج تک اسے اتنا جنونی ہوتے ہوئے نہیں دیکھا

میں یہ نقصان افورڈ نہیں کر سکتا

مجھے میرے بیٹے کی زندگی بہت عزیز ہے

میں صبح ہی فراز کی طرف جاؤں گا اور معذرت کر لوں گا

عباس صاحب تھکے ہوئے انداز میں بولے

جی

میں نے تو آپ سے پہلے ہی کہا تھا

ہم اپنے بیٹے کی خوشی میں ہی خوش ہیں
فرحانہ بیگم ہلکے سے مسکرائیں
تو عباس صاحب بھی مسکرانے لگے

ارے بھائی آپ
یوں اچانک مجھے بلا لیا ہوتا
آپ نے کیوں تکلیف کی
فراز صاحب نے صبح سویرے ہی عباس صاحب کو دیکھ کر کہا
فراز مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے
جی بولیں بھائی
کیا ہوا آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں
پریشانی عباس صاحب کے چہرے سے دیکھائی دے رہی تھی
فراز وہ

دیکھو میری بات سمجھنے کی کوشش کرنا میں بہت مجبور ہوں
میں ملائیکہ اور احراز کی منگنی کو ختم کر رہا ہوں
تم ملائیکہ کی شادی کہیں اور جگہ کر دو
اصل میں احراز یہ شادی کرنا نہیں چاہتا وہ کسی اور سے محبت کرتا ہے
اور ایک ہفتے کے اندر شادی کر رہا ہے

میرے انکار کی صورت میں اس نے خودکشی کرنے کی کوشش کی ہے
میں اپنے بیٹے کو کھو نہیں سکتا ہوں فراز
مجھے معاف کر دینا

میں امی کی آخری خواہش پوری نہیں کر سکا
اب میں چلتا ہوں

میں امید کرتا ہوں کہ اس وجہ سے ہمارے رشتے میں کوئی کھوٹ پیدا نہیں ہوگی
اور ہاں کچھ بھی ہو جائے لیکن ماہی میری بہو ضرور بنے گی
یہ وعدہ ہے میرا تم سے

عباس صاحب نے کہا اور گھر سے باہر نکل گئے جبکہ فراز صاحب صدمے سے نڈھال ہو گئے
فراز سنبھالیں خود کو
ثانیہ بیگم پریشانی سے بولیں
کیسے سنبھالوں ثانیہ

میری ملائکہ کا گھر بسنے سے پہلے ہی اجڑ گیا
اللہ سب بہتر کریں گے فراز

انشاللہ آپ دیکھیے گا ہماری ملائکہ کو کوئی اور بہت اچھا لڑکا مل جائے گا
احراز اس کے نصیب میں ہی نہیں تھا
اللہ بس میری بچی کا نصیب اچھا کرے
آمین

ثانیہ بیگم فراز صاحب کو تسلیاں دے رہی تھیں جبکہ ملائکہ دروازے کے پیچھے کھڑی سب باتیں سن چکی تھی

ملائکہ بھاگ کر اپنے کمرے میں گئی اور دروازہ لوک کر لیا
احراز تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے
سمجھتے کیا ہو تم مجھے

ہاں

تم مجھے رجیکٹ کرو گے
مجھے

جس پر ہزاروں لڑکے مرتے ہیں
مجھ سے بات کرنے کے لئے ترستے ہیں
تم کیا میں تمہیں رجیکٹ کرتی ہوں
شادی کرنے والے ہو
اپنی پسند سے

تمہاری شادی تو جب ہو گی تب ہو گی
لیکن تمہاری شادی سے پہلے میں خود شادی کروں گی
آئی پرومس ٹو مائے سیلف

ملائکہ جذبات میں خود ہی سب فیصلے کرے جا رہی تھی
یہ سوچے بغیر کہ جذبات میں کیے گئے فیصلے صرف نقصان کا باعث بنتے ہیں

لیکن یہ بات ملائکہ کو کون سمجھائے

میں آج آپ یونی تشریف لائیں گی یا نہیں
تاکہ پھر میں بھی نہ جاؤں کل تو آپ دونوں شہزادیوں کی چھٹی تھی
تو یہ کنیز بچاری اکیلی بور ہوتی رہی پھر آخر کار گھر واپس آ گئی
مجھے یہ سمجھ نہیں آتی حیا تمہارا کیا مسئلہ ہے
فری کی تو شادی ہو گئی ہے اس لئے فلحال بڑی ہے تم تو ابھی ویلی ہو
ماہی نے صبح ہی حیا کو کال کر کے باتیں سنانی شروع کر دیں
ایم سوری نور مجھے تمہیں بتا دینا چاہیے تھا ایکچوالی میری تھوڑی ٹینشن میں ہوں
حیا تم ٹھیک تو ہو نا
تم نے مجھے سوری بولا وہ بھی اتنی آسانی سے
ماہی کی سوئی تو سوری لفظ پر ہی اٹک گئی باقی بات تو جیسے سنی ہی نہیں
ہاں بولا
میری مرضی
دل کیا تو کر لی سوری
جی آئی ماما
اچھا حیا میں بعد میں بات کرتی ہوں وہ اصل میں بڑے پایا آئے ہیں
اللہ حافظ

ماہی نے کہ کر کال بند کر دی

بڑے پاپا یعنی خان کے بابا

پکا وہ خان اور ملائکہ آپ کی منگنی توڑنے گئے ہوں گے

یا اللہ جی

مجھے معاف کر دیں میری وجہ سے یہ رشتہ ختم ہو رہا ہے

حیا

کھانا کھا لو

رات کو بھی ٹھیک سے نہیں کھایا

حیا ابھی خود سے ہی باتیں کر رہی تھی کہ نسرین بیگم کمرے میں داخل ہوتی ہوئی بولیں

جی ماما

حیا نے چہرے کا رخ موڑ کر کہا

یہ اس کی ناراضگی کی علامت تھی

جو کہ نسرین بیگم نے نوٹ کی پر کچھ بولے بغیر پلٹ گئیں

حیا اٹھی منہ ہاتھ دھویا اور باہر چلی گئی

مشکل سے تھوڑا سا ناشتہ کیا اور اپنے کمرے میں واپس آ گئی

ابھی اسے بیٹھے ہوئے مشکل سے دس منٹ ہوئے ہوں گے کہ احراز کی کال آ گئی

اسلام و علیکم

کیسی ہو

حیا نے کال پک کی تو احراز کی چمکتی ہوئی آواز سنائی دی

وعلیکم السلام

الحمد للہ بالکل ٹھیک

اور آپ

حیا نے کہا

میں تو بہت خوش ہوں اور تمہارے لئے ایک سرپرائز ہے

احراز شرارت سے بولا

میرے لئے

کیا

گس کرو

مجھے نہیں پتہ خان آپ بتادیں

اوکے

تو سرپرائز یہ ہے کہ میری منگنی بابا توڑ آئے ہیں اور ہم آج شام تمہارے گھر آ رہے ہیں رشتہ

لینے

تیار رہنا

حیا یہ بات سن کر بالکل خاموش ہو گئی

کیا ہوا حیا تم خوش نہیں ہوئی

احراز نے حیرانگی ظاہر کی

نہیں خان میں خوش ہوں
بس کافی گلٹ فیل کر رہی ہوں
میں نے آج تک کبھی کسی کا حق نہیں چھینا
لیکن اب میں نے کسی کی خوشیاں ہی چھین لیں
حیا اداسی سے بولی
تم نے کسی کا حق نہیں چھینا ہے حیا
مجھ پر ہمیشہ سے صرف تمہارا حق تھا ہے اور رہے گا
اور صرف تمہارے ساتھ خوش رہوں گا حیا
اگر میری ملائکہ سے شادی ہو بھی جاتی جو کہ کبھی ہونی نہیں تھی تو میں نہ تو خود خوش رہتا نہ اسے
رکھتا
اس سے تو بہتر ہے ناکہ یہ رشتہ ختم ہو گیا
اس لئے یہ فضول سوچیں چوڑو
اور خود کو ریلیکس کرو
مجھے میری دلہن بہت فریش چاہئے
احراز مسکرا کر بولا
جبکہ حیا اس بات پر بلش کرنے لگی
کیا ہوا کچھ بولو گی نہیں
حیا میں نے ایک بات نوٹ کی ہے تم کافی بدل گئی ہو ان دنوں

احراز نے کہا

نہیں وہ بس تھوڑی سیریس رہنے لگی ہوں

کبھی نہ کبھی تو ہونا تھا نا

اس لئے اب ہو گئی

حیا نے سنجیدگی سے کہا

نہیں تم ایسے بالکل بھی اچھی نہیں لگتی ہو

مجھے میری پہلی والی حیا چاہیے

چلبلی سی

تمہاری وہ معصوم ہی حرکتیں

بہت پیاری سی ہیں

یو نو جان لیوا

میں نے یہ بات نوٹ کی ہے

کہ تم بولتی زیادہ ہو

لیکن کبھی بد تمیزی نہیں کرتی

اور تمہیں پتہ ہے حیا تمہاری انہی حرکتوں کی وجہ سے تو مجھے تم سے محبت ہوئی ہے

اسی لئے تو کہتا ہوں کہ میری حیا پرفیکٹ ہے

اور مجھ جیسے پرفیکٹ انسان کے لئے بنی ہے

اس لئے خود کو ٹھیک کرو میرے لئے

احراز آخر میں شرارت سے بولا

اللہ حافظ خان

وہ مجھے کچھ کام ہے

حیا جلدی سے بولی

تمہیں جھوٹ بولنا نہیں آتا حیا

اس لئے بولا بھی مت کرو

سیدھی طرح کال بند کر دو

شرماگئی ہونا

چلو تمہیں زیادہ تنگ نہیں کرتا

اللہ حافظ

اور آئی لو پو

مائے انوسینٹ کیٹ

احراز نے کہ کر کال بند کر دی

جبکہ حیا مسکرا کر بیڈ پر لیٹ گئی

شام کو حیا کے گھر عباس صاحب فرحانہ بیگم سمیت احراز اور ثنا بھی موجود تھے

وہ اصل میں ہمارے بیٹے احراز کو آپ کی بیٹی حیا سے محبت ہو گئی ہے تو اس لئے ہم ان دونوں کی

شادی کرنا چاہتے ہیں

کچھ دیر سلام دعا کرنے کے بعد عباس صاحب نے اپنے آنے کی وجہ بتائی

جی لیکن حیا کا تو رشتہ طے ہو چکا ہے

مختار صاحب نے تحمل سے کہا

لیکن میں حیا سے بہت محبت کرتا ہوں نانو میں اسے ہمیشہ خوش رکھوں گا

پلیز میرے ساتھ ایسے مت کریں

میں حیا کے بغیر جی نہیں سکتا

پلیز نانو

احراز اپنی جگہ سے اٹھ کر مختار صاحب کے قدموں میں بیٹھ کر ان کے ہاتھوں کو پکڑے ان سے کہ

رہا تھا

گویا اپنی محبت کا یقین دلا رہا ہو

مجھے معاف کر دو بیٹے میں آپ کی خواہش پوری نہیں کر سکتا

میں مجبور ہوں

مختار صاحب بہت تکلیف سے گزرتے ہوئے یہ چند الفاظ کہے

نانو مجھے آپ سے اکیلے میں کچھ بات کرنی ہے

احراز مختار صاحب کے انکار کی وجہ جاننا چاہتا تھا

کیونکہ یہ بات تو پکی تھی کہ مختار صاحب خود بھی اسلم سے حیا کی شادی نہیں کرنا چاہتے

اور یہ بات احراز نے بہت غور سے نوٹ کی تھی

ٹھیک ہے میرے کمرے میں آ جاؤ

مختار صاحب کہ کر اپنے کمرے کی طرف چل پڑے تو احراز بھی ان کے پیچھے آنے لگا
نانو آخر کیا وجہ ہے کہ آپ حیا کی شادی اس گنڈے موالی سے کر رہے ہیں
آپ تو حیا سے بہت محبت کرتے ہیں تو پھر اپنے ہاتھوں سے اس کی زندگی کیوں برباد کر رہے ہیں
احراز نے کمرے کو لوک کر کے مختار صاحب سے کہا

یہ میں اس کے بھلے کے لئے کر رہا ہوں

مختار صاحب بھرائی ہوئی آواز میں بولے
لیکن حیا اس رشتے سے راضی نہیں ہے نانو
وہ یہ شادی کرنا نہیں چاہتی نفرت کرتی ہے وہ اسلم سے

آپ پلیز یہ رشتہ ختم کر دیں
آپ کو اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ کچھ نہیں کر سکتا
آئی پرومیس

میں حیا کو کچھ نہیں ہونے دوں گا
پلیز مجھ پر بھروسہ کریں

احراز نے مختار صاحب کو یقین دلایا

بیٹے آپ خود کو کیوں خطرے میں ڈال رہے ہو

آپ نہیں جانتے وہ بہت برا انسان ہے

میں نے اس کے رشتے سے انکار کر دیا تو اس نے حیا کو جان سے مارنے کی دھمکی دی ہے

میں حیا کو کھو نہیں سکتا

اگر حیا کی شادی اسلم سے ہو گئی تو وہ زندہ تو رہے گی
مختار صاحب اذیت سے بول رہے تھے
آپ کو کیا لگتا ہے کہ اس جیسے انسان کے ساتھ حیا جو زندگی گزارے گی وہ زندگی ہو گی
وہ موت سے بھی بدتر زندگی گزارے گی اس درندے کے ساتھ
اور موت زندگی تو اللہ کے ہاتھ میں ہے نانو
کوئی انسان کسی کی زندگی کیسے لے سکتا ہے
میں حیا کے بغیر مر جاؤں گا نانو
آئی سویر
اگر آپ کی طرف سے انکار ہوا تو میں خودکشی کر لوں گا
پلیز نانو
مجھے مایوس نہ کریں
احراز بھرائی ہوئی آواز میں بولا
مختار صاحب کچھ دیر تو خاموش رہے پھر بولے
ٹھیک ہے بیٹے
مجھے آپ کی محبت پر کوئی شک نہیں ہے
آپ ٹھیک کہ رہے ہو بیٹے میں اپنے ہاتھوں سے اپنی گڑیا کی زندگی برباد کر رہا تھا
لیکن اللہ کا شکر ہے کہ وقت پر مجھے سمجھ آ گیا
کہ میری حیا کے لئے کیا بہتر ہے

چلو باہر سب کو جا کر خوش خبری دیتے ہیں
مختار صاحب مسکرا کر بولے اور کمرے سے باہر نکل گئے
اللہ آپ کا شکر ہے

احراز کہ کر خود بھی کمرے سے باہر نکل گیا
ہمیں یہ رشتہ قبول ہے

مختار صاحب نے آ کر سب کو خوشخبری سنائی
یہ تو بہت خوشی کی خبر ہے
چلیں پھر شادی کی ڈیٹ بھی فکس کر لیتے ہیں
ہمیں تو ہماری بچی ایک ہفتے کے اندر اندر چاہیے
فرحانہ بیگم مسکرا کر بولیں

جی ٹھیک ہے جیسی آپ لوگوں کی مرضی
اس جمعہ کو بچوں کا نکاح کر لیتے ہیں
مختار صاحب نے اپنا فیصلہ سنایا
جی ٹھیک ہے

عباس صاحب نے اپنی رائے دی
چلیں اب ہماری بیٹی بھی ہمیں دکھا دیں
فرحانہ بیگم بولیں

میں حیا کو بلا کر لاتی ہوں

اپنے کمرے میں ہو گی

نسرین بیگم نے کہا

نہیں ہم اس کے کمرے میں چلے جاتے ہیں

ثنا کھڑی ہوتی ہوئی بولی

ہاں یہ ٹھیک ہے

پھر فرحانہ بیگم اور ثنا حیا کے کمرے میں چلی گئیں

فرحانہ بیگم اور ثنا جب حیا کے کمرے میں داخل ہوئیں تو حیا مغرب کی نماز پڑھ رہی تھی

ماشاء اللہ

کتنی پیاری ہے حیا ماما مان گئے احراز کی چوائس کو

ثنا حیا کو دیکھ کر بولی

ہاں ماشاء اللہ

اتنی پیاری ہے اسی لئے تو احراز کو محبت ہوئی ہے اس لئے

جیسے ہی حیا نماز سے فارغ ہوئی تو فرحانہ بیگم نے حیا کو دیکھ کر کہا

اسلام و علیکم آئی

حیا نے مسکرا کر سلام کیا

وعلیکم السلام

کیسے ہو بیٹا

الحمد للہ بالکل ٹھیک

بیٹا میرے خیال میں آپ تو ماہ نور کی دوست ہو

فرحانہ بیگم نے حیا کو اپنے پاس بیٹھاتے ہوئے کہا

جی آئی میں نور کی دوست حیا ہوں

آپ نے مجھے عمر بھائی کی شادی میں دیکھا ہو گا

حیا مسکرا کر بولی

جی بیٹا

آپ کو پتہ ہے کہ ہم آپ کا رشتہ اپنے بیٹے احراز کے لئے مانگنے آئے ہیں

آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں

فرحانہ بیگم نے شفقت سے پوچھا

حیا نے پہلے نسرین بیگم کی جانب دیکھا تو انہوں نے ہاں میں سر ہلایا پھر حیا نے بھی ہاں میں جواب

دے دیا

ماشاء اللہ

بہت فرما بردار بچی ہے

بس پھر ٹھیک ہے ہم اپنی امانت کو کچھ دنوں کے لیے آپ کے پاس چھوڑ رہے ہیں

پھر ہم اس جمعہ کو اپنی امانت کو یہاں سے لے جائیں گے

فرحانہ بیگم مسکرا کر نسرین بیگم سے بولیں

اب اجازت دیں شادی کی تیاریاں بھی تو کرنی ہیں

فرحانہ بیگم جانے کے لئے کھڑی ہوئیں
پھر حیا کے سر پر بوسہ دینے کے بعد باہر نکل گئیں
مل لیا حیا بیٹے سے

عباس صاحب نے کہا
جی مل لیا ہماری سوچ سے بڑھ کر پیاری ہے
فرحانہ بیگم مسکرا کر بولی
چلیں پھر اب اجازت دیں
عباس صاحب کھڑے ہوتے ہوئے بولے
خیریت سے جاؤ بیٹے

اللہ حافظ
مختار صاحب شفقت سے بولے
اللہ حافظ کہ کر وہ سب باہر نکل گئے

ابو تو پھر اسلم کے رشتے کو فون کر کے انکار کر دوں
نسرین بیگم مختار صاحب سے مخاطب ہوئیں
نہیں رہنے دو

ایک بار شادی ہو جانے دو
میں کوئی تماشا نہیں دیکھنا چاہتا

مختار صاحب کہ کر اپنے کمرے میں چلے گئے
تو پھر نسرین بیگم بھی اپنے کام کرنے لگیں

حیا عشا کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو احراز کی کال آگئی
اسلام و علیکم

احراز نے مسکرا کر حیا پر سلامتی بھیجی
وعلیکم السلام

حیا نے بھی مسکرا کر کہا
واہ میری مانو بلی

ماما پر ایسا کیا جادو کر دیا ہے کہ وہ تمہاری دیوانی ہو گئی ہیں
سچ میں جب سے گھر آئی ہیں تمہاری تعریفیں کیے جا رہی ہیں
دل جیت لیا ہے تم نے ان کا
ہاے

مطلب میرا خواب ہی رہ جائے گا
ساس بہو کی لڑائی دیکھ کر انجوائے کرنا
احراز شرارت سے بولا

وہی جادو جو آپ پر کیا ہے
آپ کی مانو بلی نے

احراز کہاں حیا سے ایسے جواب کی توقع کرتا تھا اس لئے کچھ دیر کے بعد بولا
اللہ کا شکر ہے کہ میری وہی پہلے والی چلبلی سی حیا واپس آ گئی
کیا بات ہے حیا

میری بڑی فرمانبرداری کر رہی ہو
اچھی بات ہے

شادی کے بعد بھی تو کرنی ہے نا
اس لئے ابھی سے سٹارٹ کر دو
ویسے بھی شادی میں دو تین دن ہی بچے ہیں
احراز شرارتی لہجے میں بولا
وہی تو

اب آپ کی فرمانبرداری نہیں کروں گی تو اور کس کی کروں گی خان
آخر کو میرا سب کچھ تو آپ ہی ہیں نا
حیا مسکرا کر بولی

حیا تم ٹھیک تو ہو نا
مجھے لگتا ہے کہ تم مجھے مارنے کے پورے ارادے کیے بیٹھی ہو
احراز شوکڈ ہی تو ہو گیا تھا

حیا کی ایسی باتوں سے
جی

الحمد للہ خان میں بالکل ٹھیک ہوں

وہ کیا ہے ناکہ آپ مجھ سے اتنی محبت کرتے ہیں تو اس لیے میرے دل میں بھی تو آپ کے لئے
محبت پیدا ہو گی نا

حیا بظاہر نارمل بات کر رہی تھی

لیکن احراز مسلسل شوکڈ ہوئے جارہا تھا

اچھا کل ارسم کا ولیمہ ہے تو تم آؤ گی نا

احراز نے بات بدلی

کیا ہوا شرمائے گئے ہیں

میرے شرمیلے خان

آپ مجھے اتنے دنوں سے تنگ کر رہے تھے تو میں نے سوچا کہ تھوڑا سا آپ کو بھی تنگ کر لوں

حیا شرارت سے بولی

ہاے

مطلب تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہوئی

احراز نے کہا

جی نہیں

محبت ایسے تھوڑی ہو جاتی ہے

اس کے لیے ٹائم لگتا ہے

حیا نے اپنا لوجک بتایا

تم ایک بار میرے پاس آؤ تو سہی دیکھنا مجبور کر دوں گا مجھ سے محبت کرنے کے لئے
احراز نے یقین کے ساتھ کہا
تب کی تب دیکھی جائے گی

فلحال تو میں ضرور آؤں گی ولیمے پر کیونکہ کل میری دوست فری کا بھی ولیمہ ہے
تو اسے انٹرٹین کون کرے گا اس لئے میرا آنا تو لازمی ہے نا
حیا نے بات بدلی

ہاں دیکھنا تم ہم دونوں کیسے رونق لگاتے ہیں
احراز نے کہا

اوکے جی پھر کل ہی ملاقات ہوگی آپ سے
فلحال کے لئے اللہ حافظ
اور گڈ نائٹ

ھیو آمائے ڈریم

حیا نے مسکرا کر کہا اور کال بند کر دی

ملائکہ کو جب پتہ چلا کہ تین دن بعد احراز کی شادی ہے تو تب سے وہ بے چینی سے سوچ رہی تھی
کہ آخر کیا کرے کہ احراز پر یہ بات ظاہر ہو کہ وہ اس کے انتظار میں نہیں بیٹھی ہے کہ اگر اس
نے ملائکہ سے شادی نہیں کی تو کوئی اور بھی نہیں کرے گا
بلا آخر ملائکہ نے اپنا فون نکالا اور کامران کو کال کی

اسلام و علیکم ملائکہ

کیا حال ہے

کامران خوشی سے جھوم ہی تو اٹھا تھا

اسے کہاں یقین تھا کہ کبھی ملائکہ بھی خود سے اسے کال کرے گی

مجھے تم سے ارجنٹ ملنا ہے

ایڈریس میں تمہیں ٹیکس کر دوں گی

ٹائم پر آ جانا

بائے

ملائکہ نے اپنی بات کی اور کامران کا جواب سنے بغیر کال کاٹ

ملائکہ کو مجھ سے کیا کام ہو گا

خیر کل پتہ چل ہی جائے گا

کامران سوچتے ہوئے اپنے گھر کی طرف چل پڑا

حیاء ریڈ کلر کا فراک پہنے اپنے گیلے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی کہ احراز کا میسج آیا

حیاء آج ریڈ کلر کے کپڑے پہنا

ریڈ میرافیورٹ کلر ہے

حیاء نے میسج پڑھا اور مسکرانے لگی

اب تو ریڈ کلر نہیں پہن کر جاؤں گی

خان

آپ کے چہرے کے امپریشن بھی تو دیکھنے ہیں
کہ اگر آپ کی نافرمانی کی جائے تو آپ کیا کرتے ہیں
حیا نے کہا اور گولڈن کلر کا فراک نکال کر پہن لیا
باقی تیاری کی اور باہر نکل گئی
بھائی آجائیں ڈراپ کر دیں مجھے
حیا نے حسن کو آواز دی
آ جاؤ

حسن اٹھتا ہوا بولا

پھر حیا گاڑی میں بیٹھ گئی اور گاڑی ارسم کے گھر کی طرف چل پڑی
تم محبت کرتے ہو مجھ سے
رائٹ

کیا کر سکتے ہو میرے لئے

اس وقت ملائکہ اور کامران ایک ریسٹورنٹ میں موجود تھے تو ملائکہ نے کامران کو غور سے دیکھ کر
کہا

ہاں میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں تم جو بولو گی میں وہ کرنے کے لئے تیار ہوں

یہاں تک کے اپنی جان

زیادہ اور ایکٹنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے

تم بس میری بات مان لو اتنا ہی کافی ہے
ملائکہ نے کامران کی بات کاٹ کر غصے سے کہا
تم بولو ملائکہ

میں وہ سب کروں گا جو تم بولو گی
کامران جذباتی لہجے میں بولا
تو ٹھیک ہے

تم میرے ساتھ نکاح کرو گے اور وہ بھی ابھی
ملائکہ نے کہا

لیکن کامران اس بات پر بے یقینی سے ملائکہ کو دیکھے گیا
کیا ہوا

جواب دو

کرو گے یا نہیں

نہیں تو میں کسی اور کو ڈھونڈ لیتی ہوں

ملائکہ نے سرد لہجے میں کہتے ہوئے کامران کو گھورا

نہیں نہیں ملائکہ تم غلط سمجھ رہی ہو

میں تو بس اس بات پر تھوڑا سا شوکڈ ہو گیا تھا

کہ کیا دعائیں ایسے بھی قبول ہوتی ہیں

کامران مسکرا کر بولا

میں تمہاری یہ فضول باتیں سننے کے لئے یہاں نہیں بیٹھی ہوں
جواب دو کہ ابھی اور اسی وقت تم میرے ساتھ کوٹ میرج کرو گے
ہاں کروں گا

لیکن ملائکہ تم مجھے تھوڑا ٹائم دے دیتی تو ہم دھوم دھام سے شادی کر لیتے
ملائکہ نے ایک غصیلی نگاہ کامران پر ڈالی اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی
چلو میرے ساتھ

ملائکہ نے کہا اور اپنی گاڑی کی طرف چل پڑی

حیا نے ارسم کے گھر پہنچ کر حسن کو آنے کا ٹائم بتایا اور اندر چلی گئی
اندر رش زیادہ ہونے کی وجہ سے حیا ایک کونے میں جا کر کھڑی ہو گئی
کیونکہ حیا کو ہمیشہ سے زیادہ لوگوں کی موجودگی میں گھبراہٹ ہونے لگتی تھی
فری تو پالر میں ہو گی
پر یہ نور ابھی تک کیوں نہیں آئی
حیا نے ٹائم دیکھتے ہوئے کہا

کہ اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کو محسوس کرتے ہوئے مڑی
تو دیکھا کہ احراز بلیک کرتا شلوار میں اپنی بھرپور جو برو پرسنالٹی کے ساتھ موجود تھا
لیکن رومال سے چہرہ ڈھانپ رکھا تھا
میں نے تم سے کچھ کہا تھا حیا

احراز نے حیا کا بھرپور جائزہ لے کر سرد لہجے میں کہا
ہاں تو

میرا دل نہیں کیا ریڈ کلر پہننے کو
اس لئے نہیں پہنا اب کوئی مجبوری تھوڑی ہے
حیا قدرے لا پرواہی سے بولی
مجبوری ہے

کیونکہ میں نے کہا تھا
احراز غصے سے بولا

میں آپ کی غلام نہیں ہوں خان کہ آپ کی مرضی کے مطابق جیوں
حیا کو احراز کی بات شدید بری لگی اس لے غصے سے بولی
(مطلب کہ اپنی کوئی چوائس ہی نہیں ہے)

کیا ہو جاتا حیا اگر تم میری بات مان لیتی
میری یہ چھوٹی سی خواہش پوری کر دیتی
کتنے یقین کے ساتھ تمہیں کہا تھا میں نے
احراز نے اپنے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا

اوکے

آئی ایم سوری

خان

میں آپ کا دل نہیں دکھانا چاہتی تھی
میں بس چیک کرنا چاہتی تھی کہ آپ کا ری ایکشن کیا ہو گا
اگر میں نے آپ کی نافرمانی کی تو کہیں آپ غصہ تو نہیں کریں گے
لیکن آپ نے کیا مجھ پے غصہ

حیا منہ بنا کر بولی
پھر کنٹرول بھی تو کر لیا
میں تمہیں کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتا ہوں حیا
اور ویسے بھی تم کہاں میرا غصہ افورڈ کر سکتی ہو
یاد ہے کیسے بے ہوش ہو گئی تھی
لیکن اب سوچ رہا ہوں کہ تمہیں کوئی سزا تو ملنی چاہئے
احراز شرارت سے بولا

کیا
کیا سزا دیں گے آپ مجھے
حیا نے جلدی سے کہا
ابھی نہیں دوں گا سو ریلیکس
ڈیو رہی تم پر

ہاں ہاں دیکھ لوں گی آپ کی سزا کو
ڈرتی نہیں ہوں میں آپ سے

اچھا

میں بھی حیا رانا ہوں

حیا اکڑ کر بولی

ایک تو آپ مجھے گھورنا بند کریں

اپنی ان آنکھوں سے جن پر فیک پلکیں لگائے پھرتے ہیں

حیا نے احراز کے مسلسل گھورنے پر اسے کہا

اتنی پیاری لگ رہی ہو تو گھورنا تو بنتا ہے نا

اور کوئی فیک پلکیں نہیں ہیں میری اور یجنل ہیں

احراز نے اترا کر کہا

جھوٹ

مسکرا کم لگایا کریں

لڑکے ہو کر مسکرا لگاتے ہیں

شرم نہیں آتی آپ کو

حیا ترچھی نگاہوں سے احراز کو دیکھتے ہوئے بولی

اچھا تو اگر میں مسکرا لگاتا ہوں تو تم بھی لپسٹک کم لگایا کرو

جب دیکھو ریڈ لپس کیے پھرتی ہو

احراز نے بھی حیا کو چڑایا حالانکہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ حیا کے لپس قدرتی اسی کلر کے تھے

میں کوئی لپسٹک نہیں لگاتی ہوں اچھا میرے لپس اسی کلر کے ہیں

لیکن آپ ضرور فیک پلکیں لگا کر پھرتے ہیں
اچھا ویسے یہ تو بتائیں کہ آپ ہر وقت انھیں لگا کر پھرتے ہیں یا صرف تب لگاتے ہیں جب مجھ
سے ملنا ہو

حیا بولی
اللہ کا شکر ہے کہ یہ بچپن سے ہی میرے ساتھ لگی ہوئی ہیں
جھوٹ

جھوٹ میں چیک کروں گی
ہاں تو کر لو

احراز نے اجازت دی
حیا نے احراز کی پلکوں کو چھوا لیکن پھر بے اختیار ہاتھ واپس کھینچ لیا

ہاں ہاں

ٹھیک ہے

مان لیتی ہوں

کچھ تو اچھا ہے آپ کے چہرے پر ورنہ باقی چہرہ پتہ نہیں کیسا ہے
جو نقاب کر کے پھرتے ہیں

بھلا پھیلی ہوئی ناک ہو جس میں ہڈی ہی نہیں ہوتی موٹے موٹے ہونٹ اور وہ بھی بلیک کلر کے
بڑے بڑے دانت وہ بھی یلو کلر کے

حیا نے ناک چڑھا کر کہا

جی نہیں

الحمد للہ سے باقی چہرہ بھی بہت پیارا ہے

اور ہاں ہونٹ بھی بلیک نہیں ہیں

اور میرے ناک میں ہڈی بھی ہے

احراز نے حیا کو جواب دیا

مجھے کیا پتہ بھلا جھوٹ بول رہے ہوں آپ

اور آپ کے ناک کی ہڈی نظر آتی ہے

میری طرح

حیا ناک کو سکیڑ کر اپنی ہڈی دیکھانے لگی

جی ہاں آتی ہے

لیکن تمہارے نظر نہیں آتی

ہاں

کیا

آپ کو پتہ ہے کہ میرے چہرے پر سب سے زیادہ خوبصورت میری ناک ہے

جس کی ہڈی بھی نظر آتی ہے ورنہ لوگ سرجیاں کرواتے ہیں

چمٹیاں لگاتے ہیں پھر جا کر تھوڑی سی ہڈی نظر آتی ہے

لیکن میرے ماشاء اللہ سے ویسے ہی نظر آتی ہے

لیکن آپ مجھ سے سڑ رہے ہیں کیونکہ آپ کے ناک کی ہڈی ہے ہی نہیں

ود آؤٹ بون نوزھے آپ کی

حیا جل کر بولی

نہیں تو تم سے زیادہ پیاری ناک ہے میری

احراز نے حیا کو اور تپایا

ہنہ

اگر ایسا ہے تو دیکھائیں اپنا چہرہ

حیا نے جلدی سے کہا

وہ تو تمہیں شادی کے بعد ہی دیکھنے کو ملے گا

احراز مسکرا کر بولا

فحال تو تم مجھے چیک کرواؤ کہ تم نے لپسٹک نہیں لگائی

احراز نے حیا کو دیکھ کر کہا

کیوں دیکھاؤں میں

حیا فوراً بولی

کیونکہ تم نے بھی تو میری پلکوں کو چھوا ہے

احراز شرارت سے بولا

تو

آپ کی پلکیں تھیں

حیا نے کہا

تو تمہارے لپس ہیں
احراز نے اسی کے انداز میں کہا
وہی تو میرے لپس ہیں اور آپ انہیں چھو نہیں سکتے
میں دیکھا دیتی ہوں آپ کو
حیا نے کہا اور پھر اپنے انگوٹھے کو ہونٹوں پر رگڑ کر احراز کو دیکھانے لگی
دیکھیں اگر میں نے لپسٹک لگائی ہوتی تو میرے انگوٹھے پر لگ جانی تھی نا
لیکن نہیں لگی مطلب کہ میں نے لپسٹک نہیں لگائی ہے
میرے نیچرلی اس کلر کے لپس ہیں
حیا نے گویا احراز کو یقین دلایا
اوکے مان لیا
لیکن تمہیں پتہ ہے حیا کہ مجھے سب سے پیارے تمہارے لپس لگتے ہیں کیونکہ یہ میرے فیورٹ کلر
کے ہیں
احراز بے خودی کے عالم میں بولے جا رہا تھا کہ اچانک حیا بولی
خان
جی خان کی جان
بائیں طرف مڑیں
کیوں
مڑیں نا

اوکے

ارے آپ کے تو آئی برو کے پاس تل ہے

آپ نے میری کاپی کی ہے نا

لیکن غور سے تو دیکھ لیتے میرے دائیں طرف آئی برو کے اوپر تک ہے

آپ نے غلطی سے دوسری طرف تک بنوا لیا

حیا ایسے بولی جسے احراز نے بہت بڑی غلطی کر دی ہو
کیا

حیا یہ تل میرے بچپن سے ہے

میں نے کوئی بنوایا نہیں ہے ویسے بنواتے کیسے ہیں مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ

جھوٹ آپ نے میری کاپی کی ہے

حیا اپنی بات پر ہی قائم تھی

کاپی کیٹ تو تم ہو

میں

میں نے کیا کاپی کی ہے آپ کی

حیا تو فل لڑنے کے موڈ میں تھی کہ ماہی کی آواز سنائی دی

آپ سے تو نا میں بعد میں لڑوں گی

حیا کہ کر ماہی کی طرف چل پڑی جبکہ احراز کافی دیر تک ہنستا رہا

سائن کرو کامران

ملائکہ نے غصے سے کامران کو کہا

لیکن ملائکہ میں چاہتا تھا کہ امی تو یہاں ہوتیں

بکواس بند کرو گے اپنی

چپ چاپ سائن کرو

ورنہ دفعہ ہو جاؤ یہاں سے

ملائکہ نے تقریباً چیخ کر کہا

اوکے

آئی ایم سوری

کر رہا ہوں ساین

کامران نے کہ کر ساین کر دیے

مبارک ہو آپ دونوں کی شادی ہو چکی ہے

وکیل صاحب نے دونوں کو وش کیا

شکریہ

کامران نے مسکرا کر کہا جبکہ ملائکہ نے غصے سے منہ پھیر لیا

یہ سب تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے احراز

کہ میں نے اس جیسے کمتر آدمی سے شادی کی

سکون سے تو تم بھی نہیں رہ پاؤ گے

بڑی محبت کی شادی کر رہے ہو
دیکھنا تم

اسی محبت کو تم سے نفرت کرواؤں گی
پھر برداشت کرنا اس کی نفرت

ترسو گے اس کی آنکھوں میں اپنے لئے محبت دیکھنے کے لئے
لیکن تمہیں ملے گی کیا صرف نفرت
پل پل مرو گے تم

زندگی عذاب بنا دوں گی تمہاری
آئی پرومیں

ملائکہ نے دل میں سوچا اور کوٹ سے باہر نکل گئی
جبکہ اس کے پیچھے کامران بھی چل پڑا

ماشاء اللہ فری

تم تو شادی کے بعد کچھ زیادہ ہی پیاری ہو گئی ہو

یہ رسم بھائی کی محبت کا ہی اثر ہے نا

حیا نے فری کو غور سے دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا

جب کہ فری اس بات پر شرما گئی

تمہیں کیا ہوا ماہی

تم خاموش کیوں ہو
حیا اور فری مسلسل باتیں کر رہے تھے تو فری نے ماہی کو خاموش دیکھ کر کہا
کچھ نہیں فری
بس دل تھوڑا اداس ہے
ماہی اداسی سے بولی
کیوں کیا ہوا
فری نے حیرانگی ظاہر کی
احراز بھائی یاد ہیں تمہیں
وہ ملائکہ آپ کے منگیتر تھے
ماہی کے اچانک سوال پر حیا کا دل زور سے دھڑکا
جبکہ فری نے ہاں میں جواب دیا
پرسوں انھوں نے منگنی ختم کر دی
کیونکہ کسی اور لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہیں
پتہ نہیں اس لڑکی میں ایسا کیا ہے جو میری آپ میں نہیں
تم نے دیکھا ہے نا آپ کو
فریٹکٹ ہیں وہ
آپ بہت اپسٹ ہیں فری
بس اسی وجہ سے میں اداس ہوں

میری بھی بد دعا ہے جس نے میری آپنی کا حق چھینا ہے وہ خود بھی خوش نہ رہے
ماہی نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا
تم رونا بند کرو ماہی

اور یہ بد دعائیں مت دو

یہ سب تو اللہ کے فیصلے ہیں

احراز بھائی ملائکہ آپنی کے نصیب میں ہی نہیں تھے
تم دیکھنا انشا اللہ

ملائکہ آپنی کو بہت زیادہ بہتر جیون ساتھی ملیں گے

جو اللہ نے ان کے نصیب میں لکھے ہوں گے

فری نے نہایت تحمل کے ساتھ ماہی کو سمجھایا

(جبکہ حیا دوبارہ خود کو مجرم سمجھنے لگ گئی)

میں نے ان سب کی خوشیاں چھین لی ہیں

میں اتنی خود غرض تو کبھی نہیں تھی

یا اللہ جی

مجھے معاف کر دیں

پلیز مجھے سزا مت دیجئے گا)

حیا

حیا کیا ہوا

تم ٹھیک ہو

حیا دل میں ہی خود کو کوس رہی تھی کہ اچانک فری کے بلانے پر اس کی طرف دیکھا

ہاں

کچھ نہیں

بس طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی

میں بھائی کو بلا لیتی ہوں

آرام کروں گی تو ٹھیک ہو جاؤں گی

حیا بول کر حسن کو کال کرنے لگی

جی بھائی آپ آ جائیں

پھر کچھ دیر بعد حسن آ گیا تو حیا فری اور ماہی سے مل کر چلی گئی

حیا گھر آئی تو کافی دکھی تھی اس لئے سیدھا اپنے کمرے میں چلی گئی

نماز پڑھ کر جیسے ہی لیٹی احراز کی کال آ گئی

اسلام و علیکم

وعلیکم السلام

کیا ہوا تم ایسے اچانک کیوں واپس آ گئی

احراز نے حیرانگی ظاہر کی

بس میرا دل نہیں کیا اور رکنے کا

اس لئے واپس آگئی اور ویسے بھی میرے سر میں درد ہو رہا تھا
حیا نے اپنا سر دباتے ہوئے کہا

اوہ

اچھا کچھ کھا کر دوا لے لو

سر درد ٹھیک ہو جائے گا

اب تمہیں یہی کرنا پڑے گا کیونکہ فحال میں تو تمہارے پاس ہوں نہیں

اگر ہوتا تو تمہارا سر دبا دیتا

اپنے ان پیارے پیارے ہاتھوں سے

احراز شرارت سے بولا

خان

جی خان کی جان

مجھے آرام کرنا ہے تو میں فون بند کر رہی ہوں

اللہ حافظ

حیا نے بیزارگی ظاہر کی

اوکے

کر لو کر لو

ان دو تین دنوں میں

جتنا ہو سکے مجھے اگنور کر لو

پھر دیکھنا گن گن کر بدلے لوں گا تم سے
حیا نے بغیر کوئی جواب دیے کال کاٹ دی
اللہ جی

میں کیا کروں

مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا

آپ کی مرضی سے ہی تو خان میری زندگی میں آئے ہیں
ورنہ کب سوچا تھا میں نے ایسا کچھ
میں ہمیشہ کی طرح اپنا ہر فیصلہ آپ کے حوالے کر رہی ہوں
مجھے بہتر راہ دیکھائیں اللہ جی
حیا نے سچے دل سے دعا کی اور دعا کرتے ہوئے ہی نیند کی وادیوں میں اتر گئی

ملائکہ بیٹے آپ کسی کو کچھ بتائے بغیر کہاں چلے گئے تھے

ہم کتنا پریشان ہو گئے تھے

اور آپ کے ساتھ یہ کون ہے

ثانیہ بیگم نے ملائکہ کو دیکھ کر کہا

ماما یہ کامران ہے

میرا شوہر ابھی ہم دونوں کوٹ میرج کر کے آ رہے ہیں

ملائکہ نے سنجیدہ چہرے کے ساتھ ثانیہ بیگم کو دیکھ کر کہا

کیا

یہ تم کیا کہ رہی ہو

تمہیں پتہ بھی ہے کہ تم کیا کر چکی ہو

ہم کیا مر گئے تھے کہ تم خود اپنا شوہر ڈھونڈنے لگ گئی

اگر تمہارے پاپا کو پتہ چل گیا تو کیا ہو گا

ثانیہ بیگم نے ملائکہ کو جھنجھوڑ کر کہا

جانتی ہوں

عقل ہے مجھ میں

اور ویسے بھی میں بالغ ہوں اپنے فیصلے خود لے سکتی ہوں

اور کیا کریں گے پاپا

مجھے گھر سے نکال دیں گے

ویسے بھی میں اس گھر سے صرف اپنا سامان لینے آئی ہوں

ملائکہ سفاکی سے بولی

ملائکہ پاگل ہو گئی ہو

کیا بول رہی ہو تم

کہیں نہیں جا رہی ہو تم

سمجھی

تمہارے پاپا کو آنے دو

پھر ان کے سامنے یہ بات کرنا
وہی فیصلہ کریں گے تمہارا
ثانیہ بیگم نے غصے سے کہا اور اپنے کمرے میں چلی گئیں
جبکہ ملائکہ منہ بنا کر صوفے پر بیٹھ گئی
تو ناچار کامران بھی ملائکہ کے ساتھ بیٹھ گیا

فری دلہن کے روپ میں سچی ہوئی بیڈ پر بیٹھی تھی
کہ ارسم کمرے میں داخل ہوا
اور جا کر فری کے پاس بیٹھ گیا
بہت پیاری لگ رہی ہو بلکہ تم تو ہمیشہ ہی پیاری لگتی ہو
جیسے کہ تم پہلے بھی جانتی ہو کہ تم میری پہلی اور آخری محبت ہو
تو میں تم سے کوئی اظہار محبت نہیں کروں گا لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ میں ہمیشہ تمہیں خوش رکھوں
گا چاہے مجھے اپنی خوشیاں قربان کرنی پڑیں
آئی ریلی لو یو

ارسم جذبات سے چور لہجے میں بولا
جبکہ فری نے اپنی جھکی پلکیں کچھ اور جھکا لیں
یہ تمہارے لیے چھوٹا سا تحفہ ہے
ارسم نے فری کا کانپتا ہوا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں لے کر دو بھاری بھاری کنگن پہنا دیے

اب تو تم اس رشتے کو ایکسپٹ کر چکی ہو

رائٹ

ارسم فری کے ہاتھوں کے کنگنوں کو چھیڑ کر بولا

جی

فری اتنا آہستہ بولی کہ بہت مشکل سے ارسم سن پایا

دل سے

ارسم نے لو دیتی نظروں سے فری کو دیکھ کر کہا

جی

فری کانپتی ہوئی آواز میں بولی

فری کی رضا مندی دیکھ کر ارسم دل سے مسکرایا

آج اللہ نے اس کی سب سے بڑی خواہش پوری کر دی

اس کی محبت اس کے پاس تھی اب اور اسے کیا چاہیے تھا تو وہ کیوں خوش نہ ہوتا

آج احراز اور حیا کی مہندی تھی لیکن حیا نے فری اور ماہی میں سے کسی کو نہیں بلایا تھا

کیونکہ وہ ان دونوں کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی

یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ

میں نے اپنی شادی ایسے تو نہیں سوچی تھی

دو ہی تو دوستیں ہیں میری

آہ

انھیں بھی انوائٹ نہیں کر سکتی

حیا بیٹے آپ تیار ہو کر باہر آ جاؤ

مہندی لگانے کے لئے

حیا اپنی ہی سوچوں میں گم تھی کہ نسرین بیگم کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولیں

جی ماما

آپ جائیں میں آ رہی ہوں

حیا جلدی سے بولی اور اٹھ کر تیار ہونے لگی

آج تیسرا دن تھا لیکن حیا احراز سے بات نہیں کر رہی تھی

نہ تو اس کی کال اٹھا رہی تھی اور نہ میسج کا جواب دے رہی تھی

وہ تو آج کل خود سے بیزار نظر آ رہی تھی

حیا تیار ہو کر باہر آ گئی اور مہندی لگوانے لگی

کہ اپنی آنکھوں پر کسی کا ہاتھ محسوس ہوا

سارہ نہیں کرو

حیا غصے سے بولی

غصہ کیوں کر رہی ہو

ایک تو چپکے چپکے شادی کر رہی ہو ہمیں بتایا تک نہیں

بلانا تو بہت دور کی بات ہے
ماہی حیا کے سامنے آ کر بولی
نور تم یہاں
کیسے

مطلب تمہیں کس نے بتایا
سارہ نے تم نے تو ہمیں انوائٹ نہ کیا
ایسے بھی بھلا کوئی کرتا ہے
فری غصے سے بولی
سوری

ناراض تو مت ہو
وہ بس

اچھا چھوڑو ان باتوں کو یہ بتاؤ کہ تمہیں تمہارے ہسبنڈ جی مل گئے
کیسے ہیں

کیا کرتے ہیں

نام کیا ہے ان کا

ماہی بے صبری سے بولی

نام کیا لکھوں آپ کے ہاتھ پر

اچانک مہندی لگانے والی لڑکی نے کہا

خان

حیا نے نظریں جھکا کر کہا

خان

یہ کیسا نام ہوا

ماہی حیرانگی سے بولی

میں انھیں جان کہتی ہوں

حیا نے کہا

اچھا بعد میں کر لینا تفتیش پہلے مہندی تو لگوا لو

فری نے ماہی کو ٹوکا

ارے میں تو بھول ہی گئی تھی

ماہی نے اپنے سر پر ہاتھ مار کر کہا

تم سوال جواب تو پوچھ لو

فری طنز سے بولی

پھر اسی طرح ہسی مزاق میں آج کا دن گزر گیا

کہاں سے آ رہی ہو

ماہی گھر میں داخل ہوئی تو ملائکہ نے اسے روک لیا

فراز صاحب کے فیصلے کے مطابق ملائکہ اور کامران ادھر ہی رہنے لگ گئے تھے

وہ آپ آج حیا کی مہندی تھی تو وہاں گئی تھی
ماہی مسکرا کر بولی

حیا کی شادی ہو رہی ہے یوں اچانک
ملائکہ حیران ہوئی

جی آپ چپکے چپکے شادی کر رہی ہے اور ہمیں انوائٹ بھی نہیں کیا بہت
اچھا تم جاؤ اپنے کمرے میں

ابھی ماہی بات کر رہی تھی کی ملائکہ نے ٹوک دیا
جی آپ

ماہی بول کر اپنے کمرے میں چلی گئی

احراز کی بھی شادی ہو رہی ہے کہیں احراز اور حیا دونوں کی شادی تو نہیں ہو رہی
میں ثنا آپ سے پوچھتی ہوں

ملائکہ نے سوچتے ہوئے ثنا کو فون کیا
اسلام و علیکم ملائکہ

کیسی ہو

آپ احراز کی شادی کس سے ہو رہی ہے

ملائکہ نے ثنا کو جواب دیے بغیر اپنی بات کہی

کیا ہوا تم کیوں پوچھ رہی ہو

ثنا نے سوال کیا

بتائیں پلیز

ملائکہ بے چینی سے بولی

حیا

حیا رانا

جو ماہی کی دوست

ابھی ثنابات کر رہی تھی کہ ملائکہ نے کال کاٹ دی

حیا

تو وہ تم ہو جس نے مجھ سے احراز کو چھینا

اب تم دیکھو میں تمہارے ساتھ کرتی کیا ہوں

جینا دو بھر کر دوں گی

ملائکہ نے حیا کو سوچتے ہوئے کہا اور ماہی کے کمرے میں چلی گئی

ماہی مجھے حیا کا نمبر چاہیے

ملائکہ نے دو ٹوک انداز میں کہا

جی آپ

لے لیں

ماہی نے کچھ سوچتے ہوئے حیا کا نمبر دے دیا

نمبر ملتے ہی ملائکہ اپنے کمرے میں چلی گئی

حیا اس وقت عشا کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی کی اس کے موبائل پر کال آنے لگی
یہ کون ہے اب

حیا نے سوچتے ہوئے کال پک کر لی
اسلام و علیکم

کون بات کر رہا ہے

حیا نے نہایت تمیز کا مظاہرہ کیا

حیا بات کر رہی ہو

ملائکہ نے غصے سے کہا

جی لیکن آپ کون بات کر رہی ہیں

چھین لیا تم نے مجھ سے احراز کو

کھا گئی میری خوشیوں کو

لیکن خوش تو تم بھی نہیں رہو گی حیا برباد کر دوں گی میں تمہیں

تمہیں کیا لگتا ہے کہ احراز اگر تم سے شادی کر رہا ہے تو اسے تم سے کوئی جنونی محبت ہو گئی ہے

ہاھاھاھا

کتنی بے وقوف ہو تم وہ کوئی محبت نہیں کرتا تم سے

بس تمہیں ایک دفعہ حاصل کرنا چاہتا ہے

کیونکہ اسے پتہ تھا کہ تم ویسے تو اس کے ساتھ کوئی ریلیشن نہیں بناؤ گی اس لئے وہ شادی کر رہا ہے

تم سے

لیکن جب ایک دفعہ اس کا مقصد پورا ہو گیا تو تھو کے گا بھی نہیں تم پر
اور مجھ سے شادی کرے گا کیونکہ میں اس کے خاندان کی لڑکی ہوں یعنی اس کی عزت
جسے وہ عزت دے گا

لازمی

سمجھی

ملائکہ نے ایک ہی سانس میں اپنے اندر کا زہر اگلا دیا
جبکہ حیا کچھ دیر تو خاموش رہی اور اپنا غصہ کنٹرول کرتی رہی پھر مسکرا کر بولی
آپ کو پتہ ہے آپ
آہ ہاں

نہیں نہیں

آپ اس عزت کے قابل نہیں ہیں
سو ملائکہ آپ کو پتہ ہے میں دو تین دنوں سے گلٹی فیل کر رہی تھی
کہ جانے انجانے میں آپ کا حق چھینا ہے میں نے
لیکن اب آپ نے میری ساری گلٹ ختم کر دی
مجھے یہ پتہ چل گیا کہ آپ خان کے قابل ہی نہیں تھیں
اس لئے اللہ جی نے انھیں آپ سے بہت دور کر دیا
اب آتے ہیں آپ کی دوسری بات کی طرف

کہ خان مجھ سے محبت نہیں کرتے صرف مجھے حاصل کرنا چاہتے ہیں اور مجھے ایک بار حاصل کر کے
چھوڑ دیں گے

بلا بلا بلا

سو مس ملا نکلے

خان مجھ سے محبت

نہیں بہت زیادہ محبت کرتے ہیں اس لئے تو مجھ سے شادی کر کے مجھے عزت دے رہے ہیں
آپ کو تو انہوں نے تھوکنے کے بھی قابل نہیں سمجھا اپنی عزت بنانا تو بہت دور کی بات ہے
آپ کیا سمجھتی تھیں کہ آپ مجھے اس طرح کی باتیں کر کے خان سے دور کر دیں گی
اور میں انہیں چھوڑ دوں گی

شاید چھوڑ بھی دیتی اگر یہ گلٹ اور بڑھتا تو

لیکن جب کہ آپ کی اصلیت میرے سامنے آچکی ہے

تو اب تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ میں انہیں کبھی بھی چھوڑوں گی
ایکسیوزمی

میں آپ سے بعد میں بات کروں گی

وہ کیا ہے نا کہ خان کی کال آ رہی ہے

ان سے رہا ہی نہیں جاتا مجھ سے بات کیے بغیر صبح شام کبھی کال پر بات کرتے ہیں تو کبھی میسجز
حالانکہ کل ہمارا نکاح ہے پھر بھی ان سے اتنا سا بھی صبر نہیں ہو رہا

تو

میں ان سے بات کر کے انھیں سکون دے دوں
سو

اللہ حافظ

اور ہاں کل ضرور آئیے گا
اپنی بیسٹ ویشنر اور گفٹ لے کر
حیا نے مسکرا کر کہا اور کال کاٹ دی
جبکہ ملائکہ غصے سے پاگل ہونے لگی
ڈاؤن

اللہ جی آپ کا شکر ہے کہ آپ نے میرا گلٹ ختم کر دیا
حیا نے شکر ادا کیا اور خان کو کال کر دی
اسلام و علیکم خان
کیسے ہیں آپ

حیا نے آج سلام کرنے میں پہل کی ورنہ ہمیشہ احراز پہلے سلام کرتا تھا
وعلیکم السلام

تمہیں کیا میں جیسا بھی ہوں

اب آگئی میری یاد

احراز ناراضگی سے بولا

سوری سوری سوری

خان
نہیں

حیا کی جان

وہ مجھے تھوڑا سا پاگل پن کا دورہ پڑ گیا تھا کیونکہ اس دنیا کی سب سے بڑی پاگل جو ہوں
اس لئے علاج کروا رہی تھی

کیونکہ میں نہیں چاہتی تھی کہ میں میرے خان کو کوئی بری بات کروں
تو اس وجہ سے آپ سے بات نہیں کر سکی

اب میں بالکل ٹھیک ہوں

تو سب سے پہلے اپنے خان سے بات کر رہی ہوں
حیا ہنس کر بولی

تو خان کی جان کو خان کو منانا آتا ہے
لیکن میری جان آپ کو سزا تو ملے گی مجھے اگنور کرنے کی اور مجھ سے بات نہ کرنے کی
احراز مسکرا کر بولا

جی بالکل حیا رانا کو سب کچھ آتا ہے

ویسے بھی آپ مجھ سے ناراض ہو ہی نہیں سکتے اتنی ہی محبت کرتے ہیں آپ مجھ سے
اس لئے تھوڑی آسانی ہوئی آپ کو منانے میں

حیا فخر سے بولی

بٹرنگ مت کرو اس طرح تمہاری سزا معاف نہیں ہو جائے گی

احراز نے حیا کو بتایا

اوکے

دے لیں سزا مجھ معصوم کو

میں بیچاری تو اف بھی نہیں کروں گی

ویسے نا

بلیوں کو سزا دینا سخت گناہ ہے

اور میں بھی تو آپ کی کیوٹ سی کیٹ ہوں

ہے نا

حیا معصومیت سے بولی

بہت ڈرامے باز ہو حیا

لیکن تمہاری معلومات کے لئے بتا دوں کے تم پر میں کوئی تشدد نہیں کروں گا

بلکہ سزا میں اپنے سٹائل میں دوں گا

جو تمہیں شاید پسند نہ آئے

احراز معنی خیزی سے بولا

کیا مطلب

حیا نہ سمجھی سے بولی

مطلب تمہیں کل پتہ چل جائے گا

اوکے

احراز کے جواب میں حیا لا پرواہی سے بولی

خان

خان جی

حیا نے لاڈ سے کہا

ہاں جی

بولو میری جان

احراز بے حد محبت سے بولا

خان مجھے آپ کو دیکھنا ہے

ہاں تو دیکھ لینا کل

نہیں نا مجھے ابھی دیکھنا ہے

کہا نا میری جان کل دیکھ لینا تھوڑا صبر کر لو

میں بھی تو کر رہا ہوں

آپ مجھے دیکھ چکے ہیں پھر صبر کیسا

اور ہاں کل آپ کی منہ دیکھائی پر میں نے کوئی گفٹ نہیں دینا آپ کو

حیا منہ بنا کر بولی

اوکے مت دینا میں خود لے لوں گا

ویسے گفٹ تو تمہیں ملے گا مجھے پیسے خرچ کرنے پڑیں گے تمہارے گفٹ کے لئے

وہ تو آپ کو کرنے پڑیں گے ہی اب حیا رانا سے شادی کرنا اتنا آسان تو نہیں ہے

حیا اکڑ کر بولی
ویسے خان کل آپ کون سے کپڑے پہنے گے
واپٹ کرتا شلوار
کیوں

نہیں کچھ نہیں
وہ میں بھی واپٹ کلر پہن رہی ہوں
یو نو یہ سنت ہے
حیا نے چمک کر کہا
جی پتہ ہے مجھے اسی لئے تو پہن رہا ہوں
احراز مسکرا کر بولا
اچھا اب مجھے نیند آگئی ہے
تو اللہ حافظ پھر کل بات ہوگی
حیا نے جمائی روکتے ہوئے کہا
بات نہیں ملاقات ہوگی کل
فلحال سو جاؤ

اللہ حافظ

اور

آئی ریلی لو یو

مائے بیوٹیفل کیٹ

احراز نے کہ کر فون بند کر دیا

مختار صاحب ابھی فجر کی نماز پڑھ کر واپس گھر آئے تھے کہ ان کے فون کی گھنٹی بجی
مختار صاحب نے نمبر دیکھا تو اسلم کی کال تھی
نہ چاہتے ہوئے بھی انھوں نے کال ریسیو کر لی
کیوں بڈھے

اپنی بات سے مکر رہا ہے تو
میں نے بولا تھا کہ جو چیز مجھے پسند آ جائے وہ صرف میری ہوتی ہے اور میں اسے حاصل کر کے
رہتا ہوں

اور اگر وہ میری نہ ہو تو میں اسے کسی اور کے بھی قابل نہیں چھوڑتا
اب تو دیکھ میں کیا کرتا ہوں
جان سے مار دوں گا میں اس حیا کو
اور اسے تو دھمکی مت سمجھنا

اسلم نے دانت پیستے ہوئے کہا اور کال کاٹ دی
یا اللہ میری بچی کی حفاظت کر اس جیسے شیطان سے
بے شک تو رحیم و کریم ہے
مختار صاحب پریشانی میں اللہ کے حضور دعا کرنے لگے

واہ حیا

تم پر دلہن بن کر کتنا روپ آیا ہے

ماہی بے اختیار حیا کو دیکھ کر بولی

ماشاء اللہ کہتے ہوئے تمہاری زبان خود کشی کر لے گی

حیا غصے سے بولی

ماشاء اللہ ماشاء اللہ ماشاء اللہ

بہت پیاری لگ رہی ہو

آج تو تمہارے خان گئے کام سے

ان کی خیر نہیں ہے آج

ماہی سہی کہ رہی ہے حیا

ماشاء اللہ بہت پیاری لگ رہی ہو

فری نے ماہی کی ہاں میں ہاں ملائی

شکریہ شکریہ شکریہ

اب کیا مجھے مغرور بنانا چاہتی ہو

حیا بیٹے آپ تیار ہو برات آگئی ہے

حیا بات کر رہی تھی کہ نسرین بیگم نے کمرے میں آکر اطلاع دی

جی آنٹی حیا بالکل ریڈی ہے

ٹھیک ہے بیٹے مولوی صاحب آتے ہوں گے آپ سرخ دوپٹہ گھونگٹ نکال دو
نسرین بیگم نے مسکرا کر فری کو کہا اور پھر باہر نکل گئیں
ہاے حیا

میں اتنی ایکسائیڈ ہوں تمہارے ہسبنڈ جی کو دیکھنے کے لئے کہ کیا بتاؤں
ہاں تو نکاح کے بعد دیکھ لینا
حیا نے ماہی کو جواب دیا

کہ اتنے میں مولوی صاحب تشریف لے آئے
اور نکاح پڑھوانا شروع کیا

حیا نے سائن کیے

اسی طرح حیا رانا

حیا رانا خان بن گئی

ہم باہر جا رہے ہیں کچھ دیر بعد حیا کو باہر لے آنا

نسرین بیگم نے کہا اور باہر چلی گئیں

جبکہ فری اور ماہی تب سے شکاڈ کھڑی تھیں جب انھیں پتہ چلا کہ حیا کی شادی احراز خان سے ہو
رہی ہے

کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد

آخر کار حیا نے دونوں کو مخاطب کیا

کیا ہوا تم دونوں شوکڈ کیوں ہو گئی ہو

یہ تم ہم سے پوچھ رہی ہو حیا
تم نے ہم سے اتنی بڑی بات چھپائی
یہ ہے تمہاری دوستی
فری جیسے پھٹ پڑی
آئی ایم سوری

سب کچھ اتنا اچانک ہوا کہ میں کچھ بتا ہی نہیں پائی پھر تمہارے ویسے والے دن میں بتانے والی تھی
کہ نور نے وہ ایموشنل سین کریٹ کر دیا
تو میں چپ ہو گئی
مجھے ساری بات بتاؤ حیا کہ احراز بھائی تمہیں کہاں ملے اور یوں اچانک شادی
فری نے حیا کو دیکھ کر کہا
تو جس دن عمر بھائی کی مہندی تھی اس رات-----
حیا نے سب کچھ دنوں کو بتا دیا
یہ تو واقعی میں احراز بھائی نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے
شکر ہے اس اسلم سے جان چھٹی اور ویسے بھی دل پر کس کا اختیار ہوتا ہے
محبت تو کسی سے بھی کبھی بھی ہو سکتی ہے
خیر اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھیں آمین
ثم آمین
فری نے دل سے دعا دی

حیا نے سر اٹھا کر دیکھا تو ماہی چپ چاپ بیٹھی تھی

نور ناراض ہو مجھ سے

میرا یقین کرو نور میں نے کبھی ایسا سوچا بھی نہیں تھا تم تو جانتی ہو کہ مجھے خان کتنے برے لگتے تھے

حیا نے ماہی کے ہاتھوں کو پکڑ کر کہا

ماہی نے حیا کو دیکھا اور پھر مسکرائی

مجھے تم سے کوئی ناراضگی نہیں ہے اور ویسے بھی آپ کی تو اب شادی ہو چکی ہے

اور ہاں

جتنی تم بد تمیز ہو تمہیں احراز بھائی ہی سدھار سکتے ہیں

ماہی شوخی سے بولی

ہاھاھاھا

ویری فنی

لیکن مجھے ہسی نہیں آئی

اور ہاں تمہارے احراز بھائی مجھے کچھ کہ کر تو دیکھیں

پھر بتاؤں گی میں انھیں

حیا نے ناک چڑھائی

اچھا بعد میں لڑ لینا فلحال باہر چلو زیادہ انتظار نہیں کرواؤ ہمارے احراز بھائی کو

فری مسکرا کر بولی اور پھر فری اور ماہی نے اٹھ کر حیا کا گھونگٹ نکالا جو کہ حیا اتار چکی تھی اور اسے

باہر ہال میں لے گئیں

حیا کو جب لا کر احراز کے ساتھ سیٹج پر بیٹھایا گیا تو سب لوگوں کی توجہ کا مرکز صرف وہ دونوں ہی تھے

ہاے حیا

قسم سے میں اتنا خوش ہوں کہ سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا کرو
ڈانس

احراز نے حیا کے بیٹھتے ہی ایکسٹرنٹ میں کہا تو حیا فوراً بولی
کیا

کیا کہا تم نے

میں نے کہا آپ ڈانس کریں خان

سیج میں بہت مزہ آے گا

حیا مسکرا کر بولی

وہ تو میں ہمارے کمرے میں کروں گا تمہارے ساتھ اپنے فیورٹ سونگ پر

ویسے حیا یہ تو بتاؤ کہ تمہیں وہ سونگ کیسا لگا تھا جو میں نے تمہیں عمر بھائی کے نکاح کی رات سنایا تھا

احراز نے شرارت سے کہا

ایویں تھا

کچھ خاص نہیں

حیا نے مسکرا کر کہا

اچھا

احراز افسوس سے بولا

ہاے خان

اب پھر میرے گھونگٹ نکال دیا ہے میں آپ کو دیکھ نہیں پا رہی

حیا معصومیت سے بولی

بس کچھ دیر میری جان

پھر دل بھر کر دیکھ لینا

آئی ایم شیور کہ تم شوکڈ ہو جاؤ گی

کیوں

آپ اتنے بد صورت ہیں

آپ کی آنکھوں سے تو لگتا ہے کہ چہرہ بھی ٹھیک ہی ہو گا

اگر آپ بد صورت ہوئے تو میری تو زندگی برباد ہو گئی نا

اور زرہ سوچیں کہ ہمارے بچے کیسے

حیا نان سٹاپ بولے جا رہی تھی کہ اچانک خاموش ہو گئی

جس پر احراز بے اختیار مسکرایا

حیا تھوڑی شرم کر لو

تم دلہن ہو اس ٹائم اس بات کا ہی لحاظ کر لو

فری جو حیا کے پاس ہی بیٹھی تھی آہستہ آواز میں حیا سے بولی

حیا تو ویسے ہی چپ ہو گئی تھی آپنی بات پر فری کے کہنے سے تو نہ بولنے کی قسم کھالی تھی
پھر رخصتی کا وقت آیا تو شور سا مچ گیا

سب کی آنکھوں میں آنسو تھے سوائے حیا کہ کیونکہ یہ اس کا ہی کہنا تھا کہ پتہ نہیں دلہنیں کیوں
روتی ہیں

رخصت ہی ہو رہے ہونا کوئی جنگ پر تو نہیں جا رہے

ایویں اتنا مہنگا میک اپ خراب کر لیتی ہیں

اس لئے اس نے نہ رونے کی گویا قسم کھا رکھی تھی

حیا کو احراز کی گاڑی کی طرف لایا جا رہا تھا کہ اچانک کہیں سے گولی چلی جو حیا کے دل کے پاس لگی

حیا نے ایک زور دار چیخ ماری اور زمین پر گر گئی

ھر طرف شور اور بھاگ دوڑ مچ گئی احراز لپک کر حیا کے پاس آیا اور حیا کو اٹھانے لگا

حیا

حیا میری جان

تمہیں کچھ نہیں ہو گا

بس تم نے ہمت نہیں ہارنی

احراز نے جلدی سے حیا کو گاڑی میں ڈال کر اس کا سر اپنی گود میں رکھ لیا

تو حسن نے فل سپیڈ میں گاڑی بھاگ دی

حیا نے اپنی بند ہوتی آنکھوں کو کھول کر دیکھا تو کوئی اس کے بہت قریب تھا

کوئی جانا پہچانا چہرہ

جو کچھ بول رہا تھا

خون تیزی سے بہ رہا تھا جو حیا کے سفید کپڑوں کو سرخ کر رہا تھا

خان

حیا نے بہت آہستہ سے کہا اور آنکھیں بند کر دیں

حیا

حیا آنکھیں کھولو

پلیز حیا یار

ایسے مت کرو میں مر جاؤں گا

احراز جنونی کیفیت میں بولے جا رہا تھا کہ اتنے میں ہوسپٹل آ گیا

اور حیا کو آپریشن ٹھیٹھر میں لے گئے

جبکہ احراز بے جان وجود کے ساتھ وہی زمین پر بیٹھ گیا

نہیں

نہیں اللہ

میرے ساتھ ایسے مت کریں

میں مر جاؤں گا اس کے بغیر

آپ تو سب جانتے ہیں نا

پلیز

احراز دل ہی دل میں اللہ سے مخاطب تھا

اسے کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ کون آ کر اسے تسلی دے رہا ہے
کیا باتیں ہو رہی ہیں

نجانے کتنی ہی دیر احراز ایک ہی پوزیشن میں بیٹھا تھا
اور آنسو بہاے جا رہا تھا

احراز خان جو کہ بڑی سے بڑی بات پر بھی نہیں روتا تھا آج وہ رو رہا تھا
حیا کے لئے

اسے کھونے کے ڈر سے

اتنی ہی اہمیت رکھتی تھی وہ اس کے لئے

مختار صاحب نے احراز کو اس طرح دیکھا تو اسے اپنے گلے لگا لیا

احراز کو تو جیسے اسی کی ضرورت تھی

مختار صاحب کے گلے لگ کر بلک کر رونے لگا

ن۔۔۔نا۔۔۔نانو

جی۔۔۔حیا

م۔۔۔میں۔۔۔مر۔۔۔ج۔۔۔جاؤں۔۔۔گا۔۔۔ن۔۔۔نانو

اگر۔۔۔اس۔۔۔اسے۔۔۔ک۔۔۔کچ۔۔۔کچھ۔۔۔ہوا۔۔۔ت۔۔۔تو

وہ۔۔۔ٹھ۔۔۔ٹھیک۔۔۔تو۔۔۔ہ۔۔۔ہو۔۔۔ج۔۔۔جائے۔۔۔گی۔۔۔نا

احراز روتے ہوئے پوچھ رہا تھا

ہاں

بیٹے انشاء اللہ

میرے اللہ ہمیں مایوس نہیں کریں گے

انشاء اللہ وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گی

مختار صاحب کہہ رہے تھے

کہ اچانک ڈاکٹر صاحب آپریشن ٹھیٹھڑ سے باہر آئے

احراز نے اچانک سر اٹھا کر دیکھا اور بھاگ کر ڈاکٹر کے پاس گیا

ڈا۔۔۔ ڈاکٹر حیا

احراز بہت مشکل سے ہتھلا کر بولا

اس سے زیادہ اس سے بولا ہی نہیں گیا

گولی ان کے دل کے پاس لگی تھی

وہ تو شکر ہے کہ دل پر نہیں لگی

ہم نے آپریٹ کر دیا ہے

اب وہ خطرے سے باہر ہیں

لیکن دعا کریں کہ جلدی ہوش آجائے

ہم انھیں روم میں شفٹ کر دیں گے تو پھر آپ ان سے مل لیں

ڈاکٹر صاحب نے تسلی دی اور چلے گئے

سب نے یہ خبر سن کے اللہ کا شکر ادا کیا

جبکہ احراز کے لئے یہ خبر ہی کافی تھی کہ حیا اب خطرے سے باہر ہے

اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے اسے دوبارہ زندگی دے دی ہو
جو کہ حیا کے ساتھ ہی ختم ہونے والی تھی
تو اس نے فوراً اللہ کا شکر ادا کیا

اور حیا کے ہوش میں آنے کی دعا کرنے لگا جو کہ چند گھنٹوں بعد ہی پوری ہو گئی
احراز کو پتہ چلا کہ حیا ہوش میں آ گئی ہے تو وہ سب سے پہلے حیا کے پاس چلا گیا
اور باقی سب نے بھی اسے جانے دیا
اس کی حالت دیکھ کر

احراز کمرے میں داخل ہوا تو سامنے حیا بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی
احراز اس کے پاس گیا اور اس کا ڈرپ لگا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر اس پر کس کیا
حیا یار

جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ
آئی پرومیں میں تمہیں کوئی پنشنٹ نہیں دوں گا
بہت بری لگ رہی ہو اس طرح لیٹے ہوئے
احراز نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا
حیا نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا

لیکن دواؤں کے زیر اثر پہچاننے سے قاصر رہی

احراز نے حیا کو دیکھا تو اس کے سر پر کس کرتے ہوئے کہا

سوری یار مجھے پتہ ہوتا کہ یہ سب ہو گا تو کبھی تمہیں وہ گولی نہ لگنے دیتا خود اپنے سینے پر کھا لیتا

احراز کتنی محبت کتنی چاہت سے بول رہا تھا
میں وعدہ کرتا ہوں حیا کہ میں اس شخص کو اتنی اذیت ناک موت دوں گا کہ اس کی روح بھی کانپ
جائے گی

احراز اتنے غصے سے بولا
کہ اس وقت وہ بالکل بھی کچھ دیر پہلے والا وہ دیوانہ سا احراز نہیں لگ رہا تھا
کتنی وحشت تھی اس وقت اس کے چہرے پر
لیکن حیا یہ سب سوچنے سمجھنے سے قاصر بس اس کا چہرہ دیکھے جا رہی تھی
کہ اتنے میں باقی سب بھی کمرے میں داخل ہو گئے
حیا بیٹے

کیسا محسوس کر رہے ہو

درد تو نہیں ہو رہا

نسرین بیگم نے حیا کو دیکھ کر کہا

جبکہ حیا کچھ بولے بغیر دوبارہ آنکھیں بند کر رہی تھی

حیا کو آرام کرنے دو

بعد میں مل لیں گے

مختار صاحب نے سب سے کہا تو سب ایک ایک کر کے کمرے سے باہر نکل گئے

اب اللہ کا شکر ہے کہ حیا کی طبیعت ٹھیک ہے تو کچھ لوگ گھر واپس چلے جاؤ اور آرام کر لو

ویسے بھی اتنے لوگوں کے یہاں رکنے کی اجازت نہیں ہے

صبح واپس آ جانا یہاں

رات کو سب اسی طرح ہو اسپتال میں بیٹھے تھے کہ مختار صاحب نے سب کو دیکھ کر کہا
اور احراز بیٹے آپ بھی گھر واپس چلے جاؤ اور کچھ دیر آرام کر لو
نہیں نانو میں حیا کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گا

پلیز مجھے یہاں رہنے دیں

احراز نے فوراً مختار صاحب کی بات کی نفی کی
بیٹے خود کی حالت تو دیکھو

آپ کے کپڑے خون سے بھرے پڑے ہیں جا کر کپڑے تبدیل کرو اور کچھ کھا پی کر واپس آ جانا
مختار صاحب نے اتنی شفقت سے کہا تو احراز کو ان کی بات ماننی پڑی
جی نانو میں چلا جاتا ہوں لیکن 1 گھنٹے تک میں واپس آ جاؤں گا میں زیادہ دیر کے لئے حیا سے دور
نہیں ہو سکتا اس کے پاس رہ کر ہی مجھے سکون ملتا ہے

ٹھیک ہے بیٹے

جیسا آپ سہی سمجھو

جی نانو اللہ حافظ

احراز نے کہا اور اٹھ کر باہر نکل گیا

احراز کے پیچھے باقی سب بھی ایک ایک کر کے گھر چلے گئے

اب صرف نسرین بیگم حسن اور مختار صاحب ہی ہو اسپتال میں تھے

میں حیا کو دیکھ کر آتا ہوں

مختار صاحب کہ کر حیا کے کمرے میں چلے گئے

مختار صاحب کمرے میں داخل ہوئے تو حیا ہوش میں آ رہی تھی
مختار صاحب نے حیا کو دیکھا تو فوراً اس کے پاس گئے

حیا بیٹے

کیسے ہو

زیادہ تکلیف تو نہیں ہو رہی

مختار صاحب بھرائی ہوئی آواز میں بولے

نانو میں بالکل ٹھیک ہوں

بلکہ مزے میں ہوں

آپ پلیز روں نہیں

ویسے بھی زندگی میں ہر چیز کو ٹرائے کرنا چاہیے اب گولی بھی تو ٹرائے کرنی تھی نا

لیکن ٹائمنگ تھوڑی خراب تھی

حیا مسکرا کر بولی

بالکل پاگل ہو تم

بیٹے مجھے پتہ ہے

کہ میری گڑیا کو تکلیف ہو رہی ہے

لیکن میرے سامنے ظاہر نہیں کر رہی ہو

نہیں نانو

سچی میں میں ٹھیک ہوں

حیا کی بات پر مختار صاحب نے غور سے اس کی طرف دیکھا
اوکے

تھوڑا سا درد ہو رہا ہے

وہ بھی ٹھیک ہو جائے گا آپ کی حیا بہت سٹرونگ ہے دیکھیے گا کل تک بھاگ رہی ہوں گی
حیا نے دانتوں کی نمائش کی
انشاللہ

مجھے پتہ ہے کہ میری حیا بہت سٹرونگ ہے
مختار صاحب نے مسکرا کر کہا

اچھا

نانو باقی سب کہاں ہیں

باقی سب یا احراز

مختار صاحب شرارت سے بولے

نانو

بتائیں نا

حیا شرما کر بولی

گھر گیا ہے

کپڑے بدلنے خون سے خراب ہو گئے تھے

بڑی مشکل سے بھیجا ہے اسے

تمہیں چھوڑ کر نہیں جا رہا تھا میں نے کہا کہ ہم ہیں ادھر تو صرف 1 گھنٹے میں واپس آنے کا بول کر گیا ہے

حیا بیٹے بہت زیادہ محبت کرتا ہے احراز تم سے

آج اس کی حالت دیکھنے والی تھی

پاگل ہوا پھر رہا تھا

اپنا بھی ہوش نہیں تھا

آج میں نے اسے بہت بری طرح روتے ہوئے دیکھا ہے

تمہیں پتہ ہے بیٹا کہ مرد ہمیشہ اس عورت کے لئے روتا ہے

جس سے وہ انتہا کی محبت کرتا ہو

آپ سچ میں بہت خوش قسمت ہو کہ آپ کو احراز جیسا شوہر ملا

حیا نے اس بات پر مسکرا کر نظریں جھکا لیں

اور باقیوں کو بھی میں نے صبح آنے کا بول کر بھیج دیا ہے

صرف حسن نسرین اور میں ہوں ادھر

مختار صاحب نے تفصیل بتائی

تو نانو

ماما اور بھائی کو بلائیں نا

میں نے ملنا ہے ان سے
حیا جلدی سے بولی
اچھا تم روکو میں بلاتا ہوں
مختار صاحب کہ کر باہر نکل گئے
جبکہ حیا احراز کے بارے میں سوچنے لگی
خان
آپ سچ میں مجھ سے اتنی محبت کرتے ہیں
نانو سہی کہتے ہیں میں واقع میں بہت لکی ہوں
تھینک یو
اللہ جی
آپ نے میری سوچ سے بڑھ کر مجھے دیا ہے
اب تو خان جی
آپ سے ملنا ہی پڑے گا
حیا خود سے ہی باتیں کر رہی تھی کہ نسرین بیگم اور حسن کمرے میں داخل ہوئے
حیا بیٹے
کیسے ہو
مزے میں ماما
حیا نے ہنس کر نسرین بیگم کو جواب دیا

تمہارے یہ مزے ہمارے لئے پتہ ہے کتنی ٹینشن کا باعث بنے

حسن چڑ کر بولا

ماما دیکھیں بھائی مجھے ڈانٹ رہے ہیں

پہلے ہی میرے اتنا درد ہو رہا ہے

آئی

حیا رونے والا چہرہ بنا کر بولی

چپ کرو حسن

بہن تکلیف میں ہے

نسرین بیگم نے حسن کو ڈانٹا تو حیا نے حسن کو چڑایا

دیکھا آپ نے ماما

کیسی حرکتیں کر رہی ہے

اب تمہیں درد نہیں ہو رہا

حسن نے منہ بنا کر کہا

میں نے کیا کیا ہے بھائی

حیا معصومیت سے بولی

کہ اتنے میں نرس کمرے میں داخل ہوئی

آپ کی دوا کا وقت ہو گیا ہے

ہائی

ماما جی میں کوئی دوا نہیں کھاؤں گی

اور

اور یہ انجیکشن دیکھا ہے آپ نے کتنا بڑا ہے

میرا تو اسے دیکھ کر ہی ہاٹ فیل ہو رہا ہے میں مر جاؤں گی

حیا نے خوف سے سہم کر کہا

حیا بیٹے

تنگ نہیں کروں

کچھ نہیں ہوتا جلدی سے ٹھیک بھی تو ہونا ہے آپ نے

مختار صاحب نے حیا کو پیار سے سمجھایا

نانو پلیز

نہیں بیٹے اس معاملے میں آپ کی ضد نہیں چلے گی

ٹھیک ہے

کر لیں مجھ پر ظلم

اگر میں مر گئی نا

تو اس کے ذمہ دار آپ ہوں گے

آپ سب

حیا نے رونے والی شکل بنائی

مختار صاحب نے نرس کو اشارہ کیا تو اس نے حیا کو انجیکشن لگا دیا

آئی

حیا نے کہا تو نرس بے اختیار ہنس پڑی
آپ بالکل بچوں جیسی ہیں
تو اور کیا

آپ کو میں بوڑھی نظر آ رہی ہوں
حیا نے منہ بنا کر نرس کو جواب دیا
اچھا بیٹے آپ آرام کرو
ہم باہر ہی بیٹھے ہیں
مختار صاحب نے حیا کے سوجھے ہوئے منہ کو دیکھ کر کہا تو سب باہر چلے گئے

کامران کمرے میں داخل ہوا تو ملائکہ بیڈ پر بے خبر سو رہی تھی
سوتے ہوئے وہ سیدھا کامران کے دل میں اتر رہی تھی
کامران بے خودی کی کیفیت میں اس کے پاس گیا اور جھک کر ملائکہ کی پیشانی پر اپنے لب رکھے
اس سے پہلے کہ وہ اپنی بے قراری میں کچھ اور کرتا
ملائکہ نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھولی اور کامران کو دھکا دیا
ہاؤ ڈیر یو

اپنی حد مت بھولو کامران
کیا سوچ کر تم نے یہ حرکت کی

ہاں

ملائکہ زور سے دھاڑی جبکہ کامران اپنی بے اختیاری پر جی بھر کر شرمندہ ہوا
میں بتا چکی ہوں تمہیں کہ تم سے شادی کرنا صرف میری مجبوری تھی
اس لئے اپنی اوقات میں رہو تو بہتر ہے
دوبارہ اگر تم نے ایسا کچھ سوچا بھی تو جان سے مار دوں گی میں تمہیں
سمجھ

ملائکہ نے غصے سے کہا اور روم سے باہر نکل گئی
جبکہ کامران وہیں صوفے پر بیٹھ گیا
کیا زندگی ہے میری
تم کب سمجھو گی میری محبت کو ملائکہ
اب ایسا بھی کیا گناہ کر دیا میں نے
کامران نے کرب سے سوچا اور پھر باتھ روم میں جا کر شاور لینے لگا
کہ شاید اسی طرح بے چین دل کو سکون مل جائے

احراز واپس ہو اسپتال میں آیا تو مختار صاحب مسکرا کر کوئی بات کر رہے تھے کہ اچانک احراز کو دیکھا
تو خاموش ہو گئے

احراز بیٹے مبارک ہو حیا کو مکمل ہوش آ گیا ہے ہم نے مل لیا ہے اس سے آپ جا کر مل لو ویسے
بھی وہ آپ کا پوچھ رہی تھی

آخر میں مختار صاحب شرارت سے بولے

جی نانو

میں دیکھ لیتا ہوں حیا کو

احراز نے مسکرا کر کہا اور اندر کمرے میں داخل ہو گیا

سامنے ہی حیا آنکھیں بند کیے لیٹی تھی

احراز دبے پاؤں بیڈ کی طرف گیا اور حیا کے سر پر کس کیا

اس طرح میں ماننے نہیں والی

میں کٹی ہوں آپ سے

آپ نے مجھے ڈانٹا اور زبردستی وہ اتنا بڑا انجیکشن بھی لگوا دیا

ہنہ

حیا نے بند آنکھوں سے منہ بنا کر کہا

جس پر احراز کا بے اختیار قہقہہ پورے کمرے میں گونج

حیا نے جھٹ سے آنکھیں کھول کر دیکھا تو حیران رہ گئی

کون

کون ہیں آپ

ایک منٹ میں نے آپ کو کہیں دیکھا ہے

آ آہ

حیا نے سوچتے ہوئے کہا

ہاں

آپ وہی ہیں نا

ہو سپیٹل والے جنہوں نے اپنا وعدہ توڑا تھا

دیکھا

پہچان لیا میں نے آپ کو

لیکن آپ یہاں کیا کر رہے ہیں اور وہ بھی میرے روم میں

کہیں آپ میرا قتل تو نہیں کرنے آئے

لیکن کیوں

میں نے کیا بگاڑا ہے آپ کا

روکیں میں ابھی سب کو بلاتی ہوں

اور آپ کو میرے قتل کی شازش کرنے کے جرم میں سزائے موت کی سزا دلواتی ہوں

روکیں آپ

نان

حیا ابھی چیخنے ہی والی تھی کہ احراز نے اپنا ہاتھ حیا کے منہ پر رکھ دیا

سانس تو لے لو

جذباتی

میں ہوں تمہارا خان

کیا ہو گیا ہے حیا

احراز نے مسکرا کر کہا جبکہ حیا شوکڈ ہو گئی
بس کرو اب کیا نظر لگاؤ گی
احراز نے حیا کے مسلسل گھورنے پر چوٹ کی
نہیں

نہیں نہیں آپ میرے خان نہیں ہیں
تم غلط سوچ رہی ہو حیا

میرے خان مجھے اتنا بڑا دھوکا نہیں دیں گے
وہ تو بہت محبت کرتے ہیں مجھ سے
آپ جھوٹ بول رہے ہیں

مجھے آپ کی کسی بھی بات کا یقین نہیں ہے
مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی آپ جائیں یہاں سے
حیا نے خود کو ریلیکس کرتے ہوئے کہا
میں نے کوئی دھوکہ نہیں دیا تمہیں حیا

دیکھو میں مانتا ہوں کہ مجھے تم سے چھپانا نہیں چاہیے تھا کہ میں وہی ہوں لیکن میں تمہیں کھونا نہیں
چاہتا تھا

مجھے پتہ ہے کہ تم بہت جذباتی ہو
اسلئے میں نہیں چاہتا تھا کہ تم جذبات میں کوئی غلط فیصلہ کرو
بس اس لئے میں نے اپنا چہرہ چھپایا تم سے

یار
دیکھو مجھے

بس

احراز ابھی بات کر رہا تھا کہ حیا نے بیچ میں ٹوکا
آپ ایک دفعہ بولتے تو سہی خان
کہ کر تو دیکھتے

میں اتنی بھی پاگل نہیں ہوں کہ اتنی سی بات کو اشو بناتی
لیکن آپ نے مجھے دھوکہ دیا
سوچا کہ جب ایک دفعہ نکاح ہو جائے گا تو میری مجبوری بن جائے گی آپ کے ساتھ رہنا
کچھ کر نہیں پاؤں گی
اور ساری زندگی آپ کے ساتھ گزار دوں گی
لیکن آپ کو پتہ ہے مسٹر خان کے مجھے دھوکے بازوں سے سب سے زیادہ نفرت ہے
میں سب کچھ معاف کر سکتی ہوں
لیکن کسی کا دیا ہوا دھوکہ نہیں

تب ہوسپٹل میں جب میری لڑائی ہوئی تھی آپ سے
تب مجھے آپ پر وقتی غصہ تھا جو کہ میں بعد میں بھول بھی گئی تھی
لیکن آپ کا یہ دیا ہوا دھوکہ میں کبھی زندگی میں نہیں بھولوں گی
آج پہلی بار مجھے آپ سے نفرت محسوس ہو رہی ہے

میں آپ کو مزید برداشت نہیں کر سکتی
آپ پلیز جائیں یہاں سے مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی
دیکھو حیا مجھے ایک موقع تو
میں کہنا

جائیں یہاں سے
حیا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا
اور آنکھیں بند کر لیں

جبکہ احراز نے تکلیف سے حیا کو دیکھا اور کمرے سے ہی نہیں ہوسپٹل سے ہی باہر نکل گیا
یہ احراز بھائی کو اچانک کیا ہوا
حسن نے احراز کو دیکھ کر کہا

جبکہ مختار صاحب نے بھی احراز کے سرخ چہرے اور آنسو بھری آنکھوں کو بہت غور سے دیکھا تھا
جبکہ احراز کے جاتے ہی حیا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی
کیوں

کیوں خان کیوں
کیوں کیا آپ نے

اس سے اچھا ہوتا کہ آپ مجھے کبھی بھی اپنا چہرہ نہ دیکھاتے
ابھی تو محبت کرنے لگی تھی میں آپ سے
کیوں دیا آپ نے مجھے دھوکہ

کیسے رہوں گی آپ کے بغیر
حیا مسلسل رو کر احراز سے شکواہ کر رہی تھی

کیا ہوا بیٹے

آپ رو کیوں رہے ہو

احراز سے لڑائی ہوئی ہے آپ کی

احراز کے جاتے ہی مختار صاحب کمرے میں داخل ہوئے تو حیا کو روتے ہوئے دیکھ کر فوراً بولے

ن۔۔۔نا۔۔۔نانو

مجھے گھ۔۔گھر جانا ہے

حیا نے روتے ہوئے ہتھلا کر کہا

لیکن بیٹے ابھی ڈاکٹر نے آپ کو ڈسچارج نہیں کیا

ابھی آپ کو کچھ دن ادھر رہنا پڑے گا

مختار صاحب نے بھرپور شفقت سے کہا

ن۔۔نہیں نانو

پلیز میرا دم گھٹ رہا ہے یہاں پر

میں مر جاؤں گی

آپ پلیز ڈاکٹر سے بات کریں

اور مجھے گھر لے جائیں

پلیز نانو

آپ سمجھ کیوں نہیں رہے ہیں

مجھے نہیں رہنا یہاں پر

حیا تقریباً چیخ کر بولی

ٹھیک ہے بیٹے

آپ رونا بند کرو

میں بات کرتا ہوں ڈاکٹر سے

مختار صاحب نے حیا سے کہا اور پھر باہر نکل گئے

حیا یار

تم کیوں اتنی جذباتی اور بے وقوف ہو

اتنی سی بات کا کیوں اشو بنا رہی ہو یار

تمہیں میری محبت نظر کیوں نہیں آ رہی

یار مر رہا ہوں تمہارے لیے

تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ تمہیں نفرت محسوس ہو رہی ہے مجھ سے

کیسے برداشت کروں میں یہ

نہیں ہو رہا ہے یار

مگر میں ہمت نہیں ہاروں گا

میں تمہیں منالوں گا حیا

اپنی محبت سے

اور دیکھنا تم بھی مجھ سے اتنی ہی محبت کرو گی

احراز اس وقت اپنے کمرے میں بیٹھا حیا کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اچانک مختار صاحب کی کال آ گئی

احراز نے دیکھا اور کال اٹینڈ کر لی

اسلام و علیکم نانو

احراز نے نے خود کو ریلیکس کرتے ہوئے کہا

وعلیکم السلام بیٹے

آپ یوں اچانک کہاں چلے گئے ہو

خیریت تو ہے

جی نانو

سب ٹھیک ہے

اچھا بیٹے آپ کی حیا سے کوئی لڑائی ہوئی ہے کیا

وہ مسلسل رو رہی ہے اور گھر جانے کی ضد کر رہی ہے

نہیں نانو

ہماری کوئی لڑائی نہیں ہوئی ہے وہ بس

اچھا نانو

حیا گھر آ رہی ہے کیا
احراز نے بات پلٹی جو کہ مختار صاحب نے بہت نوٹ کی مگر بولے نہیں
جی بیٹے میں نے ڈاکٹر سے بات کر لی ہے
انشاللہ شام تک حیا گھر آ جائے گی
مختار صاحب نے تفصیل بیان کی

اچھا

نانو وہ

وہ میں حیا سے ملنا چاہتا ہوں
کچھ بات کرنی ہے تو میں رات تک آ جاؤں گا
لیکن آپ حیا کو مت بتائیے گا
پلیز

احراز نے ہچکچاتے ہوئے کہا
ٹھیک ہے بیٹے

میں آپ کا انتظار کروں گا
اوکے نانو

اللہ حافظ

اللہ حافظ بیٹے

مختار صاحب نے کہا اور فون بند کر دیا

حیا بیٹے

احراز آپ سے بات کرنا چاہتا ہے

میں اسے کمرے میں بھیج رہا ہوں آپ بات کر لو

حیا کو شام میں گھر لایا گیا تو وہ کسی سے بات کیے بغیر اپنے کمرے میں لیٹی ہوئی تھی کہ مختار صاحب

نے حیا کو آکر احراز کے آنے کی اطلاع دی

نہیں نانو

مجھے ان سے کوئی بات نہیں کرنی

آپ پلیز انھیں کہ دیں کہ میں سو رہی ہوں یا کوئی اور وجہ بتا دیں

حیا گھبرا کر جلدی سے بولی

کیوں

کیا بات ہے حیا

مجھے سچ بتاؤ

مختار صاحب سنجیدگی سے بولے

ک۔۔۔ کچھ نہیں نانو

وہ بس ابھی دل نہیں کر رہا بات کرنے کا اس لئے منع کر رہی ہوں

یہ کیا بات ہوئی کہ دل نہیں کر رہا

بیٹا شوہر ہے وہ تمہارا

وہ بھی اتنی محبت کرنے والا
میں بھیج رہا ہوں احراز کو اور آپ بات کر رہے ہو اس سے
ٹھیک ہے
ٹھیک ہے حیا
ج۔۔۔ جی نانو

مختار صاحب نے گویا حکم صادر کیا
تو حیا کو منانا پڑا
کیونکہ اپنی بلا وجہ کی ضد اور بے وقوفی کا ذکر کر کے ڈانٹ تھوڑی کھانی تھی
احراز کمرے میں داخل ہوا تو حیا نے اسے دیکھ کر منہ پھیر لیا
حیا دیکھو یار
اتنی بڑی بات بھی نہیں ہے تم بھول بھی تو سکتی ہو
میں سوری کر رہا ہوں نا
احراز نے حیا کو نہایت محبت سے کہا
مسٹر احراز خان

آپ کو یہ چھوٹی سی بات لگتی ہوگی
لیکن میرے لئے کسی کو دھوکا دینا چھوٹی سی بات نہیں ہے
اور آپ پلیز دوبارہ مجھ سے ملنے یا بات کرنے کی کوشش مت کریے گا
اب جائیں یہاں سے

حیا یار سمجھنے

میں نے کہا

میں نے آپ کی کوئی بات نہیں سنی

آپ جائیں یہاں سے

حیا پلینز

احراز نے حیا کے ہاتھوں کو پکڑ کر کہا

آپ کو سمجھ نہیں آئی

جائیں

حیا نے بے دردی سے احراز کے ہاتھوں کو جھڑکا

حیا

یہ کیا حرکت ہے کس طرح بات کر رہی ہو تم اس سے

احراز شوہر ہے تمہارا

اس بات کو مت بھولو

نسرین بیگم جو احراز کے لئے چائے اور دیگر اشیاء لے کر کمرے میں داخل ہوئی تھیں

حیا کو دیکھ کر غصے سے بولیں

ماما وہ یہ

چپ کرو تم

احراز بیٹے آپ بتاؤ کہ کیا بات ہے

آنٹی وہ میں نے حیا سے کہا کہ میرے ساتھ چلو اپنے گھر
اب یہ یہاں رہے گی تو مجھے سکون تھوڑی ملے گا ٹینشن لگی رہے گی میری نظروں کے سامنے ہوگی تو
بے فکر تو رہوں گا

لیکن حیا منع کر رہی ہے بلکہ اس بات پر ناراض ہو گئی ہے مجھ سے
آپ ہی سمجھائیں کہ کچھ میری فکر بھی کر لے

احراز نے شرارت سے حیا کو دیکھا
جبکہ حیا تو احراز کی اس بات پر ہی شوکڈ ہو گئی

آپ بے فکر ہو جاؤ بیٹے
حیا آپ کے ساتھ جائے گی آخر کار اس کا گھر اب سے وہی ہے

نسرین بیگم نے حیا کو گھور کر کہا
لیکن ماما میری طبیعت

کچھ نہیں ہوا تمہاری طبیعت کو
اور احراز ہے تمہاری دیکھ بھال بہت اچھے سے کر لے گا

نسرین بیگم نے حیا کی بات کو کاٹ کر اپنا فیصلہ سنایا
تو حیا چپ کر گئی

جبکہ احراز تو خوشی سے جھوم اٹھا تھا

حیا میری جنگلی بلی میرے پاس ہوگی نا تو دیکھنا کیسے منٹوں میں منالوں گا تمہیں

احراز نے دل میں سوچا

اچھا آنٹی میں نانو سے مل لوں پھر میں گاڑی میں حیا کا ویٹ کر رہا ہوں آپ اسے بھیج دیں
احراز مسکرا کر بولا اور تیزی سے باہر نکل گیا
مسکرائیں

مسکرائیں مسٹر خان
آپ کی زندگی عذاب بنا دوں گی
بہت شوق سے لے کر جا رہے ہیں نا مجھے
گن گن کر بدلے لوں گی آپ سے
حیا نے غصے میں سوچا اور بیڈ سے نیچے اترنے کی کوشش کرنے لگی

اسلام و علیکم نانو
کیسے ہیں آپ
احراز مسکرا کر بولا
و علیکم السلام بیٹے
الحمد للہ
اللہ کا شکر ہے
خیریت
آپ بہت خوش لگ رہے ہو
جی نانو وہ

میں حیا کو اپنے گھر لے کر جا رہا ہوں
آنٹی نے اجازت دے دی ہے
آپ سے اجازت لینے آیا ہوں
احراز مختار صاحب کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا
بیٹے حیا تو ابھی پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئی
ایک دفعہ مکمل صحت یاب ہو جائے تو اس نے وہیں رہنا ہے ہمیشہ
جی نانو
میں سمجھتا ہوں
لیکن نانو پلیر سمجھنے کی کوشش کریں
میں اسے اس حال میں چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا اور یہاں میں رہ نہیں سکتا
آپ میرا یقین کریں نانو
میں حیا کا بہت خیال رکھوں گا
آئی پرومیس
میں اسے زرا سی بھی تکلیف نہیں ہونے دوں گا
احراز نے یقین دلایا تو مختار صاحب کو ماننا پڑا
بیٹے
مجھے آپ پر اور آپ کی محبت پر کوئی شک نہیں ہے
ٹھیک ہے

آپ لے جائیں حیا کو
ویسے بھی کچھ دنوں بعد تو اس نے جانا ہی ہے
تو ابھی کیوں نہیں
مختار صاحب مسکرا کر بولے
تھینک یو تھینک یو سوچ نانو
احراز بے اختیار مختار صاحب کے گلے لگ گیا
اب اجازت دیں نانو
کافی رات ہو گئی ہے
اللہ حافظ
احراز نے اپنی پر گھڑی پر ٹائم دیکھ کر کہا
ٹھیک ہے بیٹے اللہ حافظ
خیریت سے جاؤ
مختار صاحب سے مل کر احراز گاڑی میں بیٹھ کر حیا کا انتظار کرنے لگا
ٹھیک 5 منٹ بعد اسے حیا نسرین بیگم کے ساتھ آتی دیکھائی دی
احراز حیا کو دیکھ کر مسکرا نے لگا جبکہ حیا منہ بنا کر گاڑی میں بیٹھ گئی تو احراز نے گاڑی سٹارٹ کر دی
احراز اور حیا گھر پہنچے تو وہاں سب ہی اپنے کمروں میں سونے کے لئے جا چکے تھے
کمرہ کہاں ہے
حیا نے دانت پیستے ہوئے کہا

میں لے کر چلتا ہوں نا تمہیں
میں خود چل سکتی ہوں
دو عدد پاؤں میرے پاس بھی ہیں
حیا جل کر بولی تو احراز بے ساختہ مسکرا پڑا
دائیں طرف پہلا کمرہ ہمارا ہے
احراز ہمارا لفظ پر زور دے کر بولا
حیا احراز کو مکمل انکسور کر کے آہستہ آہستہ چل رہی تھی کہ اچانک چکرا کر گرنے لگی کہ احراز نے
فوراً اس کی کمر میں ہاتھ ڈالا اور اپنے کمرے کی طرف چل پڑا
ہاتھ ہٹائیں اپنا
میں خود چل سکتی ہوں
حیا نے کچھ شرم اور کچھ غصے سے سرخ ہوتے چہرے سے احراز کو گھور کر کہا
نہیں ابھی میں یہ رسک نہیں لے سکتا
دیکھا ابھی کیسے چکر آ گیا تھا تمہیں اگر گر جاتی تو
میرا کیا ہونا تھا
احراز شرارت سے بولا
دور ہٹیں
ہاتھ مت لگائیں مجھے
حیا نے بہت مشکل سے احراز کے ہاتھ کو ہٹایا اور کمرے میں داخل ہو گئی

اور جلدی سے بیڈ پر بیٹھ کر احراز سے بولی

یہاں پر صرف میں سوؤں گی تو اس لئے آپ کہیں اور جا کر سو جائیں
ایسے کیسے

میں کہاں پر جا کر سوؤں

یہ میرا بھی بیڈ ہے اور میں ادھر ہی سوؤں گا
تمہارے ساتھ

احراز نے ضدی لہجے میں کہا
ایسی خوش فہمیاں پالنے کی ضرورت نہیں ہے
کہ میں آپ کو یہاں سونے دوں گی
اور ویسے بھی

یہ میرا نہیں آپ کا مسئلہ ہے کہ آپ کہاں سوئیں گے بہت شوق تھا نا آپ کو مجھے یہاں لانے کا
اب بھگتیں

حیا نے ناک چڑھائی

اور کمبل سر تک اوڑھ کر لیٹ گئی

کچھ ٹینشن اور کچھ تھکاوٹ کی وجہ سے نیند اس پر فوراً مہربان ہو گئی

جبکہ احراز صوفے پر بیٹھ کر حیا کو کتنی ہی دیر دیکھتا رہا اور پھر جب اس بات کا یقین ہو گیا کہ وہ سو
چکی ہے تو خود بھی اس کے ساتھ آ کر لیٹ گیا

میرے اللہ

آپ کا شکر ہے
کہ آج حیا میری بیوی کی صورت میں میرے پاس میری آنکھوں کے سامنے ہے اسے میں جی بھر
کر دیکھ سکتا ہوں
اسے چھونا
محسوس کرنا
سب جائز ہے مجھ پر
بس اللہ
اتنا کرم کر دیں کہ
حیا ناراضگی ختم کر دے
احراز نے سچے دل سے دعا کی اور سونے کی کوشش کرنے لگا کیونکہ صبح اسے حیا سے پہلے اٹھ کر
دوبارہ صوفے پر جانا تھا
لیکن خوشی کی وجہ اسے نیند ہی نہیں آ رہی تھی
کہ اچانک حیا نے کروٹ بدلی اور احراز کی طرف منہ کر کے لیٹ گئی
تو احراز دوبارہ حیا کو دیکھنے میں مصروف ہو گیا
لمبی لمبی موٹی آنکھیں جن پر لمبی گھنی پلکوں کا سایہ تھا اس وقت بند پڑی تھیں
سرخ ہونٹ جو اس وقت تھوڑے کھلے ہوئے تھے
تیکھی ناک اور روشن معصوم چہرہ جو نایٹ بلب میں اس وقت بہت پرکشش لگ رہا تھا

اور ان سب سے بڑھ کر اس کے سیاہ سلکی بال جو اس وقت اس کے چہرے کو چھپانے کی کوشش کر رہے تھے

احراز نے بے اختیار اپنا ہاتھ بڑھایا اور حیا کے چہرے سے بال ہٹا دیے
احراز کے اس طرح چھونے سے حیا کی نیند میں خلل پڑا
لیکن وہ اٹھی نہیں شاید دوائیوں کے زیر اثر نیند ہی اتنی گہری تھی اس لئے
احراز نے جب دیکھا کہ حیا نے کوئی حرکت نہیں کی تو وہ کچھ اور حیا کے قریب آیا اور اس کی
پیشانی پر کس کر کے خود بھی حیا کے ساتھ لگ کر بلکہ لگی دے کر فوراً سو گیا

صبح حیا کی آنکھ تقریباً 7 بجے کھلی

ہاے

نماز قضا ہوگئی

ایک تو ان میڈیسن کی وجہ سے آنکھ ہی نہیں کھلتی

خیر

اللہ جی معاف کر دیجئے گا

مجبوری ہے

حیا نے اپنے ارد گرد دیکھا لیکن احراز کہیں بھی نہیں تھا

یہ کہاں چلے گئے اب

خیر مجھے کیا

جہاں بھی جائیں

آئی

بہت زوروں کی بھوک لگی ہے

اٹھو حیا

خود ہی کچھ کھانا پڑے گا

حیا خود سے ہی باتیں کرتی ہوئی اٹھی

کہ اچانک احراز اپنے بال خشک کرتا ہوا باتھ روم سے باہر نکلا

کہاں جا رہی ہو

اور طبیعت کیسی ہے اب تمہاری

درد تو نہیں ہو رہا

احراز نے حیا کو اٹھتے ہوئے دیکھ کر کہا

جبکہ حیا اسے کوئی جواب دیے بغیر باتھ روم میں چلی گئی

کچھ دیر بعد جب حیا باہر نکلی تو ثنا کو اپنے کمرے میں پایا

حیا کیسی ہو

مجھے جب پتہ چلا کہ تم یہاں آ گئی ہو تو میں صبح ہی یہاں تم سے ملنے آ گئی

ثنا نے مسکرا کر کہا

اللہ جی کا شکر ہے

میں بالکل ٹھیک ہوں آپ

اور آپ کا بہت شکریہ یہاں آنے کے لئے
حیا نے بہت میٹھے لہجے میں جواب دیا جس پر احراز کا منہ بن گیا
میں نے پوچھا تو اس کا کوئی جواب نہیں دیا اور آپ کو کیسے مسکرا کر جواب دے رہی ہے
احراز نے حیا کو گھورتے ہوئے دل میں کہا

اچھا حیا بتاؤ

کہ ناشتے میں کیا کھاؤ گی

میں تمہارا ناشتہ ادھر ہی لے آتی ہوں

میرا بھی ناشتہ ادھر روم میں ہی بھیج دیں آپ

اس سے پہلے کہ حیا کوئی جواب دیتی احراز جلدی سے بولا

نہیں آپ میرا بھی دل نہیں کر رہا ہے میں تھوڑی دیر بعد کھالوں گی

حیا نے مسکرا کر جواب دیا

ٹھیک ہے

لیکن جب دل کرے تو مجھے بتا دینا

زیادہ دیر مت کرنا دوائی بھی تو کھانی ہے

جی آپ

حیا فرما برداری سے بولی

اور ہاں

تمہارا ناشتہ میں ادھر بھیج دیتی ہوں

حیا کے پاس بیٹھ کر سکون سے کھانا
ثنا نے شرارت سے احراز کو دیکھ کر کہا اور باہر نکل گئی
جبکہ حیا واپس جا کر بیڈ پر بیٹھ گئی
جبکہ احراز ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہو کر تیار ہونے لگا
ابھی تھوڑی سی دیر ہی ہوئی تھی کہ ثنا احراز کا ناشتہ لے کر کمرے میں داخل ہوئی
میں تمہارا ناشتہ تمہارے بیڈ پر رکھ رہی ہوں وہیں کھا لو
ثنا نے ناشتہ کی ٹرے کو رکھتے ہوئے کہا
جی آ پی
شکریہ

احراز مسکرا کر بولا تو ثنا واپس چلی گئی
ابھی احراز بیڈ پر آنے ہی والا تھا کہ حیا جلدی سے اٹھی اور احراز کا ناشتہ کرنا شروع کر دیا
احراز نے حیرانگی سے حیا کی طرف دیکھا
حیا نے صرف دو تین بائٹ لے کر بس کر دیا پھر احراز کی کافی سے ایک سپ لیا اور مسکرا کر احراز
کو دیکھا
ارے

یہ کیا ہوا
مسٹر احراز خان کا ناشتہ جھوٹا ہو گیا
اب وہ کیا کھائیں گے

کیونکہ مسٹر احراز خان تو کسی کو سوری تک نہیں کرتے تو جھوٹا کیسے کھا سکتے ہیں
آ آ آ

چچ چچ چچ

حیا طنز یہ مسکرائی

جبکہ احراز پہلے تو حیا کی باتیں سنتا رہا پھر آہستہ سے چل کر بیڈ پر بیٹھ گیا اور ناشتہ کرنا شروع کر دیا
تھینک یو سوچ حیا

ناشتہ جھوٹا کرنے کے لیے

کیا ہے نا

کہتے ہیں کہ جھوٹا کھانے سے محبت بڑھتی ہے

تو ہماری محبت بھی مزید بڑھے گی

ہے نا

احراز شرارت سے بولا تو حیا جو احراز کی اس حرکت سے ہی شوکڈ ہوئی تھی اچانک اٹھی اور باہر نکل
گئی جبکہ احراز مسکرا کر اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا

دن تیزی سے گزر رہے تھے حیا کو یہاں آئے ہوئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا اور حیا نے اس ایک میں
کئی بار احراز کو تنگ کرنے کی کوشش کی مگر خود ہمیشہ احراز کی حرکتوں سے شوکڈ ہو جاتی
اب حیا کی طبیعت بھی بالکل ٹھیک ہو گئی تھی تو اس نے کل سے یونی جانے کا سوچا ہوا تھا
کیونکہ ویسے بھی اگلے ماہ سے ایگزام شروع ہو رہے تھے

تو آج کیونکہ وہ فری تھی تو رات کو فلم یا کوئی ڈرامہ دیکھنے کا سوچا تھا لیکن اس کے لئے لیب ٹاپ کا ہونا ضروری تھا جو کہ حیا اپنے گھر چھوڑ آئی تھی

ہاے

جب کتابیں منگوائی تھی تب لیب ٹاپ بھی منگوا لیتی

اب میں کیا کروں

ہاں

بھائی سے کہہ دیتی ہوں کہ لیب ٹاپ دے جائیں

حیا نے سوچتے ہوئے حسن کو کال کی

اسلام و علیکم بھائی

جی میں بالکل ٹھیک ہوں

وہ بھائی آپ میرا لیب ٹاپ دے جائیں گے

جی

میں انتظار کروں گی

اللہ حافظ

حیا نے کہہ کر کال کاٹ دی اور حسن کا ویٹ کرنے لگی

شام کو حیا باہر لان میں بیٹھی حسن کا ویٹ کر رہی تھی کہ اچانک حسن کی گاڑی آتی دیکھائی دی

حیا بھاگ کر حسن کے پاس گئی

اسلام و علیکم بھائی

و علیکم السلام

کیسی ہو سوئی

حسن نے مسکرا کر جواب دیا

آپ کے سامنے ہوں

بتائیں کہ کیسی ہوں

ہاں

بالکل چڑیل لگ رہی ہو

حسن نے حیا کو چڑانا ضروری سمجھا

ہاھاھاھا

بہت فنی تھا

اب میرا لیب ٹاپ دیں

حیا نے ناک چڑھائی

یہ لو بھوکی

پتہ نہیں تمہیں اتنے دن اس کے بغیر نیند کیسے آگئی

حسن نے گاڑی سے لیب ٹاپ نال کر دیا

وہی تو

اب کیا بتاؤں آپ کو بھائی

میں نے اپنے لپو کو کتنا مس کیا
حیا نے لیب ٹاپ کو ہنگی دے کر کہا
اچھا تو میں اب چلتا ہوں
کچھ ضروری کام ہے
حسن گاڑی میں بیٹھ کر بولا
ارے

ایسے کیسے
کچھ دیر تو رکتے بھائی
ایسے ناراض ہو کر تو مت جائیں
اوکے فائن
میں نے آپ کو بھی تھوڑا سا مس کیا ہے
لیکن اپنے لپو سے بہت کم
اب کو میں نے کہ دیا ہے اب تو رک جائیں
حیا حسن کو گاڑی سے باہر نکالنے کی کوشش کر رہی تھی
سچ میں حیا

بہت ضروری کام ہے
وہ تو تمہارا لیب ٹاپ دینے کے لئے بھی بہت مشکل سے ٹائم نکالا ہے
میں پھر آؤں گا

حسن نے کہا تو حیا کو ماننا پڑا

اوکے

اللہ حافظ

اللہ حافظ

حسن کہ کر چلا گیا تو حیا اپنا لیب ٹاپ لے کر اپنے کمرے میں آ گئی

رات کو حیا نے عشا کی نماز پڑھی اور اپنا لیب ٹاپ لے کر بیڈ پر بیٹھ گئی

کیا دیکھوں

کیا

ہاں

وہ کیا ہے

دیکھتی ہوں

حیا نے سوچتے ہوئے وہ کیا ہے دیکھنا شروع کر دیا

ابھی ایک لمبی سوڈ ہی دیکھا تھا کہ ڈر کے لیب ٹاپ بند کر دیا اور سونے کی کوشش کرنے لگی

لیکن ڈر کی وجہ سے نیند بھی نہیں آ رہی تھی

اپنے گھر میں حیا جب بھی کوئی horror چیز دیکھتی تھی تو رات کو یا تو سارہ کے ساتھ یا نسرین بیگم

کے پاس سوتی تھی

انہیں ہنگی دے کر

لیکن اب ان دونوں کی غیر موجودگی میں حیا کو بہت ڈر لگ رہا تھا
حیا نے کروٹ بدل کر دیکھا تو احراز صوفے پر سونے کی ناکام کوشش کر رہا تھا
کیونکہ کل تک وہ حیا کے سونے کے بعد اس کے ساتھ جا کر سو جاتا تھا مگر آج حیا کی میڈیسن ختم
ہو گئی تھی اس لئے وہ بے ہوشوں کی طرح تو سوئے گی نہیں

تو اب احراز منہ سجھا کر صوفے پر لیٹا تھا
اس چھوٹے سے صوفے پر احراز جیسا لمبا چوڑا انسان بھلا کیسے سو سکتا ہے
اگر آپ چاہیں تو ادھر آ کر سو سکتے ہیں
مطلب کہ اس چھوٹے سے صوفے پر آپ ٹھیک طرح سے نہیں سو پاتے ہوں گے نا
اب میں اتنی بھی ظالم نہیں ہوں
اور ویسے بھی یہ جو میرا دل ہے نا
بہت ہی اچھا ہے
حیا اپنی طرف سے ایسے بولی جیسے کہ بہت بڑا احسان کر رہی ہو
نہیں رہنے دو

کوئی ضرورت نہیں ہے یہ احسان کرنے کی
میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے تمہیں کوئی پر و بلم ہو
احراز جان بوجھ کر حیا کو انکار کر رہا تھا
میں تو آپ کے لئے ہی کہ رہی تھی
نہیں آنا تو نہ سہی

حیا نے لا پرواہی سے کہا اور پھر احراز کی طرف رخ بدل کر لیٹ گئی
زیادہ اکڑ دیکھا رہے ہیں

بھاڑ میں جائیں

مجھے ڈر نہیں لگتا

میں خود اکیلی سو سکتی ہوں

ہاں میں خود اکیلی سو جاؤں گی

حیا خود کو تسلیاں دے رہی تھی کہ اچانک بیڈ پر کسی کی موجودگی کا احساس ہوا

خان آگئے ہیں کیا

حیا نے سوچتے ہوئے مڑ کر دیکھا تو احراز آنکھیں بند کیے سونے کی بھرپور ایکٹنگ کر رہا تھا

کیا یہ سو گئے ہیں

حیا نے چٹکی بجائی

لیکن احراز نہیں اٹھا

پھر حیا نے تالی بجائی

لیکن احراز پھر بھی نہیں اٹھا

خان

خان آپ سو گئے ہیں کیا

حیا کے اس طرح پوچھنے پر احراز کو بہت ہسی آئی جو اس نے بہت مہارت سے روک لی

لگتا ہے سچ میں سو گئے ہیں

حیا کہ کر احراز کے تھوڑا پاس ہوئی اور پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر سو گئی
جبکہ احراز حیا کو دیکھ کر مسکرا پڑا اور پھر اسے ہلکی دے کر سو گیا
احراز کے ہلکی دینے سے حیا اچانک اٹھ گئی لیکن پھر وہی ڈر اس لئے چپ چاپ سو گئی

صبح حیا معمول کے مطابق اٹھی تحجد پڑھ کر قرآن مجید کی تلاوت کی پھر فجر کی نماز پڑھ کر بیڈ پر
واپس آ گئی

حیا نے دیکھا کہ احراز بہت سکون سے سویا ہوا تھا
تو حیا غور سے احراز کا جائزہ لینے لگی
روشن پیشانی جس پر اس وقت بال بکھرے ہوئے تھے
تیکھی ناک عنابی ہونٹ

چہرے پر ہلکی سی شیو جو اسے بہت پرکشش بنا رہی تھی
اور سب سے بڑھ کر اس کی براؤن آنکھیں جو اس وقت بند تھیں
لیکن اس کی لمبی پلکیں بہت واضح دیکھائی دے رہی تھیں
حیا بے خودی کی کیفیت میں احراز کو دیکھے جا رہی تھی

کہ اچانک احراز کی آواز سنائی دی
ایسے کیا دیکھ رہی ہو
نظر لگانی ہے مجھے

حیا اچانک ہوش میں آ کر بولی

ک۔۔۔ کیا

ایسے کیا گھور رہی تھی مجھے

مجھے تو خوف آ رہا ہے تمہاری نظروں سے

ادھر اس کمرے میں بیچارہ میں اکیلا تمہارے ساتھ

اف

اگر تمہاری نیت بدل گئی تو

گھور بھی تو ایسے رہی ہو

میں تو کسی کو منہ دیکھانے کے قابل نہیں رہوں گا نا

احراز نے خوفزدہ ہو کر کہا

لیکن آنکھوں میں شرارت دیکھائی دے رہی تھی

او ہیلو

کیا ہاں

میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے

اور ویسے بھی آپ نے اپنی جان دیکھی ہے

مجھ جیسی کم سن کلی آپ کا فائدہ کیسے اٹھا سکتی ہے

مطلب کچھ بھی

ہاں

اگر بات میرا فائدہ اٹھانے کی ہوتی تو پھر بھی مان لیتے

میں کیسے

حیا غصے سے نان سٹاپ بولے جا رہی تھی کہ اچانک اپنی بات کا احساس ہوا تو بالکل چپ ہو گئی
کیا ہوا

احراز نے حیا کے سرخ ہوتے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا
ک۔۔۔ کچھ نہیں

وہ مجھے کچھ کام ہے

حیا کہ کر اٹھنے لگی کہ اچانک احراز نے حیا کے ہاتھ کو پکڑ کر کھینچا تو وہ سیدھا احراز کے اوپر گری
اور حیا کے ہونٹ احراز کے گال پر ٹچ ہوئے
حیا تو کرنٹ کھا کر بیڈ سے اتری اور کمرے سے ہی باہر نکل گئی
جبکہ احراز دل کھول کر مسکرایا

حیا نے یونی سے واپس آ کر ظہر کی نماز پڑھی اور جا کر بیڈ پر لیٹ گئی کہ اچانک سارہ کی کال آ گئی
اسلام و علیکم سارہ
کیسی ہو

حیا نے کال پک کر کے کہا
وعلیکم السلام حیا
تمہارے لئے ایک خوشخبری ہے
سارہ مسکرا کر بولی

کیا

تمہاری شادی ہونے والی ہے

حیا جلدی سے بولی

جی نہیں

بھائی کی شادی کی ڈیٹ فکس ہو گئی ہے

دو ہفتے بعد کی ڈیٹ رکھی گئی ہے

کیا

اتنا سب کچھ ہو گیا اور کسی نے مجھے بتایا بھی نہیں

کل بھائی بھی آئے تھے انہوں نے بھی نہیں بتایا

کٹی کٹی کٹی

میں ناراض ہوں سب سے

حیا منہ بنا کر بولی

ہمیں تو خود آج پتہ چلا ہے

سب بڑوں نے مل کر سب کچھ طے کر لیا ہے

سارہ نے تفصیل بیان کی

اچھا ٹھیک ہے

مان لیتی ہوں

ہاے سارہ

مجھے اتنی خوشی ہو رہی ہے کہ کیا بتاؤں
بھائی کی شادی کے بارے میں کتنی پلینگ کی ہے ہم نے
بھئی

اکھوتے بھائی ہیں ہمارے
میں تو آج سے ہی شوپنگ وغیرہ سٹارٹ کر دوں گی
اور تم بھی کر دو
اور پھر دیکھنا

کیسے رونق لگاتے ہیں ہم دونوں
حیا آکسائیڈ ہو کر بولی
اوکے

اب میں فون بند کر رہی ہوں
ماما نے مجھے چائے بنانے کا کہا تھا
سو

اللہ حافظ

اللہ حافظ

حیا نے کہ کر فون بند کر دیا

شام کا کھانا کھا کر حیا نے عشا کی نماز پڑھی اور سونے کی کوشش کرنے لگی کہ اچانک نظر احراز کے لیب ٹاپ پر پڑی

وہ horror مووی Anabelle دیکھ رہا تھا

اور حیا تو تھی ہی horror movies کی دیوانی

اس لئے خود بھی مووی دیکھنی شروع کر دی

جیسے جیسے horror scenes آتے حیا ڈرنا شروع کر دیتی لیکن احراز پر ظاہر نہیں کر رہی تھی

جبکہ احراز حیا کی حالت سے واقف تھا

اس لیے مووی آدھی دیکھ کر بند کر دی

آپ نے مووی بند کیوں کی

حیا نے خود کو نارمل کرتے ہوئے کہا

وہ مج۔۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے

احراز نے ڈرنے کی بھرپور ایکٹنگ کی

کیا

چھوٹے چھوٹے بچے ڈرتے ہیں

آپ اتنے بڑے ہو کر بھی ڈرتے ہیں

کیوں تمہیں ڈر نہیں لگتا

بالکل بھی نہیں

حیا رانا خان

اللہ جی کے علاوہ کسی سے بھی نہیں ڈرتی

حیا جلدی سے بولی

اس بات پر غور کیے بغیر کہ اس نے اپنے نام کے ساتھ خان بھی لگایا ہے

اب چپ چاپ سو جائیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے

حیا بول کر لیٹ گئی

لیکن مجھے ایسے نیند نہیں آتی

جب بھی ہم کوئی horror مووی دیکھتے تھے تو میں حاشر کو ہگ کر کے سوتا تھا

کیونکہ ویسے مجھے ڈر لگتا ہے

لیکن اب تو اس کے پاس نہیں جا سکتا

تو کیا

میں تمہیں ہگ کر کے سو جاؤں

پلیززز

احراز نے انتہائی معصومیت سے کہا

حیا پہلے تو حیران ہوئی

پھر منع کرنے کا سوچا لیکن پھر وہی ڈر

خود کو بھی تو ویسے نیند نہیں آنی تھی

اوکے

لیکن ہگی نہیں

صرف ہاتھ پکڑ سکتے ہیں
حیا ایسے بولی جیسے احسان کر رہی ہو
اوکے

احراز نے کہ کر حیا کا ہاتھ پکڑ لیا اور سونے کی ایکٹنگ کرنے لگا
جبکہ حیا کچھ دیر جاگتی رہی اور احراز کو دیکھتی رہی پھر تھوڑا سا سرک کر احراز کے پاس ہوئی اور اپنا
سر احراز کے کاندھے پر رکھ کر سونے لگی کہ اچانک احراز نے حیا کو ہنگی دی اور سو گیا
تو حیا کو اور کیا چاہئے تھا خود بھی سکون سے سو گئی

صبح احراز آفس کے لئے تیار ہو رہا تھا کہ اچانک حیا کی آواز سنائی دی
مجھے حسن بھائی کی شادی کے لیے شاپنگ کرنی ہے
تو مجھے بہت سارے پیسے چاہئے
اب شادی کی ہے تو میرے خرچے بھی اٹھائیں
حیا اکڑ کر بولی
اوکے

تم تیار رہنا
ہم شام کو شاپنگ کرنے جائیں گے
اوکے

ٹائم پر آ جائیے گا

ٹھیک ہے

اب میں آفس جا رہا ہوں تو مجھے اللہ حافظ تو کہ دو

احراز شرارت سے بولا

اللہ حافظ

خیریت سے جائیں اور جلدی واپس آئیں

تاکہ ہم شاپنگ پر جائیں

حیا جلدی سے بولی

ایسے نہیں

مجھے ہنگی دے کر اللہ حافظ کہو

کیا ہاں

کیا کہا آپ نے

زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے

وہ تو میں نے رات کو آپ کے ڈر کی وجہ سے آپ کو ہاتھ پکڑنے دے دیا اتنا ہی بہت ہے

زیادہ امید مت رکھیں مجھ

ابھی حیا بات ہی کر رہی تھی کہ احراز نے آگے بڑھ کر حیا کو ہنگی دی اور سر پر کس کر کے کمرے

سے باہر نکل گیا

جبکہ حیا شوکڈ ہو کر وہی کھڑی رہی

شام کو حیاتیار کھڑی تھی کہ احراز کمرے میں داخل ہوا
تم تیار ہو

احراز نے حیا کو دیکھ کر کہا

جی

لیکن پہلے آپ فریش ہو جائیں کچھ کھا پی لیں اس کے بعد شاپنگ پر جائیں گے
حیا جلدی سے بولی

ہاے حیا

میری اتنی فکر

کہیں محبت تو نہیں ہو گئی مجھ سے

احراز شرارت سے بولا

اوہو

کوئی محبت نہیں ہے مجھے آپ سے

وہ تو میں نے ویسے ہی کہا ہے

اب میں اتنی بھی خود غرض نہیں ہوں کہ صرف اپنے مطلب کی بات کروں

اور آپ جا کر جلدی تیار ہوں

لیٹ ہو رہا ہے

حیا نے غصے سے کہا اور اپنے موبائل میں بزی ہو گئی

جبکہ احراز مسکرا کر ہاتھ روم میں چلا گیا

ٹھیک ایک گھنٹے بعد وہ دونوں شاپنگ مال میں شاپنگ کر رہے تھے
حیا نے دل کھول کر شاپنگ کی اور وہ سب شاپرز احراز اٹھائے پھر رہا تھا
حیا بس کرو باقی شاپنگ پھر کر لینا اب میں اور شاپرز نہیں اٹھا سکتا
احراز مظلومیت سے بولا

اوکے
چلیں گھر
لیکن پھر کل ہم نے اور شاپنگ بھی کرنی ہے
ٹھیک ہے
ابھی تو چلو

ویسے بھی رات کے 8 بج گئے ہیں
احراز نے حیا کو جواب دیا اور اپنی گاڑی کی طرف چل پڑا
احراز نے شاپرز گاڑی میں رکھے ہی تھے کہ کسی کی کال آگئی
خان

خان مجھے آیس کریم کھانی ہے
حیا نے سامنے آیس کریم پالر کو دیکھ کر کہا
احراز فون پر بات کرتے ہوئے حیا کو دیکھ کر بولا
حیا میں بات کر لوں پھر لے کر دیتا ہوں
تھوڑا ویٹ کر لو

نہیں نا مجھے ابھی چاہئے

حیا ضدی انداز میں بولی

احراز نے جب کوئی جواب نہ دیا تو حیا خود آیس کریم لینے چلی گئی

ابھی حیا آتے یس کریم لے کر واپس آ رہی تھی کہ اچانک ایک گاڑی حیا کو ٹکرا مارنے والی تھی کہ

احراز نے حیا کو دیکھ کر جلدی سے اسے کھینچ لیا

یہ کیا حرکت ہے حیا

بولا تھا نہ کہ تمہیں لے دیتا ہوں

کبھی سن بھی لیا کرو میری ہمیشہ اپنی ضد پوری کرتی ہو

اگر آج تمہیں کچھ ہو جاتا تو

کچھ سوچا ہے کہ کیا ہوتا ہم سب کا

احراز غصے سے حیا کے بازو کو دبوچ کر بولا

تو کیا

ہوا تو نہیں نہ

مر نہیں گئی ہوں جو اس طرح کر رہے ہیں

اور اچھا ہی ہوتا مر جاتی اس طرح آپ سے تو جان چھوٹی

حیا بھی غصے سے بولی

مطلب ایک تو اس کی آیس کریم گرا دی اوپر سے غصہ بھی کر رہے تھے

تھڑا

احراز نے اچانک حیا کے منہ پر تھپڑ مارا
کیا کہا تم نے

ہاں

یہ زندگی صرف تمہاری نہیں ہے حق ہے میرا اس پر
اور تمہاری ہر سانس پر
سمجھ آئی تمہیں

دوبارہ اگر غلطی سے بھی ایسا کچھ کہانا
تو میں خود تمہیں جان سے مار دوں گا
بیٹھو گاڑی میں

احراز انتہائی غصے سے بولا

حیا جو احراز کے تھپڑ لگنے سے گاڑی کے دروازے سے ٹکرائی تھی اور سر پر چوٹ لگنے سے نیم بے
ہوش سی ہو رہی تھی اس کے علاوہ ہونٹ پھٹ کر خون بھی نکل رہا تھا
چپ چاپ سہم کر احراز کے غصے کو سہہ رہی تھی کہ اچانک اس کے حکم دینے پر ڈر کے جا کر گاڑی
میں بیٹھ گئی

احراز پہلے تو لمبے لمبے سانس لے کر خود کو کمپوز کرتا رہا پھر غصے سے گاڑی کے شیشے میں مکا مارا اور
آ کر گاڑی سٹارٹ کر دی
جبکہ ہاتھ سے خون بہ رہا تھا

گھر میں آکر احراز نے گاڑی روکی تو حیا پاگلوں کی طرح بھاگ کر اپنے کمرے میں گئی اور دروازہ لوک کر لیا

جبکہ احراز پیدل ہی گھر سے باہر نکل گیا

رات کافی ہو چکی تھی اس لئے کسی نے انھیں اس حال میں نہیں دیکھا تھا
رات کے تقریباً 1 بجے احراز گھر واپس لوٹا تو ہاتھ پر پٹی کی ہوئی تھی اور اب غصے کی جگہ شرمندگی نے لے لی تھی

وہ آہستہ سے چلتے ہوئے اپنے کمرے میں داخل ہوا تو اسے حیا بیڈ پر نظر نہیں آئی
احراز نے پریشانی میں پورے کمرے کا جائزہ لیا تو اسے حیا صوفے پر سوئی ہوئی دیکھائی دی
احراز نے سکون کا سانس لیا اور حیا کے پاس جا کر زمین پر بیٹھ گیا اور غور سے حیا کو دیکھنے لگا
رونے کی وجہ سے چہرے پر ابھی تک نمی تھی ہونٹ سوجھا ہوا تھا اور گال پر انگلیوں کے نشان اس کے علاوہ سر پر بھی سو جھن تھی
احراز کو مزید گلٹ فیل ہونے لگا

آئی ایم سوری میری جان

پتہ نہیں کیسے غصے میں

پاگل ہو جاتا ہوں میں غصے میں

کچھ ہوش نہیں رہتا

لیکن میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میں تم پر ہاتھ اٹھاؤں گا

پلیز حیا مجھے معاف کر دو

میری آخری غلطی سمجھ کر

دوبارہ ایسا کبھی نہیں ہوگا

میں خود کو نقصان پہنچا لوں گا لیکن تمہیں کچھ نہیں کہوں گا

آئی پرومیس

بس ایک دفعہ معاف کر دو

حیا کی آنکھ احراز کی آواز پر کھلی

تو دیکھا کہ احراز سر جھکائے ہوئے سوری بول رہا تھا

لیکن پھر حیا نے ڈر کر سختی سے اپنی آنکھیں بند کر لیں

احراز کچھ دیر تو ایسے ہی بیٹھا رہا پھر حیا کو اپنی بازوؤں میں اٹھایا اور بیڈ پر لیٹا دیا

جبکہ حیا آنکھیں بند کیے تھر تھر کانپ رہی تھی

سو جاؤ حیا

میں صوفے پر سو جاؤں گا

احراز نے شرمندگی سے کہا اور جا کر صوفے پر سو گیا

جبکہ حیا نے دوبارہ رونا سٹارٹ کر دیا

پورے دو گھنٹے رونے کے بعد حیا اٹھی اور تجدد پڑھنے لگی

پھر قرآن مجید کی تلاوت کی اور فجر پڑھ کر ڈریسنگ روم سے باہر نکلی کہ احراز کو اپنے سامنے کھڑا پایا

حیا نے احراز کو اچانک دیکھا تو سائیڈ سے گزرنے کی کوشش کرنے لگی کہ اچانک احراز نے حیا کا

ہاتھ پکڑ کر اسے روک لیا

مجھے تم سے بات
آئی ایم سوری
مجھے معاف کر دیں
میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گی
میں کبھی ضد نہیں کروں گی
آپ کی ہر بات مانو گی
لیکن پلیز مجھے ماریے گا مت
بہت درد ہوتا ہے
حیا انتہائی معصومیت سے سہم کر بولی
احراز کو بے اختیار اس پر بہت ترس آیا
کہ جو لڑکی ہر وقت ہنسی مزاق کرتی رہتی تھی اور کسی کو سوری بھی ٹھیک سے نہیں کرتی تھی
جو صرف باتیں سنانا جانتی تھی
آج وہ کتنا ڈر رہی تھی
اس سے
اتنا تو وہ اسلم سے بھی نہیں ڈری تھی
یہ بات ہی احراز کو تکلیف سے دوچار کر رہی تھی
آئی ایم سوری حیا
میں ایسا کرنا نہیں چاہتا تھا

پتہ نہیں کیسے

پلیز مجھے معاف کر دو

میں دوبارہ ایسے کبھی نہیں کروں گا

انفیکٹ

تمہاری مرضی کے بغیر تمہیں ہاتھ تک نہیں لگاؤں گا

لیکن پلیز مجھ سے یوں ڈرو مت

احراز شرمندگی سے سر جھکا کر بولا

آپ مجھے دوبارہ کبھی ماریں گے تو نہیں

آج تک مجھے کسی نے نہیں مارا

مارنا تو دور کی بات ہے کبھی کسی نے ڈانٹا بھی نہیں

اس لئے مار سہ نہیں پاتی ہوں

پرومس کریں

کہ آپ بھی مجھے کبھی نہیں ماریں گے

حیا نے اپنا ہاتھ احراز کے سامنے کیا

کبھی بھی نہیں

میں خود کو اذیت پہنچا لوں گا لیکن تمہیں کچھ بھی نہیں کہوں گا

آئی پرومس

احراز نے اپنا ہاتھ حیا کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا

تھنک یو حیا

مجھے ایک موقع دینے کے لئے

آئی ریلی لو یو

احراز نے حیا کو کھینچ کر اپنے سینے سے لگا کر کہا

جبکہ حیا پہلے تو ڈر گئی پھر کچھ دیر بعد احراز سے الگ ہوئی

یہ آپ کے ہاتھ پر کیا ہوا ہے

حیا نے نظریں جھکا کر کہا

یہ

وہ کل رات غصے میں گاڑی کے شیشے میں مکا مارا تھا

کیا

لیکن کیوں

اس ہاتھ سے تمہیں مارا تھا نا اس لئے

اوہ

درد ہو رہا ہے

حیا نے معصومیت سے پوچھا

نہیں

لیکن تمہیں درد ہو رہا ہو گا

ہے نا

جی

کل رات تو پورے جبرے میں درد تھا اور سر میں اتنے چکر آ رہے تھے کہ میں نے عشاء کی نماز بھی نہیں پڑھی

حیا معصومیت سے جواب دے رہی تھی

جبکہ احراز کو مزید گلٹ فیل ہو رہا تھا

سوری حیا

میری وجہ سے تمہیں اتنی تکلیف سہنی پڑی

اٹس اوکے

ویسے بھی ہر چیز کو ٹرائے کرنا چاہیے

یہ تھپڑ بھی ضروری تھا

حیا نے احراز کی شرمندگی کو ختم کرنے کے لئے مزاق سے کہا

نہیں حیا

میں نے ایک فیصلہ کر لیا ہے

کہ میں پہلے تمہارے قابل بنوں گا پھر تم پر اپنا حق جتاؤں گا

اس سے پہلے نہیں

آئی پرومس

احراز نے حیا کو دیکھ کر کہا

جبکہ حیا سر جھکائے کھڑی رہی اور پھر بولی

مجھے بھوک لگی ہے

بہت زور سے

کل رات سے کچھ نہیں کھایا

حیا نے احراز کو دیکھ کر کہا

تم بیٹھو میں کچھ کھانے کو لے کر آتا ہوں

احراز کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ حیا بیڈ پر بیٹھ کر کھانے کا انتظار کرنے لگی

کھاؤ حیا

آئی ہوپ کہ ٹیسٹی بنی ہوگی

احراز مسیگی بنا کر لایا اور بیڈ پر رکھ کر بولا

جی شکریہ

لیکن آپ بھی کھائیں نا

مجھے اکیلے کھانے کی عادت نہیں ہے

حیا نے احراز کو دیکھ کر کہا

اچھا رکھو میں ایک اور فورک لے کر آتا ہوں

نہیں رہنے دیں ہم دونوں اسی سے کھالیں گے ویسے بھی

غیر محرم کا جھوٹا کھانا منع ہے آپ تو محرم ہیں میرے

حیا نظریں جھکا کر بولی

پہلے آپ کھائیں
کیونکہ آپ بڑے ہیں مجھ سے
احراز حیا کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا کہ حیا بولی
احراز نے بنا کچھ بولے فورک اٹھایا اور کھانے لگا کہ اچانک حیا بولی
دائیں ہاتھ سے کھائیں خان
وہ میرا ہاتھ زیادہ کام نہیں کر رہا ہے
سٹیچنگ ہوئی ہے نا اس لئے
احراز مسکرا کر بولا
اور دوبارہ کھانے لگا کہ حیا دوبارہ بولی
اوہ
رکیں ایسے مت کھائیں
بائیں ہاتھ سے کھانا حرام ہے
میں کھلا دیتی ہوں
حیا نظریں جھکا کر بولی اور احراز کو مسیگی کھلای پھر خود کھا کر بیڈ سے اٹھ کر یونی کے لئے تیار ہونے
لگی
کہ احراز کی آواز سنائی دی
حیا یونی مت جاؤ
تمہارے زخم صاف دیکھائی دے رہے ہیں

احراز بہت آہستہ سے بولا

آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے خان

میں میک اپ سے چھپالوں گی اور اگر پھر بھی کسی نے پوچھا تو کوئی بہانہ بنا لوں گی
حیا نے مسکرا کر کہا اور اپنے کپڑے لے کر باتھ روم میں چلی گئی جبکہ احراز گلٹ سے مسکرا بھی نہ
سکا

اگلے دن شام کو حیا بیٹھی پڑھ رہی تھی کہ اچانک ماہی کی کال آ گئی
اسلام و علیکم نور
کیسی ہو

حیا نے کال پک کر کے کہا
وعلیکم السلام
اللہ کا شکر ہے
بالکل فٹ ہوں
ماہی مسکرا کر بولی

اچھا ہوا نور تم نے کال کر لی ورنہ میں کرنے والی تھی
وہ مجھے ایک کام تھا تم سے
حیا جھجھکتے ہوئے بولی
ہاں بولو

مجھ معصوم سے کیا کام پڑ گیا تمہیں

وہ

وہ نور تم مجھے کچھ پیسے دے سکتی ہو

کچھ دنوں کے بعد میں تمہیں واپس کر دوں گی

وہ اصل میں بھائی کی شادی کے لئے گفٹ خریدنا ہے اور میرے پاس اس وقت اتنے پیسے نہیں ہیں

حیا نے تفصیل بیان کی

تو تم احراز بھائی سے لے لو

ماشاء اللہ سے اتنا اچھا کماتے ہیں

اور حق ہے تمہارا ان کے پیسوں پر

ماہی نے اپنی طرف سے بہت پتے کی بات کی

تم سے جتنا کہا ہے صرف اتنا کرو مشورہ نہیں مانگا میں نے

اگر دے سکتی ہو تو ٹھیک ہے ورنہ میں کسی اور سے لے لوں گی

حیا غصے سے بولی

اچھا اچھا ریلیکس

دے دوں گی کل یونی میں

اور تمہارے لئے ایک خوشخبری ہے

ماہی چہک کر بولی

کیا بتاؤ بھی

حیا حیرانگی سے بولی

وہ

وہ بڑے پاپا اور پاپا نے مل کر میری اور حاشر کی شادی کی ڈیٹ فکس کر دی ہے
پیپرز ختم ہوتے ہی ہماری شادی ہو رہی ہے

یعنی تین ہفتوں بعد

ماہی شرما کر بولی

کیا

اومائی گاڈ

یہ تو بہت خوشی کی بات ہے

مطلب تم یہاں آ رہی ہو میرے پاس ہمیشہ کے لئے

ہم اکٹھے رہیں گے

دیکھنا کتنے مجھے کرتے ہیں

ہاے

کہیں خوشی سے میری موت واقع نہ ہو جائے

حیا اپنے ان زخموں کی وجہ سے کمرے سے باہر بہت کم نکلتی تھی اس لئے اسے ان سب باتوں کا پتہ

نہیں تھا

اور اب جب پتہ چلا تو اس سے خوشی سنبھالی نہیں جا رہی تھی

حیا مسلسل مسکراتے ہوئے نان سٹاپ بولے جا رہی تھی کہ اچانک احراز کمرے میں داخل ہوا تو حیا فوراً چپ کر گئی

اور چہرے پر ہلکی سی بھی مسکراہٹ نہ رہی
اچھا نور پھر بعد میں بات کروں گی تم سے
کیوں احراز

ابھی ماہی بات کر رہی تھی کہ حیا نے کال کاٹ دی
اور بیڈ پر پڑی اپنی کتابیں اٹھانے لگی
حیا

احراز نے حیا کو بیڈ سے نیچے اترتے ہوئے دیکھ کر کہا
جی

کوئی کام تھا

حیا نظریں جھکا کر بولی

تم مجھے دیکھ کر مسکرانا کیوں بند کر دیتی ہو اور پہلے کی طرح مجھ سے لڑتی بھی نہیں ہو بلکہ ڈرتی ہو
مجھ سے

کل جب رات کو تم جیتو پاکستان دیکھ رہی تھی تو کتنا ہنس رہی تھی مگر پھر مجھے دیکھتے ہی نہ صرف تم
نے ہنسنا بند کیا بلکہ ایل ای ڈی بند کر کے سونے کے لئے لیٹ گئی

تم نے تو کہا تھا کہ معاف کر دیا ہے مجھے تو پھر اس طرح کیوں کر رہی ہو حیا
پلیز مجھے میری پہلی والی حیا چاہیے

وہی حیا کیوں نہیں رہی ہو اب
احراز نے ایک ساتھ کتنے ہی سوال کر دیے
ایسا کچھ بھی نہیں ہے خان
میں ٹھیک ہوں
اور آپ کو معاف کر چکی ہوں
حیا نے پھر نظریں جھکا کر جواب دیا
جھوٹ
تمہیں جھوٹ بولنا نہیں آتا حیا
تو بولو بھی مت
یار میں نے کہا نا کہ دوبارہ ایسا کچھ نہیں ہو گا
پرومیں بھی کر چکا ہوں
بھروسہ تو کرو مجھ پر
احراز نے حیا کے دونوں کاندھوں کو پکڑ کر زور سے کہا
بھروسہ پرومیں
ریلی خان
کیسے کروں آپ پر بھروسہ
میں کیا کروں
نہیں ہو رہا ہے

اور پروس وہ تو آپ پہلے بھی کر چکے تھے خان
جب آپ میرے روم میں آئے تھے اور میں بے ہوش ہو گئی تھی
لیکن آپ نے کیا کیا خان
میرا بھروسہ ہی توڑ دیا
ڈانٹنا تو کیا تھا

آپ نے تو ہاتھ اٹھایا مجھ پر
کیا فرق ہے خان آپ میں یا اس اسلم میں شادی کے بعد اس نے بھی تو مجھے مار چر ہی کرنا تھا
اور آپ بھی کر رہے ہیں
لیکن اسلم مجھ سے محبت نہیں کرتا تھا خان
آپ تو محبت کا دعویٰ کرتے تھے نا
مجھے آپ سے کوئی شکوہ شکایت نہیں ہے خان
کیونکہ آپ سے شادی ہونا میرے اللہ جی کا فیصلہ ہے
جو مجھے دل و جان سے قبول ہے
حیا بھرائی ہوئی آواز میں بولی
جبکہ احراز بے اختیار نظریں جھکا گیا
حیا دیکھو

ایک آخری بار چانس دے دو
ایک آخری موقع تو سب کو ملتا ہے نا پلیز مجھے بھی دے دو

احراز نے باقاعدہ منت کرتے ہوئے کہا
آخری موقع

دیا آپ کو خان

لیکن اس لئے نہیں کہ مجھے آپ کے دعووں پر یقین ہے

بلکہ اس لئے کہ میری فیملی کو آپ پر یقین ہے

اور میں انہیں تکلیف نہیں دے سکتی

اور اس وجہ سے بھی کہ اگر آپ نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا بھی تو اس لیے کہ میں نے آپ سے الگ
ہونے کی بات کی تھی

اور آپ کی یہ بھی ایک طرح کی محبت ہی تھی

میں نے معاف کیا آپ کو خان دل سے

اس امید کے ساتھ کہ آپ صرف میرے ہیں اور مجھ سے کبھی بے وفائی نہیں کریں گے

اور اگر کبھی بھی آپ نے ایسا کچھ کیا نا خان

تو آئی سویر

میں آپ کو سچ میں ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر چلی جاؤں گی

چاہے مجھے خود کشی ہی کیوں نہ کرنی پڑے

میں بہت جذباتی ہوں خان

بغیر سوچے سمجھے کچھ بھی کر جاتی ہوں

بس ایک احسان کر دیں

اگر میرے بنیں ہیں تو صرف میرے رہیں

اور رہی بات میرے پہلے جیسے ہونے کی تو وہ بھی میں ہو جاؤں گی

کیونکہ زیادہ دیر میں خود ایسے نہیں رہ سکتی

بس تھوڑا سا ٹائم لگے گا

حیا نے احراز کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا

ایسا کبھی نہیں ہو گا حیا

میں کبھی بھی تم سے بے وفائی نہیں کروں گا

احراز نے بہت یقین سے کہا

دعویٰ نہ کریں خان

بس عمل کریں

مجھے اور کچھ نہیں چاہیے

اور اب میں نماز پڑھنے لگی ہوں

پھر سونا بھی ہے

حیا کہ کر باتھ روم میں وضو کرنے چلی گئی

جبکہ احراز کافی ریلیکس ہو گیا

دن بہت تیزی سے گزر رہے تھے اور حیا بھی پہلے جیسی ہو گئی تھی کین زیادہ تر پڑھتی رہتی کیونکہ

پورا سال تو چھٹیوں میں یا شرارتوں میں گزار دیا تھا

اور حسن کی شادی کے اگلے ہی دن اس کے پیپرز سٹارٹ ہو رہے تھے تو ان تین شادی کے دنوں میں تو اس سے پڑھا نہیں جانا تھا اس لئے پہلے ہی پیپرز کی تیاری کر لی تھی آج حسن کی مہندی تھی

اور حیا اس وقت گرین کپڑوں میں ہلکے سے میک اپ کے ساتھ بہت جان لیوا لگ رہی تھی یہ ابھی تک خان کیوں نہیں آئے میں نے کہا بھی تھا

کہ جلدی آجائیں بھول گئے ہوں گے ابھی فون کر کے پوچھتی ہوں

حیا نے ابھی موبائل اٹھایا ہی تھا کہ اچانک احراز کمرے میں داخل ہوا آگئے آپ

اتنی جلدی آنے کی کیا ضرورت تھی تھوڑا سا اور لیٹ آ جاتے

حیا طنز سے بولی

مجھے آپ کا ویٹ کرنا ہی نہیں چاہیے تھا اس سے اچھا ہوتا کہ میں خود پیدل چلی جاتی اکلوتے بھائی ہیں میرے

ان کی شادی بھی انجوائے نہ کروں

ہاے

اگر ان سب نے مہندی لگانی شروع کر دی تو
میرا کیا ہو گا

اور اس سب کے ذمے دار صرف آپ ہوں گے
صرف آپ

حیا نان سٹاپ بولے جا رہی تھی کہ اچانک احراز نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا
بس کرو جذباتی
کتنا بولتی ہو یا تم

ویسے حیا اس گرین کمر میں بھی بہت پیاری لگ رہی ہو
شکریہ بہت بہت آپ کا
اب جائیں اور جا کر تیار ہوں
حیا نے احراز کے ہاتھ کو اپنے منہ سے ہٹا کر کہا
اوکے

ویسے حیا سچ میں بہت پیاری لگ رہی ہو
احراز باتھ روم جاتے ہوئے پلٹ کر بولا
پتہ ہے مجھے

اب جائیں خان

ورنہ میں سچ میں پیدل چلی جاؤں گی

حیا نے احراز کو دھکا دے کر کہا تو وہ مسکرا کر باتھ روم میں چلا گیا

جبکہ حیا بے چینی سے اس کا انتظار کرنے لگی

حیا نے اپنے دونوں ہاتھوں پر مہندی سے احراز کا نام لکھوایا تھا مگر احراز سے چھپا رہی تھی مگر احراز دیکھ چکا تھا اور مسلسل مسکراے جا رہا تھا حیا کو اس کی مسکراہٹ بہت بری لگ رہی تھی عجیب سی پر اسرار سی مسکراہٹ تھی مگر وہ اس وقت اسے کچھ کہنا نہیں چاہتی تھی صبح کیونکہ حسن کی برات تھی تو حیا جلدی سے سونے کے لئے لیٹ گئی ابھی کچھ دیر ہی ہوئی تھی کہ اسے احساس ہوا کہ احراز بھی بیڈ پر لیٹ چکا ہے تو حیا نے اپنے ہاتھوں کو اچھے سے چھپایا اور سونے کی کوشش کرنے لگی ابھی حیا کو سوے ہوئے مشکل سے دس منٹ ہی ہوئے تھے کہ اسے اپنے ہاتھوں پر وزن سا محسوس ہوا

حیا نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو احراز اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر انہیں چوم رہا تھا خ۔۔۔۔۔خان

چھ۔۔۔۔۔چھوڑیں میرے ہا۔۔۔۔۔ہاتھوں کو حیا کانپتی ہوئی آواز میں بولی

حیا تم نے میرا نام اپنے ہاتھوں پر لکھوایا محبت کرنے لگی ہونا تم بھی مجھ سے احراز حیا کے مزید قریب ہوا

اور اس کے گال پر کس کیا
جبکہ حیا کا دل بند ہونے والا تھا
ن۔۔۔۔ نہیں

ایسا نہ۔۔۔۔۔ نہیں ہے

و۔۔۔ وہ تو نور نے لک۔۔۔ لکھوا دیا تھا۔۔۔۔۔ تھا

چھ۔۔۔ چھوڑیں مج۔۔۔۔۔ مجھے

حیا چیخ کر بولی

اسے ایسا لگ رہا تھا کی جیسے اچانک آکسیجن کی کمی ہو گئی ہو
جھوٹ

مان جاؤ حیا کہ تمہیں مجھ سے محبت ہو گئی ہے

احراز نے مسکرا کر حیا کے دوسرے گال پر بھی کس کیا

خ۔۔۔ خان

پلیزززز

آپ زبر۔۔۔۔۔ زبردستی کر۔۔۔۔۔ رہے می۔۔۔۔۔ میرے سا۔۔۔۔۔ ساتھ

حیا نے رونا شروع کر دیا

ٹھیک ہے حیا

تمہیں اور وقت چاہیے تو لے لو

لیکن پلیز اس بات کو مان لو کہ تمہیں بھی مجھ سے محبت ہو گئی ہے

احراز نے ناچاہتے ہوئے بھی حیا کو چھوڑ دیا اور کروٹ لے کر لیٹ گیا
جبکہ حیا خود میں ہی سمٹ گئی اب نیند تو کیا آنی تھی اس لئے صبح کا انتظار کرنے لگی

حسن کی شادی ہو گئی تھی اور اب حیا کے آخری دو پیپر رہتے تھے اور پھر اس کے بعد ماہی کی
مہندی تھی

اس دن کے بعد سے احراز حیا سے دور دور رہنے لگا تھا اور صرف کام کی بات کرتا تھا اس سے زیادہ
کچھ نہیں بولتا تھا

وہ حیا سے ناراض نہیں تھا

بس اسے اس بات کا دکھ تھا کہ اگر حیا اس سے محبت کرتی ہے تو پھر یہ گریز کیوں
جبکہ حیا خود اپنی کیفیت نہیں سمجھ پا رہی تھی

کہ اسے احراز کی ناراضگی سے اتنا فرق کیوں پڑ رہا ہے

کیوں اس نے اپنے ہاتھوں پر کہ کر احراز کا نام لکھوایا تھا

اور پھر احراز کو اتنی آسانی سے معاف کر دینا

حالانکہ اگر کوئی اسے ڈانٹ بھی دیتا تھا تو وہ اس سے ناراض ہو جاتی تھی اور پھر بہت منٹیں کروا کر
مانتی تھی

کیا خان سہی کہتے ہیں کہ مجھے ان سے محبت ہو گئی ہے لیکن محبت ایسے تھوڑی ہوتی ہے
تو پھر یہ سب

حیا خود سے ہی باتیں کر رہی تھی کہ اچانک احراز کمرے میں داخل ہوا

اور حیا کو نظر انداز کر کے باتھ روم میں چلا گیا

حیا کو اس کا نظر انداز کرنا بہت برا لگا

نہیں بات کرتے تو نہ کریں

خیر مجھے کیا

میں تو پڑھو

حیا نے دوبارہ پڑھنے کی کوشش کی مگر پڑھا ہی نہ گیا تو کمرے سے باہر نکل گئی

جبکہ احراز باتھ روم سے باہر نکلا تو حیا کو کمرے میں نہ پا کر بے چین ہو گیا

اظہار محبت تو میں تم سے کروا کر رہوں گا حیا

دیکھ لینا

احراز نے مسکرا کر کہا اور اپنے بال خشک کرنے لگا

مزید دو اور دن حیا اسی بے چینی میں رہی جس کی وجہ سے وہ پیپرز بھی ٹھیک طرح نہیں دے پائی
لیکن وہ اس بات کو قبول کر چکی تھی کہ اسے بھی احراز سے محبت ہو گئی ہے اور اس کا اظہار وہ ماہی
کی شادی میں کرنے والی تھی

صبح ماہی کی مہندی تھی تو رات کو حیا نے عشاء کی نماز پڑھی اور پھر کھلی سی شرٹ اور ٹراؤزر پہن کر
بیڈ پر لیٹ گئی اور درود شریف کی تسبیح کرنے لگی
اور تسبیح کرتے ہوئے ہی سو گئی

احراز جب کمرے میں داخل ہوا تو حیا کو کمبل کے بغیر سوتے ہوئے دیکھ کر اس کے پاس گیا اور آہستہ سے تسبیح اس کے ہاتھوں سے نکال کر سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور پھر حیا کا دوپٹہ آرام سے اتار کر اس کے سرہانے کے پاس رکھ کر حیا کو کمبل دینے لگا کہ اچانک احراز کی نظر حیا کے سینے پر پڑی کیونکہ شرٹ بہت ڈھیلی ڈھالی سی تھی تو حیا کا سینہ بہت واضح طور پر دیکھائی دے رہا تھا

تو اچانک احراز حیا کے دل کے مقام پر تل دیکھ کر چونک گیا اور بے اختیار اپنے سینے پر موجود تل کو ہاتھ سے ٹچ کیا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم دونوں کے دل پر تل ہو حالانکہ میرا دل سینے کے درمیان میں ہے جبکہ تمہارا لیفٹ سائیڈ پر ایسے ہی تو میں نہیں کہتا حیا کہ تم صرف میرے لئے بنائی گئی ہو احراز نے مسکرا کر حیا کو دیکھا اور پھر اپنی خواہش جو کہ حیا کے تل کو ٹچ کرنے کی تھی کو دبا کر حیا پر کمبل ڈال کر سہی کیا اور بیڈ پر لیٹ گیا لیکن حیا کو دیکھنے سے گریز کیا کہ کہیں وہ بے اختیاری میں کوئی غلطی نہ کر دے اس لیے آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگا اور بلا آخر نیند اس پر مہربان ہو ہی گئی

صبح حیا مہندی کے لئے فل تیار ہو کر کھڑی تھی کہ اچانک احراز باتھ روم سے باہر نکلا اس نے بلیک کلر کی بنیان پہن رکھی تھی جس میں اس کا سفید کسرتی جسم بہت بچ رہا تھا حیا نے نظر اٹھا کر احراز کو دیکھا تو بے اختیار دیکھتی رہی کہ اچانک احراز کی آواز پر چونکی

ایسے کیا دیکھ رہی ہو
کہیں تم میرے اس تل کو تو نہیں دیکھ رہی
احراز نے اپنے سینے پر انگلی رکھ کر کہا
جی نہیں

حیا نے منہ پھیر کر کہا
جھوٹ

تم میرے تل کو ہی دیکھ رہی تھی
تمہیں پتہ ہے دل پر تل نا بہت لکی لوگوں کے ہوتا ہے
اب تم تو لکی ہو نہیں اس لئے مجھے نظر لگا رہی تھی
احراز شرارت سے بولا اس بات کی پرواہ کئے بغیر کہ وہ کل رات تک حیا سے ناراض ہونے کا ڈرامہ
کر رہا تھا
میں کیوں آپ کو نظر لگاؤں گی جبکہ میں خود لکی ہوں
یعنی میرے بھی دل پر تل ہے
حیا غصے سے بولی
جھوٹی

میں تو تمہارا یقین نہیں کروں گا
اگر تل ہے تو دیکھاؤ
احراز نے حیا کو جوش دلانا چاہا

میں جھوٹ نہیں بولتی ہوں

سچ میں میرے تل ہے

حیا نے ناک چڑا کر کہا

ٹھیک ہے مان لیا

لیکن ثبوت دو یعنی وہ تل دیکھاؤ

احراز شرارت سے بولا

وہ

وہ میں

وہ میں کیا

احراز نے حیا کو دیکھ کر کہا

وہ میں نہیں دیکھا سکتی

کیونکہ تل بہت ڈیپ ہے

حیا نے نظریں جھکا کر کہا

نہ دیکھاؤ مجھے کیا

احراز نے حیا کی جھکی نظروں کو دیکھ کر لا پرواہی سے کہا اور اپنی تیاری کرنے لگا

جبکہ حیا سرخ چہرے کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئی

اسلام و علیکم

کون بات کر رہا ہے

مختار صاحب اس وقت رانگ چیر پر بیٹھ کر کسی کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے کہ اچانک فون کی گھنٹی بجی تو انہوں نے کال ریسیو کر کے کہا

بڈھے

زندہ ہے تو میں نے سوچا کہ مر گیا ہو گا
ہاں زندہ کیسے نہیں ہوتا تیری وہ نواسی جو زندہ ہے
ویسے بڑی لمبی عمر ہے تم لوگوں کی
دل پر گولی ماری تھی پھر بھی بچ گئی
خیر ضروری تو نہیں کہ ہر بار ہی بچ جائے
اب تک دوبارہ کوشش اس لئے نہیں کی کہ تھوڑا سا بزی تھا لیکن اب بالکل فری ہوں
مجھے ٹھکرایا نہ اس حیا نے
تو خود کیسے کسی اور کے ساتھ زندگی گزار سکتی ہے
ایک مہینہ بہت تھا اور زندہ رہنے کے لیے
اب اسے مرنا پڑے گا
آئی پرومیس کہ تیرے خاندان میں سے اور کسی کو نہیں ماروں گا
صرف تو اور حیا بس
اور کسی کو نہیں

رہ گیا وہ احراز تو جب حیا مر جائے گی تو وہ جود ہی مر جائے گا اور اگر نہ بھی مرا تو مجنوں بن کر
جیے گا

تجھے میں اس لئے بتا رہا ہوں بڑھے
کہ تو ہاٹ اٹیک سے ہی مر جائے
اور میرے ہاتھوں سے زیادہ خون نہ ہوں
لیکن تو مرے گا نہیں یہ مجھے پتہ ہے
یہ کام بھی مجھے ہی اپنے ہاتھوں سے کرنا پڑے گا
تو اب میں کال بند کر رہا ہوں
زیادہ مس نہیں کرنا مجھے
کل ہی آ رہا ہوں واپس پاکستان
سو بائے
اسلم نے کہ کر کال کاٹ دی جبکہ مختار صاحب شوکڈ سے اسی پوزیشن میں بیٹھے تھے
یا اللہ
میرے بچوں کی حفاظت کرنا
بے شک زندگی موت تیرے ہاتھ میں ہے
مختار صاحب نے روتے ہوئے اللہ سے دعا کی اور پھر اٹھ کر باہر نماز پڑھنے کے لئے نکل گئے

ویسے مجھے امید نہیں تھی کہ تم ماہی کی شادی حاشر سے ہونے دو گی
لیکن تم تو کافی خوش نظر آ رہی ہو
خیریت تو ہے

کامران نے مسکرا کر کہا
تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے کہ اپنی اوقات مت بھولا کرو
میرے نزدیک تم اتنی اہمیت نہیں رکھتے کہ تمہاری ہر بات کا جواب دیتی پھروں
ملائکہ اس وقت ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی کہ کامران کی بات سن کر غصے سے
بولی

میری اہمیت ثابت کرنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ میں شوہر ہوں تمہارا
کامران غصہ ضبط کر کے بولا
مت بھولو کہ مجبوری میں میرا تم سے رشتہ جڑا ہے
ورنہ تم سے میں مر کر بھی شادی نہ کرتی اب میرا موڈ خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے
سو گیٹ آؤٹ فروم مائے روم
اور ہاں
خوش کیوں نہیں ہوں گی
آج اتنے دنوں بعد میں اپنے احراز کو جو دیکھوں گی
جو بہت جلد مجھ سے شادی کر کے میرا ہونے والا ہے پھر نہ مجھے تمہاری منحوس شکل دیکھنی پڑے
گی اور نہ تمہاری کسی بات کا جواب دینا پڑے گا
ملائکہ طنز سے بولی

کامران نے کرب سے ملائکہ کی باتوں کو برداشت کیا اور اپنے جوتے پہن کر کمرے سے باہر نکل گیا
آیا بڑا سوال جواب کرنے والا

اوقات بھول رہا ہے اپنی
بس ایک دفعہ احراز میرا ہو جائے
پھر دیکھنا کہ تمہارے ساتھ میں کیا کرتی ہوں
ملائکہ نے کامران کا تصور کرتے ہوئے کہا اور واپس سے اپنی تیاری میں مصروف ہو گئی

اچھا حیاتم ماہی سے مل لو میں چچا سے مل کر آتا ہوں
احراز اور حیا ابھی فراز صاحب کے گھر پہنچے تھے تو احراز نے حیا کو دیکھ کر کہا
جی میں ابھی وہیں جانے والی تھی
حیا کہ کر ماہی کے کمرے کی طرف چل پڑی جبکہ احراز فراز صاحب کے پاس چلا گیا
ارے یہ کیا
میری سست مچھلی ابھی تک تیار کیوں نہیں ہوئی
حیا نے ماہی کو آرام سے بیڈ پر لیٹے دیکھ کر کہا
حیاتم آگئی
ماہی حیا کو دیکھ کر بولی
جی میں آگئی
اور باقی سب بھی آچکے ہیں
اب میڈم اٹھ کر تیار ہو جائیں رسم شروع ہونے والی ہے
جلدی کرو نور

حیا نے ماہی کو بیڈ سے نیچے اتارتے ہوئے کہا
اوکے

جا رہی ہوں

ماہی اپنے کپڑے لے کر باتھ روم میں چلی گئی کہ اچانک ملائکہ ماہی کے روم میں داخل ہوئی
اسلام و علیکم ملائکہ

کیا حال ہے

حیا نے مسکرا کر کہا جبکہ ملائکہ کا حیا کو دیکھ کر منہ بن گیا
احراز سے شادی کر کے بہت خوش ہو رہی ہو مگر یہ تمہاری وقتی خوشی ہے کیونکہ بہت جلد احراز
تمہیں چھوڑ کر مجھ سے شادی کرے گا

ملائکہ زہر خند لہجے میں بولی

جی ملائکہ الحمد للہ میں خان کے ساتھ بہت خوش ہوں

ہوں گی بھی کیوں نہیں

اب اتنی محبت کرتے ہیں مجھ سے

اتنی توجہ دیتے ہیں

اور

اب آپ شادی شدہ ہیں ملائکہ

تو کسی غیر محرم کے بارے میں سوچنا آپ کے لئے گناہ ہے اور آپ کو یہ گناہ نہیں کرنا چاہیے

حیا پہلے تو چپ چاپ ملائکہ کی بات سنتی رہی پھر اچانک ہنس کر بولی

لسن یو

اسلام و علیکم

ابھی ملائکہ غصے سے بولنے والی تھی کہ اچانک فری کمرے میں داخل ہوئی
وعلیکم السلام فری

کیا حال ہے

حیا مسکرا کر بولی جبکہ ملائکہ غصے میں کمرے سے باہر نکل گئی
یہ انھیں کیا ہوا

فری ملائکہ کو دیکھ کر بولی
پتہ نہیں

حیا لا پرواہی سے بولی

ارے ماہی تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی

فری نے ماہی کو دیکھ کر کہا جو ابھی باتھ روم سے باہر نکلی تھی

ہاں نہیں ہوئی کیونکہ تم دونوں کا ویٹ کر رہی تھی

ماہی منہ بنا کر بولی تو حیا اور فری نے زور سے قہقہہ لگایا

آؤ تمہیں تیار کرتے ہیں

فری کہ کر ماہی کو تیار کرنے لگی جبکہ حیا کمرے سے باہر نکلنے لگی

تم کہاں جا رہی ہو

ماہی جلدی سے بولی

کچھ نہیں خان کا میسج آیا ہے کہ فراز انکل مجھ سے ملنا چاہتے ہیں

اوہ

ٹھیک ہے تم مل لو جا کر

ماہی نے کہا

فراز انکل ملنا چاہتے ہیں یا احراز بھائی

فری شرارت سے بولی

اب جو بھی ہے جانا تو پڑے گا نا

حیا کہ کر کمرے سے باہر نکلی تو اس کی نظر کچھ دور کھڑے احراز پر پڑی تو وہ احراز کی جانب چل

پڑی

جی

میں آگئی خان

حیا احراز کے سامنے کھڑی ہو کر بولی

ہاں

ہاں وہ چاچو بلا رہے ہیں

احراز غور سے اور محبت بھری نظروں سے حیا کی طرف دیکھ رہا تھا

کہ ملائکہ جو وہاں سے گزر کر جا رہی تھی رک کر انہیں دیکھنے لگی

خان

جی خان کی جان

احراز بے خودی کی کیفیت میں بولا
وہ آپ کے لئے ایک سرپرائز ہے
جو آپ کو کل ملے گا
حیا نے جب ملائکہ کو دیکھا تو کچھ سوچتے ہوئے بولی
کیا سرپرائز ہے
اور ابھی کیوں نہیں ملے گا
احراز نے حیا کے ہاتھوں کو پکڑ کر کہا
سرپرائز بتاتے تھوڑی ہیں
اور آپ تھوڑا سا صبر کر لے
میرے جذباتی خان
حیا شرارت سے بولی جبکہ ملائکہ غصے سے پاگل ہو رہی تھی
اور ہاں
ایک چھوٹا سا گفٹ بھی ہے آپ کے لئے
کیا
احراز مسکرا کر بولا

یہ
پھر حیا نے اپنی ایڑیاں اونچی کر کے احراز کے گال پر کس کیا
کیسا لگا گفٹ

حیا نے مسکرا کر احراز کو دیکھا
جبکہ احراز خوشی سے پاگل ہونے والا تھا
بہت بہت بہت اچھا
آئی لو یو حیا
احراز نے کہ کر حیا کو گلے لگایا
واقعی میں یہ گفٹ بہت اچھا تھا مگر جگہ اچھی نہیں ہے یہ گفٹ تمہیں ہمارے بیڈ روم میں دینا چاہیے
تھا
احراز شرارت سے بولا جبکہ ملائکہ روتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی
میں چھوڑوں گی نہیں تمہیں حیا
اب دیکھوں کہ میں کرتی کیا ہوں
ملائکہ نے اپنے آنسو صاف کیے اور سوچنے لگی کہ حیا کو احراز سے کس طرح دور کرے
ہاں اب مجھے یہی کرنا پڑے گا
اب تم دیکھنا حیا
کل تمہارے لیے ایک سرپرائز ہو گا
جو تمہیں بالکل بھی پسند نہیں آئے گا
ملائکہ نے حیا کا تصور کرتے ہوئے کہا

فراز صاحب حیا سے مل کر کافی امپریس ہوئے تھے

اور مہندی بھی بہت دھوم دھام سے ہو گئی تھی اور اب وہ سب اپنے گھر واپس آ گئے تھے
حیا یار

کوئی ہنٹ ہی دے دو کہ کیسا سرپرائز ہو گا کل
حیا جو ابھی عشاء کی نماز پڑھ کر آئی تھی احراز کی بات سن کر ہنسنے لگی
کوئی ہنٹ نہیں ملے گا کل کا ویٹ کریں
حیا نے کہا تو احراز منہ بنا کر بیٹھ گیا
اوکے

میں صرف اتنا بتا دیتی ہوں کہ آپ کو سرپرائز بہت پسند آئے گا یہ کہ لیں کہ آپ کو آپ کے
صبر کا بہت بڑا پھل ملے گا
حیا شرما کر بولی
کہیں میں جو سوچ رہا ہوں وہ تو نہیں
بولو نا حیا
کہیں تم مجھ سے اپنی محبت
مجھے نہیں پتہ

اب مجھے بہت نیند آئی ہے اور صبح مجھے جلدی اٹھنا ہے
تو گڈ نائٹ

اچھے بچوں کی طرح سو جائیں
حیا جلدی سے بول کر لیٹ گئی اور سر تک کمبل لے لیا

اچھا مجھے تو گڈ نائٹ کہنے دو
احراز نے حیا کا کمبل کھینچ کر کہا
میں سن سکتی ہوں خان
بہری نہیں ہوں
حیا غصے سے بولی

جبکہ احراز نے حیا کے سر پر کس کیا اور گڈ نائٹ کہ کر لیٹ گیا
حیا بھی مسکرا کر سونے کی کوشش کرنے لگی

ہاں تم کل صبح ہی مجھے دوا دے دینا
یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے
جتنا بولا ہے بس اتنا کرو
اور اگر نہیں کر سکتے تو میں کسی اور کو کہہ دیتی ہوں
دھیان سے آنا اور دوا کو چھپا کر
کہیں کوئی دیکھ نہ لے
پیسے تمہیں مل جائیں گے
اوکے باے

ملائکہ نے کہہ کر کال کاٹ دی
اب جو سرپرائز تمہیں ملے گا حیا

وہ تمہیں تو بالکل پسند نہیں آئے گا
ہاں لیکن میرے لئے بہت مفید ثابت ہو گا
اب بس کل صبح کا انتظار ہے
ملائکہ نے کہہ کر زور سے قہقہہ لگایا اس بات سے انجان کہ کوئی شخص اس کی یہ سب باتیں نا صرف
سن رہا تھا بلکہ موبائل میں ریکارڈ بھی کر رہا تھا

آج ماہی کا نکاح تھا
اور حیا صبح سے ہی اپنی تیاریوں میں مصروف تھی
آج اس نے احراز کا فیورٹ کلر یعنی ریڈ کلر کا فراک پہن رکھا تھا اور ساتھ فل میک اپ کیے نظر
لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی
جبکہ احراز نے بلیک تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا اور ساتھ ریڈ ٹائی لگائے کہیں کا پرنس لگ رہا تھا
ہو گئے تیار

ایک تو آپ بھی نا خان
اتنی دیر لگاتے ہیں تیار ہونے میں
آج آپ کی شادی نہیں ہے حاشر بھائی کی شادی ہے لیکن دولہے کی طرح آپ تیار ہو رہے ہیں
سب جاچکے ہیں ایک ہم ہی بیٹھے ہیں یہاں پر صرف آپ کی وجہ سے
حیا منہ بنا کر بولی جبکہ احراز تو شوکڈ ہو کر صرف حیا کو ہی دیکھے جا رہا تھا
اب ایسے کیا دیکھ رہے ہیں بالکل ٹھیک کہ رہی ہوں میں

حیا نے احراز کو گھور کر کہا
جبکہ احراز آہستہ سے آگے بڑھا اور اپنے دونوں ہاتھ حیا کے گالوں پر رکھ کر ابھی جھکا ہی تھا کہ
حیا جلدی سے بولی
خ۔۔۔ خان

جی خان کی جان

وہ

وہ سرپرائز تو آپ کو شام کو ملے گا تو آپ اس طرح چیٹنگ نہیں کر سکتے
حیا سرخ چہرے کے ساتھ نظریں جھکا کر بولی
جبکہ احراز نے زور سے قہقہہ لگایا

مطلب میں ٹھیک سوچ رہا ہوں کہ تم مجھے آج پریپوز کرنے والی ہو
احراز کی بات سن کر حیا کو احساس ہوا کہ وہ گھبراہٹ میں کیا بول گئی ہے
ج۔۔۔۔ جی نہیں

ایسا کچھ نہیں ہے

اور ہاں آپ جلدی سے چلیں میرے ساتھ
پہلے ہی آپ کی وجہ سے اتنی دیر ہو گئی ہے
جلدی کریں

حیا کہ کر جلدی سے باہر نکل گئی

جان چھڑا رہی ہو مجھ سے

دیکھنا کیسے بدلے لیتا ہوں تم سے

جبکہ احراز ہنس کر بولا

آ بھی جائیں خان

حیا نے دوبارہ آواز دی تو احراز جلدی سے اپنی گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر نکل گیا

فراز صاحب کے گھر پہنچ کر حیا ماہی کے پاس چلی گئی جبکہ احراز باقی سب کے ساتھ جا کر کھڑا ہو گیا کہ اچانک ملائکہ نے احراز کو دیکھا تو اس کے پاس آ گئی

ہاے احراز

کیسے ہو

ملائکہ ایک ادا سے مسکرا کر بولی

اسلام و علیکم ملائکہ

اللہ کا شکر ہے میں بالکل ٹھیک ہوں

آپ کا کیا حال ہے

احراز بھی مسکرا کر بولا

آئی ایم فائن

ارے

یہ کیا تم نے ابھی تک کچھ کھایا پیا کیوں نہیں

رکو میں تمہارے لئے ابھی فرش اورنج جو س لے کر آتی ہوں

ملائکہ کہ کر جانے لگی تو احراز جلدی سے بولا

نہیں آپ رہنے دیں ملائکہ

مجھے جوس کی ضرورت نہیں ہے

احراز نے مسکرا کر منع کر دیا

تم ناراض ہو مجھ سے

نہیں میں آپ سے کیوں ناراض ہوں گا

بلکہ میں آپ کو سوری کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے منگنی توڑ دی

سچ میں ملائکہ آپ بہت اچھی ہیں اگر مجھے حیا سے محبت نہ ہوتی تو میں آپ سے ہی شادی کرتا

اٹس اوکے احراز

میں تمہیں کب کا معاف کر چکی ہوں

سو ریلیکس

اور اگر تم اتنے ہی شرمندہ ہو پھر یہ تکلف کیوں کر رہے ہو

ملائکہ نے احراز کو دیکھ کر کہا

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے

احراز نے ملائکہ کی بات کی نفی کی

تو پھر میرے ہاتھ سے نہیں پینا چاہتے ہو

ٹھیک ہے میں حیا سے کہ دیتی ہوں وہ جوس لا دے تمہیں

نہیں ملائکہ

ویسے میرا دل نہیں کر رہا تھا
ٹھیک ہے آپ لا دیں جو میں پی لوں گا
احراز نے مسکرا کر کہا تو ملائکہ جلدی سے کچن میں چلی گئی

ملائکہ نے جو گلاس میں ڈالا اور پھر اس میں نشے آور دوا ڈال کر جو احراز کو دے دیا
کیا ہوا احراز

جو کیوں نہیں پی رہے

پیو احراز

ملائکہ بے چینی سے بولی

ہاں

پیتا ہوں

احراز کہہ کر جو پی گیا جبکہ ملائکہ اپنے کارنامے پر خوش ہونے لگی

نکاح خیریت سے ہوا تو پھر رخصتی کا وقت شروع ہو گیا

احراز جو پینے کے کچھ دیر بعد ہی عجیب سا محسوس کر رہا تھا

اسے بہت نیند آ رہی تھی اس کے علاوہ چکر بھی آ رہے تھے

اب بھی چکرا کر گرنے لگا تو ملائکہ نے اسے پکڑ کر سہارا دیا

کیا ہوا احراز تم ٹھیک تو ہو

ملائکہ نے بال جھٹک کر کہا

وہ

مجھے پتہ نہیں بہت نیند آ رہی ہے

میں وہ حیا کے پاس جا رہا تھا تو چکر سا آ گیا

آپ پلیز حیا کو بلا دیں گی

احراز نے بہت مشکل سے اپنی بند ہوتی آنکھوں کو کھول کر کہا

ہاں میں بلا دیتی ہوں حیا کو

تم تب تک تھوڑا آرام کر لو

ملائکہ کہہ کر احراز کو اپنے کمرے میں لے گئی اور اسے بیڈ پر لیٹا دیا

جبکہ حیا احراز کو پورے گھر میں ڈھونڈ رہی تھی

ملائکہ نے جب حیا کو اپنے کمرے کی طرف آتے دیکھا تو بولنا شروع کر دیا

احراز میں تو تمہیں پہلے ہی کہتی تھی کہ اس حیا سے شادی مت کرو

لیکن تم ہی کہتے تھے کہ تم اسے صرف ایک دفعہ حاصل کرنا چاہتے ہو جس کے لئے تمہیں اس سے

نکاح کرنا پڑے گا

خیر

تم پر پہلے بھی میرا حق تھا اور ہمیشہ رہے گا

آئی لو یو احراز

ملائکہ کہہ کر احراز کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی

حیا
تم آگئی

احراز نے بند آنکھوں سے کہا اور ملائکہ کو حیا سمجھ کر کھینچا تو وہ اس کے اوپر گر گئی
حیا نے جب ملائکہ کی باتوں کو سنا تو جلدی سے دروازہ کھول دیا تو دیکھا کہ سامنے احراز بیڈ پر لیٹا ہوا
تھا جبکہ ملائکہ اس پر جھکی ہوئی تھی

خان

حیا نے کرب سے چور آواز میں احراز کو پکارا
ملائکہ نے حیا کی آواز سنی تو مسکرا کر اٹھی اور باہر نکل گئی جبکہ احراز نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو
اسے حیا دروازے کے پاس نظر آئی

حیا

تم یہاں ہو تو پھر
احراز بہت مشکل سے کھڑا ہوا اور حیا کے پاس آیا
بس خان بس

دور رہیں مجھ سے

ہاتھ بھی مت لگائیے گا مجھے

کیوں کیا آپ نے ایسا

کیوں

حیا نے احراز کے گریبان کو پکڑ کر کہا

میں نے کہا تھا نا کہ مجھے دھوکے سے اور بے وفائی سے سخت نفرت ہے

لیکن آپ نے وہ دونوں ہی دیے مجھے

میں ہی پاگل تھی جو آپ پر دوبارہ بھروسہ کر کے آپ سے محبت کرنے لگی تھی
کتنی بے وقوف ہونا میں

آپ کو پتہ ہے میں نے آج تک کبھی کسی سے نفرت نہیں کی یہاں تک کہ اس اسلم سے بھی
نہیں

لیکن آج مجھے آپ سے نفرت محسوس ہو رہی ہے خان
شدید نفرت

کاش میں کبھی آپ سے ملی ہی نا ہوتی یا پھر جب مجھے گولی لگی تھی تب ہی میں مر گئی ہوتی
کم از کم آج اتنی تکلیف تو نہ ہوتی

جارہی میں ہمیشہ کے لئے آپ سے دور آپ کی زندگی سے دور

اور خبردار اگر آپ نے مجھے روکنے کی یا میرے پیچھے آنے کی کوشش کی ورنہ میں خودکشی کر لوں گی
حیا کہ کرتے ہوئے باہر نکل گئی جبکہ احراز شوکڈ سا کھڑا سب کچھ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ
آکر یہ سب ہوا کیا

پھر جب سمجھ آئی تو بھاگ کر حیا کے پیچھے گیا

پورے گھر میں حیا کو ڈھونڈنے کے بعد بھی جب وہ نہ ملی تو پیدل گھر سے باہر نکل گیا تو اسے کچھ
دور حیا سڑک پر چلتی ہوئی نظر آئی

احراز دھوڑ کر حیا کے پاس جانے لگا اور کئی دفعہ چکرا کر گرنے بھی لگا مگر پھر بہت مشکل سے بلا آخر
حیا کے پاس پہنچ گیا
حیا پلیز میری بات سنو
ایسا کچھ

میں نے کہا نا مجھے کوئی بات نہیں کرنی آپ سے
اور آپ کیوں آئیں ہیں میرے پیچھے
حیا چیخ کر بولی
یار صرف ایک دفعہ
شٹ اپ
آئی سے شٹ اپ خان
اینڈ لیو می الون
ناؤ

حیا نے احراز کو دھکا دیا اور دوبارہ چلنے لگی کہ اچانک ایک گاڑی فل سپیڈ سے آ کر حیا کو ٹکرا مارنے
والی تھی تو اچانک احراز نے حیا کو کھینچ کر دوسری سمت دھکیلا اور اس سے پہلے کہ خود پیچھے ہوتا وہ
گاڑی احراز کو ٹکرا مار چکی تھی
جس سے احراز اڑ کر کافی دور گرا تھا
حیا جب اٹھ کر کھڑی ہوئی تو احراز کو دیکھا تو وہ اسے کافی دور سڑک پر گرا ہوا دیکھائی دیا

Mamla dil da aey by Malisha Rana

احراز دھوڑ کر حیا کے پاس جانے لگا اور کئی دفعہ چکرا کر گرنے بھی لگا مگر پھر بہت مشکل سے بلا آخر
حیا کے پاس پہنچ گیا
حیا پلیز میری بات سنو
ایسا کچھ

میں نے کہا نا مجھے کوئی بات نہیں کرنی آپ سے
اور آپ کیوں آئیں ہیں میرے پیچھے
حیا چیخ کر بولی
یار صرف ایک دفعہ
شٹ اپ
آئی سے شٹ اپ خان
اینڈ لیو می الون
ناؤ

حیا چیخ کر بولی
کیسے چھوڑ دو ہاں

یہ میرے بس کی بات نہیں ہے

میں تم سے الگ نہیں ہو سکتا حیا ہاں لیکن اگر میں مر جاؤں تو تمہاری یہ خواہش پوری ہو سکتی ہے
احراز بھرائی ہوئی آواز میں بولا
ہاں تو مر جائیں

لیکن میری جان چھوڑ دیں آپ

اور تکلیف مت دیں مجھے

اور دوبارہ میرے پیچھے مت آہے گا ورنہ میں خود اپنی جان لے لوں گی

جائیں یہاں سے

حیا نے احراز کو دھکا دیا اور دوبارہ چلنے لگی کہ اچانک ایک گاڑی فل سپیڈ سے آکر حیا کو ٹکرا مارنے

والی تھی تو اچانک احراز نے حیا کو کھینچ کر دوسری سمت دھکیلا اور اس سے پہلے کہ خود پیچھے ہوتا وہ

گاڑی احراز کو ٹکرا چکی تھی

جس سے احراز اڑ کر کافی دور گرا تھا

حیا جب اٹھ کر کھڑی ہوئی تو احراز کو دیکھا تو وہ اسے کافی دور سڑک پر گرا ہوا دیکھائی دیا

خ۔۔۔۔خان

خان

حیا کچھ دیر تو شوکڈ سی کھڑی احراز کو دیکھتی رہی پھر اچانک ہوش میں آکر زور سے چیخی اور احراز

کے پاس بھاگ کر گئی

خان خان

آپ کو کچھ نہیں ہو گا

کوئی ہے

پلیز ہیلپ کریں میری

خون بہت تیزی سے بہ رہا تھا جو حیا کو بہت خوفزدہ کر رہا تھا

اس لئے وہ زور زور سے مدد کے لئے پکار رہی تھی کہ اسے اچانک ایک گاڑی آتی دیکھائی دی
ہیلپ ہیلپ پلیز

حیا گاڑی کے آگے کھڑی ہو کر گاڑی روکنے کی کوشش کرنے لگی
گاڑی اچانک سے رکی اور اس میں سے کامران باہر نکلا
بھا بھی

کیا ہوا اور احراز بھائی کہاں ہیں

بھ۔۔۔۔۔ بھائی

ووووہ

خان۔۔۔۔۔ خان

اس سے زیادہ حیا سے بولا ہی نہیں گیا

کیا ہوا احراز بھائی کو

کامران بھاگ کر احراز کے پاس آیا اور اسے اٹھا کر گاڑی میں ڈال کر گاڑی سٹارٹ کر دی جبکہ حیا
بس احراز کے خون سے بھرے ہوئے چہرے کو ہی دیکھے جا رہی تھی
کیا احراز مجھے ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر چلے جائیں گے
نہیں

خان ایسا نہیں کریں گے

انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گے اور آپ یہ وعدہ پورا ضرور کریں گے خان

مجھے اتنی بڑی سزا مت دیں خان

حیا اپنی ہی سوچوں میں گم تھی
اسے نہیں یاد تھا کہ کب ہو سپیٹل آیا اور کب احراز کو آپریشن ٹھیٹر میں لے کر گئے
بھابھی

حیا گم سم سی بیٹھی تھی کہ کامران نے حیا کو پکارا
بھابھی

حیا نے جب کوئی جواب نہ دیا تو کامران نے کافی اونچی آواز میں حیا سے کہا
ج۔۔۔۔۔جی

حیا نے کامران کی طرف دیکھا
یہ سب کیسے ہوا بھابھی
یہ سب

سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہے نہ میں ایسے باہر نکلتی اور نہ خان مجھے بچاتے ہوئے خود زخمی ہوتے
حیا روتے ہوئے بولی
اور آپ ایسے باہر کیوں نکلی تھیں

وہ

وہ خان نے ملائیکہ کے ساتھ

انہوں نے میرے ساتھ بے وفائی

بس کر دیں بھابھی

حیا ابھی بول رہی تھی کہ کامران نے حیا کو ٹوکا

ریلی بھابھی

آپ احراز بھائی پر کیسے شک کر سکتی ہیں

وہ جو آپ سے اتنی محبت کرتے ہیں

آپ سے شادی کرنے کے لئے انھوں نے سب کی ناراضگی سہی

آپ کیسے انھیں بے وفا سمجھ سکتی ہیں

اور رہی بات ملائکہ کی

اگر انھیں ملائکہ میں کوئی دلچسپی ہوتی تو وہ آپ سے شادی نہیں کرتے

کامران غصے سے بولا

انہوں نے مجھ سے شادی صرف اپنے مطلب کے لئے کی تھی

حیا منہ پھیر کر بولی

مطلب

انھیں آپ سے کیا مطلب ہے بھابھی

اور کیا انھوں نے حاصل کر لیا اپنا مطلب

اور آپ سے یہ بات بھی ملائکہ نے کی ہوگی

ہے نہ

کامران نے پوچھا

تو حیا نے خاموشی سے سر جھکا لیا

آپ ملائکہ کی باتوں کا یقین کر رہی ہیں

کامران نے حیا کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے کہا
نہیں میں نے خود خان کو اس کے
حیا سے اس سے زیادہ بولا ہی نہیں گیا
اوہ

آپ کو پتہ ہے بھابھی کہ ملائکہ نے احراز بھائی کو نشہ آور دوا دی تھی جس کی وجہ سے وہ ہوش میں
نہیں تھے اور اسی بات کا فائدہ ملائکہ نے اٹھا کر آپ کو احراز بھائی سے دور کر دیا
اور آپ ہو بھی گئیں احراز بھائی سے دور
کامران نے غور سے حیا کے چہرے کو دیکھا جہاں حیرانگی ظاہر ہو رہی تھی
روکیں آپ کو کچھ دیکھنا ہے میں نے
کامران نے کہہ کر اپنے موبائل میں موجود ویڈیو حیا کو دیکھائی جس میں ملائکہ وہ دوا لانے کا کہہ رہی
تھی

یہ سب ملائکہ کی پلینگ تھی بھابھی
لیکن دکھ تو مجھے آپ پر ہو رہا ہے
آپ کیسے احراز بھائی کو غلط سمجھ سکتی ہیں
ان کی محبت کو جھوٹا سمجھ سکتی ہیں
کیسے انہیں کہہ سکتی ہیں کہ آپ کو ان سے نفرت محسوس ہو رہی ہے
کیا محسوس ہوا ہوگا انہیں یہ سن کر
کتنی تکلیف سہی ہوگی انہوں نے

میں وہیں تھا

جب ملائیکہ مسکرا کر روم سے باہر نکلی تھی

اور پھر آپ کے بولنے کی آوازیں آ رہی تھیں

اسی لئے میں احراز بھائی کے پیچھے آیا تھا اور پھر آپ کو وہاں سڑک پر دیکھا

حیا شوکڈ سی کامران کی باتوں کو سن رہی تھی

آپ ادھر بیٹھیں میں باقی سب کو بھی اطلاع دے دوں

جب کامران نے دیکھا کہ حیا کوئی جواب نہیں دے رہی

تو اسے وہاں چھوڑ کر باہر کال کرنے چلا گیا

آپ مریض کی کیا لگتی ہیں

حیا بس ایک ہی سمت گھورے جا رہی تھی کہ اسے کسی کی آواز سنائی دی

میم

نرس نے حیا کے کاندھے کو ہلایا

ج۔۔۔۔جی

حیا ہوش میں آ کر بولی

آپ مریض کی کیا لگتی ہیں

ب۔۔۔۔بیوی

میم پلیز یہ فارم فل کر دیں تاکہ آپریشن شروع ہو سکے

نرس نے حیا کو فارم پکڑاتے ہوئے کہا

حیا نے کانپتے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ فارم فل کیا تو اس کے کانوں میں اذان کی آواز سنائی دی
ہاں

مجھے میرے اللہ جی سے خان کی زندگی مانگنی چاہئے

حیا نے دل میں سوچا اور پھر بولی

یہاں نماز کدھر پڑھ سکتے ہیں

حیا بہت مشکل سے بولی

ادھر ساتھ والے روم میں

نرس کہ کر چلی گئی تو حیا جلدی سے اٹھی اور وضو کر کے نماز پڑھنی شروع کر دی

نماز پڑھتے ہی آنسو بے اختیار ہو گئے

اللہ جی

میرے پیارے اللہ جی

پلیز خان کو زندگی دے دیں مجھے ایک موقع تو دیں اللہ جی کہ اپنی غلطی سدھار سکوں

مجھے ایک موقع تو دیں کہ میں خان سے معافی مانگ سکوں

ایسے مت کریں

پلیز اللہ جی

اور اگر خان کی زندگی صرف اتنی ہے تو مجھے بھی ساتھ موت دے دیں

میں ان کے بغیر نہیں جی پاؤں گی

پلیزززز

حیا روتے ہوئے سجدے میں گر گئی
وہ کتنی ہی دیر روتے ہوئے صرف ایک ہی دعا کرے جا رہی تھی کہ اچانک اسے اپنی کمر پر کسی کا
ہاتھ محسوس ہوا

حیا نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہی نرس کھڑی تھی
خ۔۔۔۔خان

حیا نے کپکپاتے ہوئے ہونٹوں سے کہا
آئیں میرے ساتھ
نرس حیا کو باہر لے کر آئی تو وہاں گھر کے سبھی افراد موجود تھے سوائے ملائکہ کے
حیا نے جیسے ہی نسرین بیگم کو دیکھا تو بھاگ کر ان کے گلے لگ کر رونا شروع کر دیا
اما

خان ٹھیک ہو جائیں گے نا
میں نے بہت برا کیا ان کے ساتھ
ان کا یقین نہیں کیا پتہ نہیں کیا کیا بکواس کی
وہ مجھ سے بہت ناراض ہوں گے نا
وہ مجھے معاف تو کر دیں گے نا
حیا رو کر بولے جا رہی تھی کہ اچانک ڈاکٹر آ پریشن ٹھیٹر سے باہر آے
ڈاکٹر احراز

عباس صاحب نے جلدی سے کہا

اب وہ خطرے سے باہر ہیں
تو کیا ہم اسے دیکھ سکتے ہیں
ابھی نہیں

آپ ان کے ہوش میں آنے کا ویٹ کریں
پھر جا کر مل لیں ان سے
ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا اور وہاں سے چلے گئے
جبکہ سب نے اللہ کا شکر ادا کیا

وہاں موجود سبھی لوگ احراز کے ہوش میں آنے کا ویٹ کر رہے تھے کہ اچانک مختار صاحب کے
موبائل پر کسی کی کال آئی
جیسے ہی مختار صاحب نے کال اٹینڈ کی تو انھیں اسلم کی آواز سنائی دی
ھیلو بڈھے

زندہ ہے یا مر گیا
ویسے تو مرے گا کیوں
تیری نوا سی جو بچ گئی
ویسے پتہ نہیں کیا کھا کر پیدا کیا ہے اسے کہ موت ہی نہیں آتی
پھر بچ گئی لیکن بیچارہ احراز
اف

اچھا وہ مر گیا یا زندہ ہے

ویسے مجھے اس کے مرنے یا زندہ رہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن اس حیا کو تو مرنا پڑے گا
تو سیڈ نہ ہو بڈھے

ایک اور کوشش کروں گا اور پکا اس دفعہ بچے گی نہیں

ویسے کاش وہ مجنو اسے پیچھے نہ کرتا تو آج ہی کام تمام ہو جانا تھا
خیر دو دن اور زندہ رہ لے پھر تو مرنا ہی ہے

اب میں فون رکھ رہا ہوں

وہ کیا ہے کہ پلینگ بھی تو کرنی ہے اس حیا کو مارنے کی

لیکن تو سیڈ مت ہو حیا کو مارنے سے پہلے تجھے ضرور بتاؤں گا
اوکے بائے بڈھے

اسلم نے کہ کر کال کاٹ دی جبکہ مختار صاحب تو اس بات پر ہی شوکڈ ہو گئے تھے کہ یہ ایکسیڈنٹ
اسلم نے کروایا ہے

آپ میں سے حیا کون ہے

گھر کے سبھی افراد ہو اسپتال میں بیٹھے احراز کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہے تھے

کہ نرس اچانک آ کر بولی

م۔۔۔۔میں

حیا نے ہقلا کر کہا

مریض بار بار آپ کا نام لے رہے ہیں
آپ ان سے جا کر مل لیں
نرس کہہ کر چلی گئی جبکہ حیا نے نسرین بیگم کی طرف دیکھا تو انہوں نے ہاں میں سر ہلا دیا
اجازت ملتے ہی حیا اٹھ کر احراز کے کمرے میں چلی گئی
کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر سفید پٹیوں میں لپٹے احراز پر پڑی تو حیا مزید گلٹ فیل کرنے لگی

پھر آہستہ آہستہ چل کر احراز کے پاس کھڑی ہو گئی
احراز مکمل آنکھیں بند کیے لیٹا تھا
حیا کتنی ہی دیر کھڑی احراز کو دیکھتی رہی پھر اچانک احراز کی آواز پر چونکی
حیا

پ۔۔۔۔۔ پلنزیار
میں مر جا۔۔۔۔۔ جاؤں گا تم۔۔۔۔۔ تمہارے بغیر
احراز بے ہوشی میں حیا کو بلا رہا تھا
خ۔۔۔۔۔ خان

میں ادھر ہوں آپ کے پاس
میں کہیں بھی نہیں جاؤں گی آپ کو چھوڑ کر
آئی پرومیس
میں ہمیشہ آپ کے پاس رہوں گی

حیا نے احراز کے ہاتھوں کو پکڑ کر کہا اور پھر ان پر بوسہ دیا

آئی ایم سوری خان

پلیز مجھے معاف کر دیں

بہت بری ہوں نا میں آپ کو کتنی تکلیف دی میں نے

میں کیسے آپ پر اور آپ کی محبت پر شک کر سکتی ہوں

پلیز خان صرف ایک دفعہ معاف کر دیں

آئی پرومیس دوبارہ کبھی آپ کو کوئی شکایت کوئی تکلیف نہیں ہونے دوں گی

پلیز خان

بس آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں

اللہ جی کبھی بھی نہ کریں

آپ کو پتہ ہے مجھے لگ رہا تھا کہ اگر آپ کو آج کچھ ہو جاتا تو سچ میں بھی ساتھ میں ہی مر جانا

تھا

میں سانس نہیں لے پا رہی تھی خان

پتہ نہیں کب آپ سے اتنی محبت ہو گئی

شاید یہ آپ کی محبت کا ہی اثر ہے کہ میرے دل میں آپ کے لئے اتنی زیادہ محبت پیدا ہو گئی

اور اس بات کا ہی اظہار میں آپ سے کرنے والی تھی

مگر پھر وہ سب کچھ

خیر ہم دوبارہ کبھی اس بارے میں نہیں سوچیں گے

اب بس آپ نے پہلے جیسا ہونا ہے
پھر آپ کو پرپوز بھی تو کرنا ہے
حیا آخر میں شرارت سے بولی
مطلب تم مان گئی ہو کہ میں ٹھیک کہ رہا تھا
تم مجھے پرپوز کرنے والی تھی نا
احراز کے اچانک بولنے سے حیا نے چونک کر احراز کی طرف دیکھا
خان

آپ کب سے جاگ رہے ہیں یہ
اور کیا کیا سنا آپ نے
حیا نے گھور کر احراز کو دیکھا
جب تم نے میرے ہاتھ پر کس کیا تھا
احراز شرارت سے بولا
آہ

خان
آپ تب سے جاگے ہوئے ہیں
مطلب آپ نے میری ساری باتیں سن لیں
حیا آنکھوں کو بڑا کر کے بولی
جی ہاں

ویسے تم بھی بڑی رومینٹک ہو

احراز نے ایک آنکھ دبا کر کہا

خان جی

ابھی آپ نے مجھے دیکھا ہی کب ہے کہ میں کتنی رومینٹک ہوں

حیا نے بھی بدلے میں آنکھ دبا کر کہا

جس پر احراز کا منہ کھل گیا

جب حیا نے احراز کو دیکھا تو کھل کر مسکرائی جس سے اس کے ڈمپل بہت نمایاں ہوئے

حیا تمہیں پتہ ہے کہ تمہارے یہ ڈمپل بہت پیارے لگتے ہیں مجھے

سچ میں خان

تو آپ ایسا کریں کہ آپ میرے ڈمپل لے لیں اور مجھے اپنی یہ فیک پلکیں دے دیں

سچ مجھے آپ کی یہ فیک پلکیں بہت زیادہ پسند ہیں

حیا سنجیدگی سے بولی جس پر احراز نے قہقہہ لگایا

ویسے خان آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہیں نا

حیا نے نظریں جھکا کر کہا

بالکل بھی نہیں

مجھے بس اس بات کی خوشی ہے کہ تم میرے پاس ہو

بس مجھے اور کچھ نہیں چاہیے

اور ویسے بھی یار جب تم میرے تھپڑ کو اتنی آسانی سے معاف کر سکتی ہو

تو میں کیوں نہیں

لیکن آپ نے تو مجھے مارا تھا میں نے تو صرف باتیں سنائیں

حیا جلدی سے بولی

جی میری جان

لیکن میڈم آپ کی باتوں نے میرے دل پر جو تھپڑ مارے ان کا کیا

احراز نے منہ بنا کر کہا

سوری خان

میری یہ عادت بہت بری ہے کہ غصے میں کچھ بھی بول جاتی ہوں

پلیز مجھے معاف کر دیں

حیا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا

جی نہیں آپ کو ایسے معافی نہیں ملے گی

اس کے لئے آپ کو مجھے کسی دینی ہوگی جیسے ملائکہ کو جیلز کروانے کے لئے دی تھی

جی

احراز خان کو سب پتہ ہوتا ہے

احراز نے حیا کو حیران ہوتے دیکھ کر کہا

اوکے خان جی

لیکن پھر آپ اور کوئی ڈیمانڈ نہیں کریں گے

حیا نے کہا تو احراز نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا

پھر حیا اٹھی اور احراز کے دائیں گال پر پھر دوسرے گال پر کس کر کے پیشانی پر بھی کس کر کے دوبارہ بیٹھ گئی

آپ کو پتہ تو ہے خان کہ میں ہر کام تین دفعہ کرتی ہوں
حیا مسکرا کر بولی

جی میڈم

لیکن تیسری کسی آپ کو پیشانی پر نہیں کہیں اور دینی چاہیے تھی
احراز مسکرا کر بولا تو حیا نے شرما کر چہرہ جھکا لیا

ویسے حیا

احراز میری جان تم ٹھیک تو ہو
احراز ابھی بات کر رہا تھا کہ ملائکہ بولتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی
تم

تم یہاں کیا کر رہی ہو
ابھی سکون نہیں ملا تمہیں

ہاں

تمہاری وجہ سے آج میرا احراز اس حال میں ہے
تمہاری منحوسیت کے ہی سائے پڑیں ہیں میرے احراز پر
او ہیلو

سانس تو لے لیں ملائکہ

اور آپ کی معلومات کے لئے بتا دوں کہ خان آپ کے نہ ہیں اور نہ کبھی ہوں گے
وہ صرف میرے ہیں سمجھ آئی آپ کو
دوبارہ خان کو اپنا مت کہیے گا
اف ملائکہ

آپ کا پلان تو ناکام ہو گیا بلکہ آپ نے مجھے احساس کروا دیا کہ مجھے خان سے کتنی محبت ہے
اور آپ میں اتنے بھی مینرز نہیں ہیں کہ میاں بیوی کو اس طرح ڈسٹرب نہیں کرنا چاہیے
آپ کی یہاں کوئی ضرورت نہیں ہے سو
گیٹ آؤٹ فروم ہیر
حیا نے غصے سے کہا اور دوبارہ احراز کے ہاتھوں کو پکڑ کر ان پر کس کیا
آپ ابھی تک یہاں پر ہیں
جائیں بھی

اور ہاں آپ کی اس گھٹیا باتوں کی ویڈیو ہے میرے پاس جس میں آپ نے اس نشہ آور دوا کو
منگوایا تھا تو اگر آپ چاہتی ہیں کہ میں آپ کا یہ مکرو چہرہ سب کے سامنے نہ لاؤں تو دوبارہ
میرے خان کے بارے میں سوچیے گا بھی مت
ناؤ گو

حیا کہ کر احراز سے باتیں کرنے لگی جبکہ ملائکہ شوکڈ سی باہر نکل گئی

رات تک سب لوگ احراز سے مل چکے تھے اس لئے اب اپنے گھر جا رہے تھے ویسے بھی احراز کے کہنے پر اسے کل ڈسچارج کیا جا رہا تھا

اس لے اب ہوسپٹل میں حیا مختار صاحب اور اسلم ہی تھے اور احراز سے باتیں کر رہے تھے کہ اچانک مختار صاحب کو دوبارہ اسلم کی کال آئی

مختار صاحب نے جب نمبر دیکھا تو فوراً کمرے سے باہر نکل کر کال اٹینڈ کی مبارک ہو بڈھے

میں آ رہا ہوں تجھ سے ملنے اور حیا کو ٹھکانے لگانے زیادہ دیر نہیں لگے گی کیوں کہ میں راستے میں ہی ہوں اوکے بائے

باقی باتیں آ کر کرتا ہوں

اسلم نے کہ کر کال کاٹ دی اور گاڑی کی سپیڈ اور تیز کر دی کہ اچانک ایک ٹرک سامنے سے آیا اور اسلم کی گاڑی اس سے ٹکرا گئی

حادثہ اتنا شدید تھا لیکن پھر بھی لوگوں کے وقت پر ہوسپٹل پہنچا دینے سے اسلم کی جان تو بچ گئی لیکن دونوں ٹانگیں بے کار ہو گئیں

مختار صاحب پریشانی میں مبتلا ہو کر اللہ سے دعا کر رہے تھے کہ انہیں اسلم کے نمبر سے پھر کال آئی

دیکھو اسلم

خدا کا واسطہ ہے پلینز حیا کو چھوڑ دو

مختار صاحب نے کال اٹھا کر جلدی سے کہا

آپ پلیز یہاں آ جائیں ان کا بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا ہے

اور آپ کا نمبر لاسٹ کال میں تھا اس لئے میں نے آپ کو کال کی

مختار صاحب کی بات کے جواب میں کسی نے اسلم کے ایکسیڈنٹ کے بارے میں بتایا اور پھر ہو سپیٹل

کا نام بتا کر فون بند کر دیا

جبکہ مختار صاحب نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ انہوں نے اسلم کو اس قابل ہی نہیں چھوڑا کہ وہ حیا کو

نقصان پہنچا سکے

اس حیا کے پاس میری ویڈیو کہاں سے آئی

کیا پتہ کہ وہ جھوٹ بول رہی ہو کہ میں ڈر جاؤں لیکن اگر سچ میں اس کے پاس ویڈیو ہوئی تو

ملائکہ خود سے ہی بات کر رہی تھی کہ کامران کمرے میں داخل ہوا

حیا بھا بھی سچ کہ رہی ہیں

تمہاری اس گھٹیا پلینگ کی ویڈیو ہے میرے پاس

مجھے تم سے زیادہ خود پر غصہ آ رہا ہے ملائکہ

کہ میں نے تم سے محبت کی

کتنا گر گئی ہو تم

نفرت آ رہی ہے مجھے تم سے

بقول تمہارے کہ میں قابل نہیں ہوں تمہارے تو ٹھیک ہے

چھوڑ دیتا ہوں تمہیں

جا رہا ہوں میں یہاں سے اور طلاق کے سپرز تمہیں مل جائیں گے
کامران نے کہا اور ڈریسنگ روم میں جا کر اپنا سامان پیک کرنے لگا
جبکہ ملائکہ شوکڈ سی کھڑی کامران کی باتوں کو سوچ رہی تھی
نہیں طلاق

کامران مجھے طلاق نہیں دے سکتا
ملائکہ غصے میں کامران کے پاس گئی اور اس کے گریبان کو پکڑ کر بولی
تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے طلاق دینے کے بارے میں سوچنے کی
ہاں

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ٹھکرانے کی
احراز کی طرح تم مجھے نہیں ٹھکرا سکتے ہو
سمجھ

تم مجھے طلاق نہیں دو گے
کبھی نہیں

ملائکہ جنونی کیفیت میں کامران سے کہ رہی تھی
جبکہ کامران حیرانگی سے ملائکہ کو دیکھ رہا تھا
تم میرے پاس رہو گے ہمیشہ
لیکن تم مجھ سے محبت نہیں کرتی ہو

میرے ساتھ رہنا نہیں چاہتی
پھر اس رشتے کا فائدہ
کامران نے غور سے ملائکہ کی طرف دیکھا
مجھے نہیں پتہ
بس میں تمہیں کھو نہیں سکتی
تم مجھے چھوڑ نہیں سکتے
احراز نے بھی مجھے رد کر دیا
اب تم نہیں کر سکتے
ملائکہ نے روتے ہوئے کہا تو کامران نے کھینچ کر اسے گلے لگا لیا
میں کہیں نہیں جاؤں گا
ہمیشہ تمہارے پاس رہوں گا
بس تم اس فضول سوچ کو چھوڑ دو ملائکہ
تمہارے نصیب میں جو تھا وہ تمہیں مل گیا
اور حیا بھابھی کے نصیب میں جو تھا وہ انھیں
یہ فیصلے تو اللہ کے ہیں
ہمیں تو بس ہر حال میں صبر شکر کرنا ہے
تم سمجھ رہی ہو نا میری بات کو
کامران نے کہا تو ملائکہ نے سر ہاں میں ہلا دیا

جس پر کامران نے مسکرا کر آنکھیں بند کر لیں

کل صبح سب احراز کو ڈسچارج کر کے گھر لے آئے تھے حیا احراز کا بہت خیال رکھ رہی تھی جس کی وجہ سے وہ بہت جلد ٹھیک ہو رہا تھا

اور پھر احراز کے مکمل صحت یاب ہونے کے بعد حاشر اور احراز دونوں کا ولیمہ رکھا گیا تھا جس پر حیا سمیت سب ہی بہت خوش تھے

حیا عشاء کی نماز پڑھ کر کمرے میں واپس آئی تو احراز سو رہا تھا حیا نے احراز کے اوپر اچھی طرح کمبل دیا اور پھر سونے کے لئے لیٹ گئی

معمول کے مطابق رات کے تقریباً 3 بجے حیا اٹھی اور کچن میں جا کر مہنگی بنا کر واپس کمرے میں آ گئی

خان

خان جی

اٹھیں نا

حیا نے احراز کو جھنجھوڑ کر جگایا

ہاں

کیا ہوا حیا

سب ٹھیک تو ہے نا

احراز نے گھبرا کر کہا

جی الحمد للہ سب کچھ ٹھیک ہے

وہ نا مجھے بھوک لگی ہے

اس لئے جلدی سے اٹھ کر میرے ساتھ میگی کھائیں

وہ میں اکیلے نہیں کھا سکتی نا

حیا نے معصوم سی شکل بنا کر کہا

تم کھا لو حیا مجھے بھوک نہیں ہے

نہیں نا

آپ کو پتہ تو ہے میں اکیلے کبھی نہیں کھاتی ہوں پہلے بھی سارہ کے ساتھ کھاتی تھی

اب جلدی سے اٹھیں اور میگی کھائیں

حیا نے احراز کے ہاتھوں کو پکڑ کر کھینچا تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا پھر دونوں نے مل کر میگی کھائی اس کے

بعد حیا تجدد کی نماز پڑھنے چلی گئی جبکہ احراز دوبارہ سو گیا

ارے خان

آپ کیوں کر رہے ہیں آپ کے درد ہونے لگ جائے گا

حیا کمرے میں آئی تو احراز اپنے بالوں میں کنگھی کر رہا تھا

بیٹھیں ادھر میں آپ کے بالوں میں کنگھی کر دیتی ہوں

تو پھر حیا نے احراز کو بیڈ پر بیٹھایا اور اس کے بال بنانے لگی

ارے آپ کے بال کتنے خشک ہو گئے ہیں

آپ تیل کی مساج بالکل نہیں کرتے نا
رکیں میں آپ کے سر کی مساج کر دیتی ہوں پھر دیکھئے گا آپ کے بال کتنے خوبصورت بن جائیں
گے
لیکن مجھ سے کم
آخر میں حیا شرارت سے بولی
پھر حیا نے احراز کے سر کی اچھے سے مساج کی اور پھر اس کے بالوں میں کنگھی کر کے ایک سائیڈ پر
گرا دیئے
اس طرح احراز بھائی صاحب ٹائپ لگ رہا تھا کیونکہ بالوں میں تیل بھی ویسے ہی لگایا ہوا تھا
حیا نے جب احراز کو دیکھا تو زور زور سے ہنسنے لگی جبکہ احراز حیرانگی سے حیا کو دیکھ رہا تھا
کیا ہوا حیا تم ایسے کیوں ہنس رہی ہو
احراز نے کہا تو حیا نے اس کو شیشہ لا کر دیا جس میں خود کو دیکھ کر احراز کا منہ حیرت سے کھل گیا
یہ
اس وجہ سے تم ہنس رہی تھی
احراز نے حیا کو گھورتے ہوئے کہا
جی جی
ہاے خان آپ کتنے فنی لگ رہے ہیں
اگر آپ سچ میں ایسے چپو ہوتے تو میں نے تو

ابھی حیا بول ہی رہی تھی کہ اچانک احراز نے حیا کے ہاتھ کو پکڑ کر اسے کھینچا تو وہ سیدھا احراز کے اوپر گری

شادی تو تمہاری پھر بھی مجھ سے ہی ہونی تھی
احراز نے حیا کے گالوں کو سہلاتے ہوئے کہا
جی لیکن ابھی آپ مجھے چھوڑیں کیونکہ آپ چیٹنگ نہیں کر سکتے ہیں
ورنہ میں آپ کو سرپرائز نہیں دوں گی
حیا نے احراز کے ہاتھوں کو اپنی کمر سے ہٹاتے ہوئے کہا
یار

کب ملے گا سرپرائز
احراز نے معصوم سی شکل بنائی
جب آپ بالکل ٹھیک ہو جائیں گے اور ہمارا ولیمہ ہو گا
آئی پرومیس کہ وہ سرپرائز آپ کو ولیمہ کی رات کو ہی ملے گا
حیا مسکرا کر بولی
لیکن حیا یار
ایک چھوٹی سی کسی تو دے دو

یہاں پر
احراز نے اپنے ہونٹوں کی طرف اشارہ کیا
اوکے لیکن صرف ایک کسی

اس کے بعد آپ مجھے چھوڑ دیں گے

حیا جلدی سے بولی

اوکے ڈن

احراز خوشی سے جھوم اٹھا

پہلے آنکھیں تو بند کریں

حیا نے مسکرا کر کہا تو احراز نے فوراً اپنی آنکھیں بند کر لیں

پھر حیا تھوڑا سا جھکی اور احراز کے گال پر کس کر دیا

کر دیا کس اب چھوڑیں مجھے

حیا نے احراز کو دیکھ کر کہا

یہ کیا ہے یار

چیٹنگ مت کرو

احراز نے گھور کر کہا

اچھا وہ

لیکن میں کیا کروں خان مجھے نا آپ کی داڑھی بہت زیادہ پسند ہے تو اس لیے میں نے آپ کے

گال پر کس کیا

حیا نے معصومیت سے جواب دیا

کر لو کر لو چیٹنگ

جب میری باری آئے گی نا تو گن گن کر بدلے لوں گا تم سے

احراز نے حیا کو وارنگ دی
اوکے

تب کی تب دیکھیں گے فلحال مجھے چھوڑیں خان
مجھے بہت سارے کام ہیں

حیا نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا جو کہ بار بار ناکام ہو رہی تھی
بالکل بھی نہیں

سزا ملے گی تمہیں

احراز شرارت سے بولا

خان چھوڑیں بھی

جی نہیں

احراز نے مسکرا کر کہا اور حیا کو خود کے مزید قریب کیا ہی تھا کہ اچانک حیا کے موبائل کی گھنٹی بجی
تو احراز کو ناچاہتے ہوئے بھی حیا کو چھوڑنا پڑا

ڈیو رہی تم پر

احراز نے وارنگ دیتے ہوئے کہا

جبکہ حیا نے مسکرا کر کال اٹینڈ کر لی

اسلام و علیکم نانو

کیا حال ہے آپ کا

حیا نے مسکرا کر کہا

وعلیکم السلام نانو کی جان
میں بالکل ٹھیک ہوں بیٹے
آپ اور احراز کیسے ہو
جی الحمد للہ بالکل ٹھیک

بیٹے وہ آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی جس کی وجہ سے فون کیا
مختار صاحب نے کچھ جھگھکتے ہوئے کہا
جی نانو

میں سن رہی ہوں آپ بولیں
بیٹے وہ اسلم کا بہت برا ایکسڈنٹ ہوا ہے جس میں اس کی دونوں ٹانگیں بے کار ہو گئیں ہیں
وہ روزانہ مجھے فون کر کے کہتا ہے بیٹے کہ وہ آپ سے اور احراز سے معافی مانگنا چاہتا ہے
اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ اور احراز اس سے ایک دفعہ مل لو
لیکن وہ ہم سے معافی کیوں مانگنا چاہتے ہیں نانو
مختار صاحب نے کہا تو حیا فوراً بولی
کیونکہ تمہیں گولی اور احراز کا ایکسڈنٹ اسلم نے کروایا تھا
کیا لیکن کیوں

کیونکہ وہ تم سے شادی کرنا چاہتا تھا اور جب تم اس کی نہیں ہوئی تو اس نے تمہیں مارنے کی کوشش
کی

مختار صاحب نے کہا تو حیا شوکڈ ہو کر کچھ دیر تک کچھ نہ بولی

پھر لمبا سا سانس لیا اور بولی

جی نانو آپ ہمیں ایڈریس بتا دیں ہم ضرور جائیں گے
حیا نے سنجیدگی سے کہا اور پھر ہوسپٹل کا نام لکھ کر کال کاٹ دی
کیا ہوا

احراز نے حیا کو غور سے دیکھ کر کہا

وہ اسلم-----

خان جب اللہ جی نے انہیں سزا دے دی ہے تو ہم کون ہوتے ہیں انہیں معاف نہ کرنے والے
لیکن مجھے اس بات کا دکھ ہے خان کہ وہ ایکسیڈنٹ میرا ہونا تھا لیکن آپ آگے آگئے
حیا نے سر جھکا کر کہا تو احراز نے بے اختیار حیا کو اپنے گلے لگا لیا

ایسا کچھ بھی نہیں ہے حیا

اور تم ہی تو کہتی ہو کہ سب کچھ اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے یہ ایکسیڈنٹ بھی میرے نصیب میں تھا
اب یہ سب سوچنا چھوڑو

اور تم ٹھیک کہ رہی ہو حیا ہم کل ضرور جائیں گے

حیا نے ساری بات احراز کو بتا دی تو احراز نے بھی ساتھ چلنے کے لئے حامی بھر لی

کل وہ دونوں ہوسپٹل میں اسلم کے پاس موجود تھے اور اسلم ان سے معافی مانگ رہا تھا

ہم نے تمہیں معاف کیا اسلم بس اللہ تمہیں معاف کر دیں

احراز نے مسکرا کر کہا تو اسلم بھی پر سکون ہو گیا

تو وہ واپس اپنے گھر آ گئے

اب احراز بالکل ٹھیک ہو گیا تھا تو دو دن بعد ان کا ولیمہ رکھا گیا تھا
سب لوگ ہی تیاریوں میں مصروف تھے اور پھر اسی طرح تیاریوں میں ولیمے کا دن بھی آ گیا
ماہی نے آج ڈل گولڈن کلر کے کپڑے پہن رکھے تھے اور بہت پیاری لگ رہی تھی جبکہ حیا بلڈ ریڈ
کلر کے کپڑوں میں جان لیوا لگ رہی تھی
اس کے علاوہ احراز اور حاشر نے بلیک کلر کے تھری پیس سوٹ پہن رکھے تھے اور بہت ہی
خوبصورت لگ رہے تھے
ولیمے میں احراز نے حیا کو دیکھنے کی بہت کوشش کی مگر حیا نے جان بوجھ کر گھونگھٹ نکال رکھا تھا
جس کی وجہ سے احراز کی ساری کوشش ناکام ہو رہی تھی
کافی دیر تک فنکشن ہوتا رہا پھر دونوں دلہنوں کو ان کے کمروں میں بھیج دیا گیا
ماہی اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ حیا ابھی اپنے کمرے میں جانے ہی والی تھی کہ اچانک ملائکہ نے حیا
کا راستہ روک لیا
حیا میں تم سے معافی مانگنا چاہتی ہوں
میری وجہ سے اتنا سب کچھ ہوا
آئی ایم ریلی سوری
ملائکہ نے شرمندگی سے کہا
اٹس اوکے ملائکہ

مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ اللہ جی نے آپ کو وقت پر ہدایت دے دی
حیا نے مسکرا کر ملائیکہ کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر کہا اور اپنے کمرے میں چلی گئی

حاشر کمرے میں داخل ہوا تو ماہی گھونگھٹ نکال کر بیڈ پر بیٹھی تھی
حاشر آہستہ سے چل کر بیڈ کے پاس گیا اور ماہی کا گھونگھٹ اٹھا کر مسکرا کر اسے دیکھا
بہت خوبصورت لگ رہی ہو ماہی
ماہی تمہیں پتہ ہے کہ میں تم سے تب سے محبت کرتا ہوں جب ہماری منگنی ہوئی تھی یعنی آج سے
دس سال پہلے
لیکن کبھی تم سے اقرار نہیں کر سکا
لیکن میں آج تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں ماہی کہ تم وہ پہلی اور آخری لڑکی ہو جس سے میں نے دل
کی گہرائی سے محبت کی ہے
اور انشاء اللہ ہمیشہ کروں گا
حاشر نے کہا اور پھر ایک وائٹ گولڈ کا بریسلٹ ماہی کو پہنایا
میں جانتا ہوں ماہی کے تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو
حاشر نے مسکرا کر کہا جبکہ ماہی نے شرما کر مزید سر جھکا لیا
اور پھر حاشر ماہی پر جھکا
اس طرح ایک اور محبت کرنے والوں کو ان کی محبت اسی دنیا میں مل گئی

حیا

کہاں ہو یار

احراز جب کمرے میں داخل ہوا تو کمرے میں مکمل اندھیرا تھا

یار یہ اندھیرا کیوں کیا ہوا ہے

احراز نے کہ کر جب لایٹ آن کی تو حیا کو نیچے اپنے قدموں میں بیٹھے ہوئے دیکھا جبکہ اس کے

ہاتھوں میں ایک رنگ تھی

مسٹر احراز عباس خان

کیا آپ میری یعنی حیا رانا خان کی محبت کو ایکسپٹ کر کے اسے اس دنیا کی سب سے لکی لڑکی ہونے کا

اعزاز عطا فرمائیں گے

حیا نے مسکرا کر کہا

ضرور

احراز نے مسکرا کر وہ رنگ ایکسپٹ کی

کیسا لگا میرا سر پر اتر

حیا نے جوش سے کہا

اس وقت وہ مکمل دلہن کے روپ میں تھی اور احراز کو بہت زیادہ پیاری لگ رہی تھی

احراز نے حیا کو اپنی بازوؤں میں اٹھایا اور اسے بیڈ پر بیٹھایا

بہت اچھا

تھینک یو سو مچ حیا

اب میرا گفٹ

حیا جلدی سے بولی

احراز نے اپنی جیب سے ایک ڈبی نکالی اور حیا کو دی

حیا نے جب وہ ڈبی کھولی تو اس میں سے ایک لاکٹ نکلا جس کے اوپر ڈائمنڈ لگے ہوئے تھے جبکہ

درمیان میں A h لکھا ہوا تھا

واؤ خان

یہ کتنا پیارا ہے

تھنک یو

حیا خوش ہو کر احراز کے گلے لگ گئی

اب مجھے تو تھینک یو بولنے دو

احراز نے مسکرا کر حیا کو خود سے الگ کیا اور پھر بولا

پھر احراز نے حیا کو اپنے سٹائل میں تھنک یو بولا جبکہ حیا نے بھی خود کو دل سے احراز کے حوالے کر

دیا

ختم شدہ

/writer contact : <https://www.facebook.com/Falishaaaa>